محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم

الحمد للہ والمنۃ

کہ رسالہ

عزیز الخطابہ
بتاریخ الصحابہ

جسمیں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات درج ہیں اس کتاب پر
مصنف کو سرکار حیدرآباد دکن حفظہا اللہ عن الشرور والفتن سے
مبلغ پچاس روپیہ مد انعام مصنفین سے ملے

مصنفہ

جوان صالح جناب مولوی ابو نعیم محمد عبد العظیم صاحب حیدرآبادی

باہتمام کارپردازان

بماہ ربیع الثانی

تصحیح اغلاط عزیز الخطابہ بتاریخ الصحابہ

اِن اُرِیدُ اِلّا الاِصلاح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۸	حادثہ	حارثہ	۲۴	۱۱	غندوات	غزوات
"	۱۳	یعنے مسلمانوں کے	یعنی اپنی مسلمانوںکی	۲۶	۸	زاقی	زرقی
"	۱۳	مسماک	سماک	۳۱	۲۱	خالدبن ولد	خالدبن لبید
۹	۸	خضر	حضر	۳۲	۱۳	ماں باپ	ماں باپ کو
۱۱	۱	زبدۃ	ربذۃ	۳۵	۲۱	ابوالدعور	ابوالاعور
"	۲۳	بسیر	یسیر	"	۲۳	چارمیل	چارمیل کے
۱۲	۱۳	حضرتہ حضرت عثمانؓ	حضرت عثمان	۳۸	۵	اصحابی	صحابی
۱۳	۹	زبیر	زبیر	"	۱۲	خلافت خلافت عثمانؓ	خلافت عثمان
۱۷	۸	شیخان آپ سے	شیخان نے آپسے	"	۱۵	مُرد	صرد
۲۰	۹	قرقیسیا	قرقیسیا	۴۲	۲	آپکے	آپکے راوی
۲۳	۱	افراد بخاری	افراد بخاری سے	۴۵	۱۴	بعمر ۱۰۶ برس کو لکھتے ہیں	بعمر ۱۰۶ لکھتے ہیں
۲۴	۱۱	نبھر	نبیر	۴۸	۹	تہا	رکھا تھا
				۵۷	۲	غفان	عفان

التماس:- براہ مہربانی مطالعہ کتاب سے پہلے اغلاط کو درست کریں (خاکسار مصنف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اوس نے خاص اپنے فضل وکرم سے ہماری نجات اور بخشش کے لئے ایک ایسے پیارے ہادی کو بھیجا کہ جس کی نظیر ہم کو نہیں ملسکتی۔ وہ ایسا پیارا ہادی ہے کہ جسکا رتبہ تمام انبیاء اور صلحاء وشہدا سے افضل و برتر ہے اور جس کی تعریف میں اتنا کہنا کافی ہے ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ اور جس کے کمال محبت میں یہ شعر پڑھنا ہی خوشی کا باعث ہے ؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

اُس پیارے ہادی ہاشمی لقبی کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ اوس نے اپنے فرض منصبی کو پوری پوری طرح اور کامل طور پر ادا کیا۔ اور ہر عمدہ پہلو سے اپنی جاہل قوم کو سمجھایا فہمائش دی اور اوس خونریز وحشی قوم کو دنیا و دین کی بہبودی کی صلاح بتائی پھر دیکھئے کہ آپکی ہدایت فیض آثار کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اوس وحشی جاہل قوم نے اسلام و ایمان کی راہ میں اپنی جان ومال کو قربان کرکے ہدایت عامہ کا بیڑا اوٹھایا اور ہر ملک کا سفر دور دراز ہزارہا شدائد ومصائب کو محض لوجہ اللہ بنی نوع کی فلاح دارین کیلئے اختیار کرکے اسلام کی تخم ریزی شروع کی۔ اور وہ ہدایت کے سامان فراہم کئے کہ آجتک انہیں کی بدولت ہم تک پاک احکام خدا اور رسول کے پہونچے یعنے علاوہ

اونکی بہادری اور جوانمردی اور شجاعت دلیری کے زبانی تبلیغ اور وعظ بھی ایسی تھی کہ وہ روایات ہیں ہوکر ہمتک پہونچی۔ اور ہم اوس کو آج حدیث حدیث کہہ کے پکارتے اور اسکو سر آنکھوں پر رکھتے اور خلوص سے دیکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اب جب صحابہ بھی ہماری ہدایت کے باعث ہیں تو پھر ہم کو صحابہ کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرنا اور رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ سے یاد کرنا چاہیئے۔ جن جن اصحاب رسول نے کہ احادیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو عوام تک پہونچایا اور وہ کتب احادیث میں مرقوم ہیں اُن کے مختصر حالات کی سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ صحابہ نے آں حضرت سے روایت کیا مگر یہ نہیں معلوم کہ ان صحابہ نے کس کے روبرو ان احادیث کو پہونچایا اور کتنے اصحاب نے سُنا ان کی پیدائش کہاں کی تھی ان کے ماں باپ کا نام کیا تھا انکی کنیت اور نام میں کس کے ساتھ مشہور ومعروف تھے۔ اکثر ان باتوں کا شوق محدثین کو دامنگیر ہوتا ہے۔ اب چونکہ اس زمانہ میں احادیث کے ترجمہ ہوگئے ہیں اور یہ احادیث عوام کی نظروں سے گذر رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ چند ایسی کتابوں سے کچھ حال اون صحابہ کا جنکے روایات صحیحہ یعنے صحیح بخاری و صحیح مسلم میں وارد ہیں اردو زبان میں لکھا جائے اور جس طرح کہ عربی دان حضرات احادیث عربیہ کو پڑھکر ایسی کتابات عربیہ کو شوق سے دیکھتے اور صحابہ کے احوال سے واقفیت کا حصہ لیتے ہیں۔ اوسیطرح ہندی زبان کے حضرات بھی اس کتاب میں احوال صحابہ کو دیکھکر حظ حاصل کریں فائدہ اوٹھائیں اور صحابہ کی حالتوں سے واقفیت کا حصہ لیں۔ اب میں اس غرض کو زیر نظر رکھکر چند کتب "ریاض المستطابہ" وکتاب اسد الغابہ وکتاب الاستیعاب وغیرہم۔ الغرض اس فن کے مستند کتب سے مختصراً ترجمہ میں لاتا ہوں اور بخیال فائدہ عوام اس کتاب کو شائع کرنا چاہتا ہوں۔ امید قوی ہے کہ ناظرین اسکو ملاحظہ فرماکر اور اپنے دوست واحباب کو خریداری کی ترغیب دیکر مصنف کی قدر افزائی فرماکے عوام تک اس فائدے کو پہونچائینگے۔ بخیر قصہ مختصر یہ کہ پہلے آپ ناظرین کو صحابہ کا حال مجملاً سمجھایا جائے گا۔ بعد لہٰذا اوسکی تفسیر بطور

حروف تہجی کی جائے گی۔

جاننا چاہیئے کہ صحابہ میں سے ہر ایک کو ہر ایک فن میں شہرت تھی کیونکہ اصولی مثل مشہور ہے۔ "لکل فن رجال"۔ بعض تو فن حدیث میں شہرت رکھتے تھے جیسے کہ ابن عمرؓ۔ عائشہؓ۔ ابن عباسؓ۔ جابرؓ۔ ابوہریرہؓ۔ اس میں سب سے زیادہ شہرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو تھی۔ ابوہریرہؓ نے جتنی احادیث کو روایت کیا ہے اُس قدر کسی نے نکیا۔ یہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعاء کی برکت تھی جو حضرت نے اسکے حافظہ وغیرہ کیلئے کیا تھا۔

ابن عباس کو فن فتاوے میں بھی شہرت تھی۔ اور علم کی وسعت میں۔ علیؓ و عمرؓ کو اور فرائض میں زید بن ثابت کو۔

مسروق سے مروی ہے کہ علم ذیل کے چھ صحابہ میں منتہی ہوا۔ عمرؓ۔ علیؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ زید بن ثابتؓ۔ ابو الدرداءؓ۔ ابن مسعودؓ۔

اور اصحاب ذیل کو قرآن مجید کی جمعیت میں شہرت تھی۔ یہ اصحاب قرآن کے حافظ اور قرآن کو جمع کئے تھے۔ یہاں اتنی بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تمام قرآن کا حفظ نہ تھا کسیکو کچھ کسیکو کچھ۔ سب نے اپنے یاد کے مطابق قرآن کو جمع کیا تھا۔ علیؓ۔ عثمانؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ معاذ بن جبلؓ۔ ابی الدرداءؓ۔ زید بن ثابتؓ۔ ابو زید انصاریؓ۔ تمیم داریؓ۔ عبادہ بن صامتؓ۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اور صحابہ میں ایسے سات بھائی جنکو ہجرت نصیب ہوئی سوائے ان کے کوئی نہیں۔ نعمانؓ۔ معقلؓ۔ عقیلؓ۔ سویدؓ۔ سنانؓ۔ عبدالرحمنؓ۔ ساتواں نام نہیں بتلایا گیا۔

"عجائبات النساء" میں ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ عفراء بنت عبید بن ثعلبہ رضی اللہ عنہا کے سات بیٹے مسلمان جنگ بدر میں حاضر رہے۔ وہ اس طرح کہ یہ عفراء پہلے حارث بن رفاعہ کو نکاح کی اس سے معاذ اور معوذ پیدا ہوئے۔ اور بعد اس سے طلاق لے کر۔ بکر بن عبد یالیل ثقفی کو نکاح کی اوس سے عاقل۔ ایاس۔ خالد۔ عامر پیدا ہوئے۔ پھر حارث بن رفاعہ کیطرف رجوع کی اُس سے عوف پیدا ہوئے

بدر میں حاضر اور جنگ میں قائم رہے۔

وہ اصحاب جو سب سے پہلے اسلام لائے حسب ذیل ہیں۔ ابوبکرؓ۔ علیؓ۔ زید بن حارثہؓ خدیجہؓ۔ ان میں بھی اختلاف ہے کہ ان اصحاب میں کون پہلے ایمان لائے۔

اس کی تفصیل یوں ہے۔ کہ آزاد مردوں میں سے پہلے مسلمان۔ ابوبکر۔ اور بچوں سے علیؓ۔ اور عورتوں سے خدیجہ۔ اور زرخریدوں سے زید۔ اور غلاموں میں سے بلال رضی اللہ عنہم۔ ہیں۔

آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سن مبارک میں اختلاف ہے مگر صحیح قول یہی ہے کہ آپکی عمر مبارک کل ۶۳ برس کی تھی۔ اور ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ علیؓ۔ طلحہ۔ عائشہ۔ زبیرؓ کی عمریں ۶۴ برس کی ہوئی ہیں۔

اور دو ایسے صحابہ گذرے کہ جن کی عمریں جاہلیت میں ساٹھ برس کو پہونچ چکی تھیں۔ پھر وہ اسلام میں ساٹھ برس زندہ رہکر انتقال کئے اور وہ حکیم بن حزام اور حسانؓ بن ثابت بن منذر بن حزام ہیں۔

اور وہ صحابہ کہ جنکے انتقال کے بعد روئے زمین پر کوئی صحابہ باقی نہ رہا حسب ذیل ہیں۔ (۱) ابو الطفیل عامر بن واثلہ ۱۰۰ ھجری میں انتقال کئے۔

(۲) جابر بن عبد اللہ یہ آخر اہل صفہ اور آخر صحابہ اور آخر مہاجرین کے ہیں جو مدینہ میں مرے۔

(۳) سعد بن ابی وقاص۔

(۴) ابو الیسر۔ یہ آخر بدریین سے ہیں۔

(۵) عبد اللہ بن عمر یہ مکہ میں آخر صحابہ سے انتقال کئے۔ بعضوں نے ابو الطفیل کی طرف اشارہ کیا۔

(۶) انسؓ یہ آخر جو بصرہ میں مرے۔

(۷) عبد اللہ بن ابی اوفےؓ۔ آخر جو کوفہ میں انتقال کئے۔

(۸) عبد اللہ بن حارث بن جزعیہ آخر جو مصر میں مرے۔

(۹) عبداللہ بن بسر۔ آخر جو شام میں انتقال کئے۔
(۱۰) اور ابو امامہ صیدی باہلی۔ یہی آخر جو شام کے موضع حمص میں انتقال کئے۔

حالت نسب

نسابین کی عادت تھی کہ جب کسی شخص کی نسبت کرتے تو پہلے عام سے پھر خاص سے جیسا کہ قرشی ہاشمی۔ انصاری۔ اشہلی۔ اور خیال یہ تھا کہ۔ ذکر العام یفید الخاص۔ کہ جیسا کہ اصطلاح منطق میں مکتوب و مشہور ہے اور ہمیشہ عادت عرب کی تھی کہ قبائل کیطرف اپنی نسبت لگاتے۔ جب اسلام کا غلبہ ہوا اور وہ مختلف شہروں میں پھر گئے تو پھر اُن شہروں کیطرف اپنی نسبت لگانے لگے۔ اور جب کسی کی نسبت دو شہروں کی طرف ہوتی تو اول شہر کی نسبت کو جہاں وہ پہلے مقیم تھے زیادہ پسند رکھتے۔ اور بعض منسوب اپنی ماں کی طرف ہو کر پکارے جاتے تھے جیسے کہ بنی عفراء۔ بنی بیضاء۔ اور بعض نانی کی طرف منسوب ہوتے۔ جیسا کہ یعلی بن منیۃ (نانی) بشیر بن الخصاصیۃ (نانی کی ماں) اور کبھی انکی نسبت دادا کی طرف ہوتی تھی۔ جیسا کہ۔ ابو عبیدہ بن الجراح۔ اور کبھی متبنی باپ کی طرف نسبت ہوتی جیسا کہ مقداد بن عمر الکندی یہ نسبت ہے طرف اسود بن عبد یغوث کے۔ اور کبھی نسبت مقامات سے ہوتی۔ جیسا کہ ابو مسعود بدری۔ اگرچہ صحیح طور پر یہ جنگ بدر میں حاضر نتھے مگر مجرد اسپر کہ یہہ وہاں سکونت پذیر ہوئے بدر کی نسبت لگائی تھی۔

اسماء اصحاب اور اُنکی کنیت اور القاب

اہل عرب میں دستور تھا کہ اونکی کنیت بھی ہوا کرتی تھی۔ بعض تو مجرد کنیت ہی سے معروف تھے اور بعض کنیت و نام کے ساتھ۔ جیسا کہ ابو تراب علی کرم اللہ وجہہ کی کنیت ہے۔

اور بعض صحابہ ایسے ہیں جنکا نام تو ایک ہے لیکن کنیت میں مختلف طور سے مشہور ہیں جیسا کہ اسامہ بن زید کی مختلف کنیت ہیں۔ بعضوں نے کہا۔ ابو زید۔ اور بعض نے ابو محمد۔ اور کسی نے۔ ابو عبد اللہ۔ اور کسی نے ابو خارجہ۔ اور بعض ایسے کہ کنیت سے معروف اور مشہور۔ اور کنیت میں کوئی اختلاف نہیں لیکن نام میں اختلاف ہے۔ جیسا کہ ابو بصرہ غفاری۔ کے یہ نام کہے جاتے ہیں۔ حمید۔ جمیل۔ اور ابو جحیفہ کے یہ نام بتائے جاتے ہیں۔ وہب بن عبد اللہ یا وہب اللہ بن عبد اللہ۔ اور ابو ہریرہ کے ناموں میں بھی اختلاف ہے لیکن تیس قول میں سے صحیح قول یہی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبد الرحمٰن بن اصخر تھا۔

اور بعض ایسے تھے کہ کنیت سے معروف اور نام میں بھی کوئی اختلاف نہ تھا جیسا کہ ابو بکر نام آپکا عبد اللہ تھا۔ جیسا کہ ابو قحافہ نام آپکا عثمان تھا۔

اصحاب ذیل کی کنیت ایک ہی "ابو محمد" تھی۔

طلحہ۔ عبد الرحمٰن بن عوف۔ حسن بن علی السبط۔ ثابت بن قیس بن شماس۔ عبد اللہ بن جعفر۔ عبد اللہ بن عمر۔ عبد اللہ بن بحینہ۔ عبد اللہ بن زید موذن۔ کعب بن عجرہ۔ اشعث بن قیس۔ معقل بن سنان اشجعی۔ عبد الرحمٰن بن ابی بکر الصدیق۔ جبیر بن مطعم۔ فضل بن عباس۔ حویطب بن عبد العزی۔ محمود بن الربیع۔ عبد اللہ بن ثعلبہ بن صغیر۔

اصحاب ذیل کی کنیت (ابو عبد اللہ) تھی۔

زبیر بن عوام۔ حسین السبط۔ سلمان فارسی۔ عامر بن ربیعہ۔ حذیفہ بن یمان۔ کعب بن مالک۔ رافع بن خدیج۔ عمارہ بن حرام۔ نعمان بن بشیر۔ جابر بن عبد اللہ۔ عثمان بن حنیف۔ حارثہ بن نعمان۔ ثوبان زر خرید رسول اللہ کے۔ مغیرہ بن شعبہ۔ شرحبیل بن حسنہ۔ عمرو بن عاص۔ محمد بن عبد اللہ بن جحش۔ معقل بن یسار۔ عمرو بن عامر۔ یہاں یاد رکھنے کے قابل یہ بات ہے کہ بعض کے ناموں میں اور بعض کی کنیتوں میں اختلاف اس لیے رہا ہے کہ وہ لوگ جس سے مشہور ہوتے اوس سے تو معروف ہو جاتے تھے لیکن جس سے اونکی شہرت نہوتی تھی اوس میں اختلاف عظیم بپا ہوتا اور روایات

بھی مشہور و معروف ناموں اور کنیتوں کے ساتھ ہیں۔

اب تفسیر حروف تہجی کے طور پر کیجاتی ہے۔

حرف الف

(۱) ابو المنذر و ابو الفضل ابی بن کعب۔ بن قیس انصاری۔ خزرجی بخاری معاوی بدری مدنی۔ آپکو سید القراء۔ کا خطاب ملا تھا۔ آپ کاتب وحی تھے۔ آپ اُن پانچ صحابہ کے ایک ہیں جو قرآن کے حافظ تھے۔ آپکی ماں کا نام صہیلہ بنت اسود بن حرام خزرجیہ ہے۔ اوس اور خزرج جماعت انصار سے ہیں اور یہ دو جماعتیں اولاد (حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن امرء القیس بن مازن بن اسود بن یغوث بن ثابت) کے ہیں۔ آپکی تعریف ترمذی میں وارد ہے اقرء امتی ابی ابن کعب یعنے میری امت کے زیادہ قاری ابی بن کعب ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے "خذ والقرآن من اربعة عبد اللہ بن مسعود و سالم مولی ابی حذیفة۔ و معاذ بن جبل و ابی ابن کعب" یعنے قرآن چار صحابہ عبد اللہ۔ سالم۔ معاذ۔ ابی سے پڑھو۔ آپ کی تعریف میں حضرت عمر نے کہا۔ ابی سید المسلمین۔ یعنے مسلمانوں کے سردار ہیں۔ اور مسروق نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب قضاۃ۔ عمر علی عبد اللہ بن مسعود۔ ابی۔ زید بن ثابت۔ ابو موسی ہیں۔ آپکا حلیہ ہے نحیف البدن۔ پست قد۔ آپ سے بخاری و مسلم نے (۳) حدیث روایت کیا۔ اور آپ سے صرف بخاری میں منفرد طور پر (۳) اور صرف مسلم میں (۷) آئی ہیں۔ اور سنن اربعہ۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی نے بھی آپ سے روایت کیا۔ آپکے راوی۔ انس۔ سہل بن سعد۔ ابو العالیہ ہیں۔ آپ کی موت میں اختلاف ہے۔ لیکن صحیح قول یہی ہے کہ آپ کی وفات مدینہ خلافت عمرؓ میں ہوئی اور آپ مدینہ ہی میں مدفون ہوئے۔

(۲) ابو یحیی اسید بن حضیر۔ بن سماک۔ انصاری۔ اوسی اشہلی۔ آپ

مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اسلام لائے حضرت نے آپکے متعلق ارشاد فرمایا نعم الرجل اسید بن حضیر۔ اچھا ایک آدمی اسید ہے۔ آپکے نام اسید کے رسم خط تین طرح سے اختلاف ہو۔ بعض فتح ہمزہ سے، آسید او بعض ضمہ کے ساتھ اُسید اور بعض ہمزہ ویاء سے اَسَید پڑھتے ہیں۔ آپسے بخاری و مسلم نے ایک حدیث اور صرف بخاری نے (۱) اور نیز اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کیا۔ آپکے راوی انس، ابوسعید خدری وغیرہما ہیں۔ آپکی وفات ماہ شعبان سنہ ۲۰ھ کو ہوئی۔ آپکے جنازہ کے حاملین میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ بقیع میں مدفون ہوئے۔

(۳) ابو زید اسامہ بن زید بن حارثہ۔ قضاعی، کلبی، ہاشمی۔ آپکے والد زید بن حارثہ رسول اللہ صلعم کے متبنیٰ تھے۔ بنو القین بن حبسر نے آپ کو بازار عکاظ میں فروخت کردیا وہاں حکیم بن حزام رضی نے اپنی پھوپھو خدیجہ رضی اللہ عنہا کیلئے خرید لیا اور پھر بی بی خدیجہ رضی نے اپنے پیارے شوہر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کردیا اس وقت زید کی عمر ۸ برس کی تھی۔ عوام آپ کو زید بن محمد کہتے پھر خدا نے یہ آیت نازل کی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ۔ یعنے محمدؐ کسی ذکور کے باپ نہیں۔ اگر آپ کو لڑکے ہوئے تو وہ بھی دودھ پیتے انتقال کرگئے اس آیت سے صاف طور پر نفی ہے کہ زید حضرت صلعم کے بیٹے نہیں آپ اول مسلمین سے تھے۔ زید کی فضیلت اس سے کیا بڑھکر ہوکہ آپکا نام صراحتاً قرآن میں موجود ہے۔ ابو زید اسامہ کی بھی جملہ صحابائے کرام بڑی وقعت بایں وجہ کرتے کہ ان کے باپ زید حضرت رسالتمآب صلعم کے متبنیٰ اور محبوب تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مشہور قصہ ہے کہ جس وقت حضرت عمر لین دین میں ابو زید کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتے تو وجہ ترجیح دریافت کی جاتی حضرت عمر فرماتے کہ ان کے باپ زید کو حضرت صلعم سے اور حضرت صلعم کو زید سے بے حد انست والفت تھی۔ اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ حضرت رسالتمآب صلعم مجھکو ایک ران پر اور امام حسن کو دوسری ران پر بٹھلا کر فرماتے

کہ خداوندا تو ان دونوں کو رحم کی نگاہ سے دیکھ۔ اسامہ رضی اللہ عنہ سے منقول طور پر (۱۵) اور صرف بخاری میں (۲) اور مسلم میں دو حدیث آئی ہیں اور آپ سے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپ کے راوی ابوظبیہ۔ کریب۔ عروہ وغیرہ ہیں۔ آپکے مقام وفات میں اختلاف ہے بعض لکھتے ہیں۔ مدینہ۔ اور بعض کا خیال ہے۔ دارالقری اور بعض کہتے ہیں جرف میں آپکی میت مدینہ منورہ ۵۴ھ ہجری کو زمانہ علی کرم اللہ وجہہ میں لائی گئی جس وقت کہ حضرت صلعم کی وفات مبارک ہوئی اُس وقت آپکے والد زید کی عمر (۱۴) برس کی تبلائی گئی ہے۔

(۴) ابوحمزہ انس بن مالکؓ بن نضر۔ انصاری۔ خزرجی۔ نجاری۔ مدنی۔ بصری۔ آپ کو حضرت صلعم کے ساتھ سفر اور حضر میں خادم ہونیکا شرف حاصل ہے حضرت صلعم نے آپکے لئے دعا فرمایا۔ "اللھم ارزقہ مالا وولدا" یعنے خداوندا تو انس کو مال اور اولاد اور اس میں برکت عطا فرما۔ اسلیئے آپ زیادہ مالدار اور صاحب اولاد بھی تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت مدینہ منورہ میں تشریف لائے اُس وقت میری عمر دس برس کی تھی۔ اور جس وقت آپ وفات فرمائے اُس وقت میرا سن بیس برس کا تھا۔ آپ حضرت صلعم کے ہمراہ سات لڑائیوں میں رہے آپ سے جم غفیر اور بخاری مسلم نے بالاتفاق (۱۶۸) اور صرف بخاری نے (۸۰) اور مسلم نے (۷۰) اور اصحاب جمیع مسانید اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی صحابہ کی جماعت کثیر ہے۔ صحیح طور پر آپکی وفات ۹۳ھ کو ہوئی آپکے وفات کے وقت مورق العجلی نے کہا "ذھب الیوم نصف العلم وذلك ان اھل الاھواء کانوا اذا خالفونا فی الحدیث نقول لھم تعالوا الی من سمعه من النبی صلی اللہ علیه وسلم" یعنے آج کے دن نصف علم اوٹھ گیا۔ اس وجہ سے کہ جب وقت خواہشات کے پیرو الٹکل پچو کے متبع حدیث کا خلاف کرتے تو ہم کہتے کہ چلو ایسے کیطرف جو حضرت کے کلام مقدس کو سنا ہے۔

(۵) ابومحمد اشعث بن قیسؓ۔ کندی۔ آپ قوم کے شریف اور معہ ساٹھ یا اسی

سوار کے حضرت کی خدمت مبارک میں حاضر ہو اسلام لاکر یمن کو چلے گئے۔ آپ زمانۂ ردّہ میں اسلام سے مرتد ہوکے لغزش میں آگئے۔ مگر ابو بکر نے آپ کو سنبھال لیا اور خدا کے فضل سے اسلام پر قائم دائم رہے حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی کو آپکے نکاح میں دیا۔ سفیان کو آپسے ایک (۱) ہی حدیث میں اتفاق ہو اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپ سے روایت کیا آپکے راوی عمرؓ شعبیؒ ۔ وغیرہما ہیں اور آپ کوفہ میں سکونت پذیر ہوئے آپکی وفات قتل علی رضی اللہ عنہ سے چالیس رات بعد اور بعض کا قول ہے کہ ۴۲ھ کو ہوئی آپکی عمر وقت وفات (۶۳) برس کی تھی۔

(۶) ابو ہریرہ۔ دوسی۔ آپکے نام اور آپکے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ نووی نے کہا کہ آپکا نام صحیح طور پر عبد الرحمن بن اصخر تھا آپ عام خیبر کو ۷ ہجری میں اسلام لائے آپ کو حضرت صلعم کے ساتھ زیادہ محبت تھی آپ سب چیز چھوڑ کر اہل و مال کو ترک کر کے حضرت صلعم ہی کی خدمت گذاری میں پڑے رہتے آپکو بہت سی حدیثیں ملنے کی دو وجہ ہیں۔ ایک یہ کہ آپ کھانا پینا چھوڑ کے حضرت صلعم کی صحبت میں رہتے دوسری یہ کہ جو آپ سنتے وہ اچھی طرح یاد رکھتے۔ حفظ کا مادہ بہت درست اور ٹھیک تھا اس کی وجہ حضرت رسالتمآبؐ کی دعا تھی۔ امام شافعی نے کہا "ابوهريرة احفظ من روى الحديث في دهره وكان حافظاً متثبتاً ذكياً مفتياً" یعنے ابو ہریرہ حافظ حدیث اور مفتی اور صاحب صیام و قیام تھے۔ آپ سے جمیع مسانید اور جمیع کتب حادیث میں روایات آئے ہیں۔ آپسے صحیحین میں بالاتفاق (۳۲۶) اور صرف صحیح بخاری میں (۹۳) اور مسلم میں (۱۹۰) احادیث وارد ہیں۔ آپسے صحابہ کی جماعت کثیر اور تابعین کے جم غفیر نے روایت کیا۔ ان راویوں کی تعداد (۸۰۰) تک بیان کی جاتی ہے۔ آپ عقیق میں ۵۷ھ یا ۵۹ھ کو بعمر ۷۸ وفات پائے۔ بعض کا بیان ہے کہ آپ مدینہ میں انتقال کئے۔

(۷) ابو ذر غفاری۔ آپکے نام میں اختلاف ہے بعض نے کہا جندب اور بعض نے بیان کیا بریر آپکے باپ کے نام میں بھی اختلاف ہے بعض نے کہا جندب۔ یا عبد اللہ

یاسکن۔ آپ قدیم مسلمین سے ہیں۔ آپ مدینہ میں رہے پھر آپ زبدہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ عثمان رض کے انتقال کے بعد پھر آپ مدینہ میں کبھی نہ آئے آپسے بخاری مسلم میں بالاتفاق (۱۲) اور صرف بخاری میں (۲) اور مسلم میں (۱۹) احادیث آئی ہیں۔ آپکے راوی۔ انس۔ ابو مراوح۔ عبداللہ بن صامت ہیں۔ آپکی وفات زبدہ میں ۳۲ھ کو ہوئی اور آپکی نماز ابن مسعود نے پڑھایا۔

(۸) ابو ثعلبۃ الخشنی۔ بضمہ خا و فتح شین۔ آپکے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا جرثوم۔ اور بعض نے جرہم۔ یا عمر۔ آپکے باپ کے نام میں بھی اختلاف ہے بعض نے کہا ناشر۔ بعض نے ناشب اور بعض کہتے ہیں ناشم۔ آپنے بیعۃ الرضوان میں بیعت کیا۔ آپ ہمیشہ دعا کرتے کہ خداوندا مجھے بغیر کسی تکلیف و صدمہ کے دنیا سے اُٹھالے اسیطرح ایک رات کا ذکر ہے کہ آپ نصف لیل کو نماز میں کھڑے رہے اور سجدہ میں گئے آپ کی روح قبض کیگئی۔ آپ کی لڑکی نے خواب میں دیکھا کہ باپ کا انتقال ہوگیا گھبرائی ہوئی بیدار ہوکر اپنی ماں کو پکاری اماجان باواجان کہاں ہیں۔ ماں نے کہا کہ تیرے باپ مصلے پر کھڑے ہیں۔ بیٹی نے باپ کو آواز دی تو کوئی جواب نہ ملا اوٹھکر باپ کے نزدیک ہوئی اور سجدہ میں مرا پایا۔ آپسے ایک جماعت نے روایت کیا آپسے صحیحین میں (۳) اور ایک صرف مسلم میں آئی ہے۔ آپکے راوی۔ ابن المسیب۔ اور ابو ادریس۔ اور مکحول ہیں۔ آپکی وفات خلافت عبدالملک میں ۷۵ھ کو ہوئی اور بعض نے کہا کہ خلافت معاویہ میں آپکا انتقال ہوا۔

(۹) ابو قتادہ۔ انصاری۔ خزرجی سلمی۔ آپکے نام میں اختلاف ہے بعض نے کہا۔ حارث اور بعض نے نعمان۔ آپ بیٹے ہیں ربعی (بکسر را) کے آپسے کل کتب حدیث میں روایات آئی ہیں آپسے صحیحین میں (۱۱) اور صرف بخاری میں (۲) اور مسلم میں آٹھ آئی ہیں۔ آپکے راوی ابن المسیب۔ اور آپکا بیٹا عبداللہ ہے۔ آپکی وفات مدینہ میں ۵۴ھ کو بعمر (۷۰) ہوئی۔

(۱۰) ابو لبابہ انصاری اوسی مدنی۔ آپکا نام رفاعہ ہے اور بعض نے کہا بشیر

آپ حضرتؐ کے ساتھ بدر میں جا رہے تھے مگر بیٹے روحاء سے واپس کر دیا۔ اور مدینہ منورہ کی نگرانی کے لئے پھر مدینہ بھیج دیا۔ آپ بدر کے سوا کل مشاہد میں حضرتؐ کے ساتھ رہے۔ آپ سے صحیحین میں ایک حدیث آئی ہے۔ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے بھی آپ سے روایت کیا۔ آپ کی وفات اول خلافت علیؓ میں ہوئی۔

(۱۱) ابو شریح خزاعی کعبی۔ آپکا نام خویلد بن عمرو اور بعض نے کہا عبد الرحمٰن بن عمرو اور بعض نے کہا ہانی۔ اور بعض نے کہا کعب۔ آپ فتح مکہ میں تھے۔ آپ سے بخاری و مسلم میں (۲) حدیث اور صرف بخاری میں (۳) آئی ہیں آپکے راوی نافع بن جبیر اور سعید مقبری وغیرہما ہیں۔ آپکی وفات مدینہ میں ۶۸ھ کو ہوئی۔

(۱۲) ابو رافع قبطی۔ بعض نے آپکا نام اسلم۔ اور بعض نے ابراہیم کہا۔ آپ زر خرید عباس کے تھے۔ حضرت عباس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کر دیا اور حضرتؐ نے آپکو آزاد کر دیا۔ اور آپکی زوجہ حضرت عباس کی زر خرید لونڈی سلمی تھی۔ اس سے عبید اللہ پیدا ہوئے آپ سے بخاری میں ایک (۱) اور مسلم میں (۳) آپ کے راوی آپکی اولاد اور سعید مقبری ہیں آپکی وفات حضرت حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں ہوئی۔

(۱۳) ابو بکرہ ثقفی۔ آپکا نام نفیع بن حارث اور بعض نے کہا مسروح۔ آپکے والد بھی صحابی ہیں آپ بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ اور جمل میں حاضر تھے۔ آپ سے صحیحین میں (۸) اور صرف بخاری میں (۵) اور مسلم میں ایک آئی ہے۔ آپکے راوی آپکی اولاد اور حسن وغیرہما ہیں آپکی وفات بصرہ میں ۵۱ھ یا ۵۲ھ کو ہوئی۔

(۱۴) ابو برزہ اسلمی۔ بعض نے آپکا نام نضلہ بن عبید الحارث اور بعض نے عبد اللہ بن فضلہ۔ آپکا اسلام قدیم ہے۔ اور آپ خیبر اور مابعد کے کل مشاہد میں رہے۔ آپ سات غزوات میں حضرت کیساتھ رہے آپ بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے اور آپ یزید بن معاویہ کے پاس اس وقت تھے کہ جب امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک یزید کے پاس لایا گیا تو آپ نے کہا اے یزید تو نے یہ کام کیا تو بتا تیرا شفیع کون قیامت میں ہوگا اور تو اس کا جواب کس طرح ادا کرے گا اور اس

سر مبارک کے تشفیع تو حضور حضرت رسول پاک صلعم ہونگے۔ پھر آپ وہاں سے اوٹھکر چلے گئے پھر آپ خراسان کے غزوہ میں رہے اور اس خراسان میں سنہ ۶۵ھ کو صحیح طور پر وفات پائے۔ آپ سے ایک جماعت نے روایت کیا اور آپ سے بخاری و مسلم میں ایک اور صرف بخاری میں (۲) اور مسلم میں (۴۴) آئی ہیں۔ آپکے راوی ابو عثمان، نھدی۔ ابو الوصی وغیرہما ہیں۔

(۱۵) ابو واقد۔ لیثی۔ یہ نسبت ہے طرف لیث بن عبد مناف کے آپکے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا حارث بن مالک اور بعض نے کہا ابن عوف اور بعض نے کہا عوف بن حارث۔ بدری مدنی۔ آپ مکہ میں رہے آپسے صحیحین میں (۱) اور مسلم میں (۱) آئی ہے۔ آپکے راوی آپکے دو بیٹے اور ابن المسیب اور عروہ بن زبیر ہیں آپکی وفات سنہ ۶۸ھ کو بعمر ۸۵ ہوئی۔

(۱۶) ابو لیسر انصاری۔ مازنی اور بعض نے کہا حارثی مدنی آپکا نام قیس بن عبید آپسے صحیحین میں (۱) اور اس میں ابو داؤد اور نسائی کو مشارکت ہو۔ آپکے راوی حمزہ بن سعید وغیرہ ہیں۔ آپ خندق میں حاضر تھے۔ آپکی وفات سنہ ۶۰ھ کو ہوئی وفات کے وقت آپکی عمر سنو سے متجاوز ہو گئی تھی۔ اور بعض نے کہا کہ آپکی وفات اوائل سنہ ۶۱ھ میں ہوئی۔

(۱۷) ابو جہیم بن الحارث بن صمہ۔ بتشدید میم آپکا نام عبد اللہ کہا گیا ہے آپسے صحیحین میں بالاتفاق ایک (۱) حدیث آئی ہے۔ آپ زمانہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے اوائل میں انتقال کیے۔

(۱۸) ابو حمید ساعدی۔ آپکا نام ابو المنذر اور بعض نے آپکا نام عبد الرحمن کہا۔ بعض نے بیان کیا کہ ابو المنذر آپکی دوسری کنیت تھی۔ آپ احد اور ما بعد کے کل مشاہد میں رہے اور آپ زمانہ یزید بن معاویہ کے اوائل میں سنہ ۶۰ھ کو انتقال کیے +

(۱۹) ابو بردۃ بن نیار۔ آپکا نام ہانی۔ بعض نے کہا مالک۔ آپکے باپکے نام میں

بھی اختلاف ہے۔ آپ اُحد اور مابعد کے کل مشاہد میں رہے۔ آپ سے صحیحین میں ایک(۱) حدیث آئی ہے۔ اور آپ سے ایک جماعت نے روایت کیا۔ آپکے راوی براء۔ حابہ میں آپکی وفات ۱۷ھ اور بعض نے کہا کہ بعد میں ۱۸ھ کے ہوئی۔

(۲۰) ابو مالک آپکے نام میں اختلاف ہے بعض نے کہا عبید اور بعض نے کہا عبداللہ اور بعض نے کہا عمر اور بعض نے کہا کعب اور بعض نے کہا عامر۔ آپ سے صرف بخاری میں ایک(۱) حدیث آئی ہے آپکی وفات طاعون عمواس خلافت عمرؓ میں ۱۸ھ کو ہوئی۔ عمواس شام کے ایک موضع کا نام ہے۔ اس موضع سے طاعون شدت کے ساتھ چوطرف پھیلا۔

(۲۱) ابو عامر۔ آپکا نام عبداللہ بعض نے کہا عبید اللہ بن ہانی اور بعض نے ابن وہب آپسے بھی صرف بخاری نے ایک ہی حدیث کو روایت کیا۔ آپکی وفات زمانہ عبدالملک بن مروان میں ہوئی۔ اور دارقطنی نے کہا کہ ابو المالک افراد مسلم سے ہیں مسلم نے دو حدیثیں روایت کی ہیں۔

(۲۲) ابو الشموس بلوی۔ آپسے صرف بخاری نے روایت کیا۔ آپ افراد بخاری سے ہیں۔

(۲۳) ابو سعید معلے انصاری مدنی۔ نام انکا رافع اور بعض نے کہا حارث اور انکے باپ کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت نے سوائے مسلم و ترمذی کے آپ سے روایت کیا۔ آپ سے بخاری میں ایک حدیث آئی ہے اور وہ حدیث فضیلت سورۃ فاتحہ میں ہے۔ آپکے راوی حفص بن عاصم عبید بن حنین ہیں۔ آپکی وفات ۷۳ھ کو ہوئی۔ آپ بھی افراد بخاری سے ہیں۔

(۲۴) ابو عبس بن جبیر بن زید بن جشم انصاری انکا نام عبدالرحمن اور بعض نے کہا معبد آپ بدر اور مابعد کے کل مشاہد میں رہے۔ آپسے بخاری میں یزید بن ابی مریم سے ایک حدیث آئی ہے آپکی وفات ۳۴ھ کو بعمر (۷۰) ہوئی۔ آپ بھی افراد بخاری سے ہیں۔

(۲۵) ابو حبہ۔ بدری۔ انصاری۔ نام آپکا عامر بعض نے کہا عمر۔ بعض کا بیان ہے کہ آپ اُحد میں شہید ہوئے۔ آپسے بخاری میں ایک حدیث آئی ہے۔ آپ بھی افراد بخاری سے ہیں۔

(۲۶) ابو بصرہ۔ آپکی کنیت مشہور بلدہ بصرہ پر رکھی گئی آپکا نام حُمیل تھا آپ سے صرف مسلم نے روایت کیا۔ ابو علی غسانی نے کہا کہ مسلم نے آپسے صرف ایک ہی حدیث کو روایت کیا۔ آپ افراد مسلم سے ہیں۔

(۲۷) ابو محذورۃ۔ قرشی جمحی مکی۔ آپکا نام اوس۔ بعض نے کہا سلمان۔ سوائے بخاری کے آپ سے ایک جماعت نے روایت کیا۔ اور مسلم نے ایک حدیث نکالا ہے۔ آپ موذن مکہ کہے جاتے ہیں۔ آپکے راوی ابو ملیکہ ہیں۔ آپکی وفات ۵۹ھ کو ہوئی۔ آپ افراد مسلم سے ہیں۔

(۲۸) ابو امامۃ البلوی۔ انصاری۔ نام آپکا ایاس یا عبید اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ تھا آپسے سوائے بخاری کے ایک جماعت نے اور مسلم نے ایک حدیث کو روایت کیا اور وہ یہ ہے "من اقتطع مال امرأ مسلم بیمینہ حرم اللہ علیہ الجنۃ" آپکے راوی آپکا بیٹا عبداللہ اور عبداللہ بن کعب ہیں۔

(۲۹) ابو رفاعہ۔ عدوی آپکا نام تمیم بن اسد اور بعض نے کہا عبید اللہ بن حارث۔ آپسے مسلم نے ایک اور نسائی نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی صلۃ بن ہشیم اور حمید بن ہلال ہیں۔ آپ بصرہ میں رہے لکھتے ہیں کہ آپ ۴۴ھ کو شہید ہوئے۔

(۳۰) اہبان بن الاوس اسلمی۔ آپ کا ایک عجیب قصہ ہے آپ مکلم الذئب سے مشہور تھے اور ایک بکری کے سندے کو چرا رہے تھے۔ بھیڑیئے نے ایک بکری کو پکڑ لیا اور اوس بکری پر زبان فصیح سے عتاب کر رہا تھا۔ آپنے کہا عجیب بات ہے کہ بھیڑیا بات بھی کرتا ہے۔ اوسپر بھیڑیئے نے جواب دیا اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم قریب میں ہدایت کے لئے بلا رہے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ تو اپنے سندے میں کمان و تیر سے کھیل رہا ہے۔ بس اُسیوقت آپنے وہیں سندے کو چھوڑ کر حضرت کیخدمت

میں حاضر ہو اسلام لائے۔ اور آپ بیت المقدس اور کعبہ دونوں کیطرف نماز پڑھے۔ اور
بیعۃ الرضوان میں حاضر تھے۔ بخاری نے منفرد طور پر ایک حدیث موقوف کو روایت
کیا۔ آپ افراد بخاری سے ہیں۔ آپ کوفہ میں سکونت پذیر ہوئے اور آپکی موت کیحالت
کا پتہ صحیح طور پر نہیں لگتا۔

(۳۱) اغر بن یسار۔ مزنی۔ اور بعضوں نے جہنی کیطرف منسوب کیا۔ اور ایک اسی
نام کے صحابہ میں سے ہیں گر وہ غفاری سے مشہور ہیں یعنے اغر الغفاری۔ مسلم نے آپسے
ایک ہی حدیث کو روایت کیا۔ آپ افراد مسلم سے ہیں۔ اور آپسے ابو داؤد اور ترمذی نے
بھی روایت کیا۔ آپکے راوی ابو بردۃ اور معاویہ بن قرۃ ہیں۔

حرف باء

(۳۲) ابو عمارہ براء بن عازب۔ انصاری اوسی حارثی۔ صحابی بن صحابی۔ آپ
کم سنی میں بدر میں اور آپ بیعۃ الرضوان میں بھی حاضر تھے۔ آپ فتح تستر میں ابو موسیٰ
کے ساتھ اور صفین و نہروان میں معہ اپنے بھائی عبید بن عازب کے تھے۔ شیخان
یعنے بخاری و مسلم نے جملہ (۴۳) حدیث کو آپسے روایت کیا۔ تفصیل اس طرح کہ دونوں
کا اتفاق (۲۲) میں ہے اور صرف بخاری میں (۱۵) اور صرف مسلم میں (۶) آئی ہیں اور
آپسے چاروں سنن میں بھی مروی ہے۔ آپکے راوی۔ عدی بن ثابت۔ ابو اسحاق ہیں۔ آپ
کوفہ میں سکونت پذیر ہوئے اور آپکی وفات ۷۲ھ کے کچھ مابعد زمانہ مصعب بن
زبیر رضی اللہ عنہ میں ہوئی۔

(۳۳) ابو عبد اللہ بلال بن رباح حبشی تیمی۔ صادق الایمان۔ آپکی ماں کا نام
حمامہ تھا۔ حمامہ لے پالک تھیں بنی جمح کی۔ آپ قدیم مسلمانوں سے تھے۔ آپکے اسلام
لانے پر کفار آپسے سخت دشمنی اختیار کئے۔ امیہ بن خلف نامی کافر آپکو سخت عذاب
دیتا۔ اور آپکو گرم ریت میں لٹا دیتا اور اور انواع انواع کے عذابات میں مبتلا کرتا

مگر آپ اَحَد اَحد پکارتے۔ اور خداوند کریم کی وحدانیت کو اپنا رفیق بناتے عداوت
وبغض سے نہیں ڈرتے اور سوائے خدا کے کسیکو نہ پکارتے پھر ابو بکر نے آپکو پانچ
اواق پر خرید لیا۔ اور بعضوں نے کہا کہ پانچ سے زائد پر۔ آپ رسول اللہ کے موذن
تھے جبتک کہ حضرت رسول پاک زندہ رہے۔ تب تک تو آپ اذان دیتے اور
جسوقت کہ حضرت کا انتقال مبارک ہوا اُس وقت بلال ملک شام کو جہاد کی غرض
سے چلے گئے۔ آپ بیچ میں ایک دفعہ مدینہ منورہ کو تشریف لائے وہاں کے لوگوں نے
آپ کو اذان دینے پر مجبور کیا آپ مجبوراً اذان پر کھڑے ہوئے اور اذان دیتے ہوئے
بہت رونا شروع کئے اور اذان بوجہ بکاء شدید ختم ہونے پائی۔ شیخان آپسے
ایک حدیث۔ اور صرف بخاری نے (۲) اور صرف مسلم نے (۱) حدیث کو روایت
کیا۔ اور آپسے چاروں نے بھی روایت کیا ہے۔ اور آپکے راوی۔ قیس بن ابی حازم اور
ابی یعلی۔ ابو عثمان نہدی ہیں۔ آپ کی وفات دمشق میں ۲۰ھ یا ۲۱ھ میں ہوئی
وقت وفات آپ کی عمر ۶۴ یا ۶۳ برس کی تھی۔ اور آپ باب صغیر میں مدفون ہوئے
بعض کہتے ہیں کہ باب کیسان میں۔ آپکے بھائی کا نام خالد تھا۔ اور بہن کا نام عفرۃ
اور یہ عفرۃ عبداللہ کی لے پالک تھیں۔

(۴۳) ابو سہل بریدۃ بن الحصیب۔ آپ قبل بدر کے اسلام لائے لیکن بدر
میں حاضر نہ تھے۔ بعض کا بیان ہے کہ آپ بعد بدر کے اسلام لائے۔ اور خیبر میں
حاضر نہ تھے۔ بخاری ومسلم نے بالاتفاق (۱) کو اور صرف بخاری نے (۱) کو اور
صرف مسلم نے (۱۱) کو روایت کیا۔ آپکے راوی آپکے دو بیٹے۔ اور شعبی اور ابو ملیح
ہذلی تھے۔ آپ پہلے مدینہ میں رہتے تھے پھر بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے آپکی
وفات خراسان میں ۶۲ھ یا ۶۳ھ کو ہوئی۔ اور آپ آخر صحابہ ہیں جو خراسان
میں فوت ہوئے۔ ربا عین مالک کو دار قطنی نے افراد بخاری میں داخل کیا ہے
لیکن صحیح طور پر بخاری و مسلم میں آپسے کوئی روایت نہیں آئی۔

حرف التاء

بخاری شریف میں کوئی صحابی ایسے نہیں پائے جاتے جنکے نام کی ابتداء حرف تاء سے ہو۔ لیکن مسلم میں ہیں

(۳۴) ابو رقیہ تمیم بن اوس بن خارجہ الداری ہیں۔ داری نسبت ہے طرف آپکے دادا دار بن ہانی کے۔ آپ پہلے نصرانی تھے ۹ھ میں اسلام لائے۔ آپ وہ ہیں جو قرآن کو ایک رکعت میں ختم کئے۔ اور آپ رات کو صبح تک کھڑے ہوتے نماز خشوع اور خضوع سے ادا کرتے تھے۔ آپنے پہلے مسجدوں میں چراغ لگوایا اسکے پہلے مساجدین چراغ کا دستور نہ تھا۔ آپسے صرف مسلم نے ایک حدیث روایت کیا ہے۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کیا۔ آپکے راوی اصحاب ذیل ہیں:۔ انس عطاء بن یزید لیثی۔ قبیصہ بن ذویب۔ آپ مدینہ میں رہتے پھر بیت المقدس میں بعد قتل عثمانؓ کے جا رہے۔ اور آپ بیت المقدس ہی میں سنہ ۴۰ھ کو انتقال کئے +۔

حرف الثاء

(۳۵) ثابت بن ضحاک بن خلیفہ انصاری اوسی اشہلی۔ آپ بیعۃ الرضوان میں حاضر تھے آپسے بخاری و مسلم نے (۱) کو اور صرف مسلم نے (۱) کو روایت کیا۔ آپکے راوی۔ ابو قلابہ وغیرہ ہیں آپ سنہ ۴۵ھ کو انتقال کئے۔

(۳۶) ابو محمد ثابت بن قیس بن شماس۔ انصاری خزرجی مدنی۔ آپ خطیب انصار تھے۔ امام بخاری نے آپسے ایک ہی حدیث کو روایت کیا۔ آپ افراد بخاری سے ہیں۔ آپسے ابوداؤد نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکے بیٹے اور انس تھے۔ آپ قتال اہل الردۃ میں سنہ ۱۱ھ کو شہید ہوئے۔

(۳۷) ثوبان بن بجدد۔ آپ رسول اللہؐ کے زر خرید ہیں۔ حضرت نے آپکو خریدا

اور پھر آزاد کر دیا۔ آپنے سفر اور حضر میں حضرتؐ کی صحبت کو نہ چھوڑا۔ جب رسول پاکؐ کا انتقال مبارک ہوا تو آپ شام کو چلے گئے اور موضع رملہ میں جا رہے۔ پھر حمص میں سکونت پذیر ہوئے۔ صرف مسلم نے آپسے دس حدیثوں کو روایت کیا۔ آپ افراد مسلم سے ہیں۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپ ہی روایت کیا ہے۔ آپکے راوی ابو اسماء۔ اور خالد بن معدان ہیں۔ آپکی وفات ۵۴ھ میں ہوئی۔

حرف جیم

(۳۸) ابو عبداللہ جابر بن عبداللہ بن حرام۔ انصاری خزرجی سلمی۔ آپ سادات صحابہ سے ہیں۔ آپکے والد عبداللہ بن حرام جنگ احد میں شہید ہوئے۔ آپ سے بخاری و مسلم میں (۶۰) اور صرف بخاری میں (۲۶) اور مسلم میں (۱۲۶) آئی ہیں۔ آپ کے راوی آپکے بیٹے محمد۔ عبدالرحمٰن۔ عقیل ہیں۔ آپکی وفات مدینہ میں ۷۳ھ کو ہوئی۔ اس وقت آپکی عمر (۹۴) برس کی تھی۔ آپکے جنازہ کی نماز ابان بن عثمان نے پڑھائی اور آپ آخر صحابہ سے ہیں جو مدینہ میں انتقال کئے۔

(۳۹) ابو خالد جابر بن سمرۃ۔ فتح سین اور ضمہ میم سے۔ آپکے والد بھی صحابی تھے صحیح مسلم میں جابر سے مروی ہے کہ میں اور میرے والد آنحضرتؐ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نماز پڑھی۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۲) اور صرف مسلم میں (۲۳) احادیث آئی ہیں۔ آپکے راوی سماک۔ ابو اسحاق۔ وغیرہما ہیں۔ آپ کوفہ میں جا رہے تھے اور کوفہ ہی میں ۷۴ھ ہجری کو انتقال کئے۔

(۴۰) ابو عبداللہ جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی علقی۔ نسبت ہے طرف علقہ بن عبقر کے۔ آپ کوفہ میں سکونت پذیر ہو کر پھر بصرہ میں جا رہے۔ بخاری و مسلم نے آپسے (۷) اور صرف مسلم نے (۵) روایت کیا۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپ سے روایت کیا ہے۔ آپکے راوی حسن۔ ابو عمران وغیرہ ہیں۔ آپکی وفات ۶۰ھ کے

کچھ مابعد ہوئی +

(۱۴۱) ابو عمر جریر بن عبد اللہ بن جابر بجلی احمسی کوفی۔ آپ گھوڑے پر بیٹھ نہ سکتے تھے اس امر کی شکایت آپنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی حضرت صلعم نے آپکی پشت پر ہاتھ مارکر دعا کیا۔ اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا۔ پھر آپ اچھی طرح بیٹھنے لگے۔ آپ وہ ہیں جو حضرت نے آپکو (خثعم) کا گھر منہدم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ آپنے گھر منہدم کرکے جلا بھی دیا۔ آپ خوبصورت تھے اسلیئے حضرت عمرؓ نے آپکا نام یوسف ہذہ الامۃ رکھا۔ بخاری و مسلم نے آپسے (۸) اور صرف بخاری میں (۱) اور مسلم میں (۶) آئی ہیں آپکے راوی آپکے دو بیٹے ابراہیم اور ابو زرعہ ہیں۔ آپ کوفہ میں سکونت پذیر ہوئے تھے پھر ایک جزیرہ میں جار ہے جسکا نام قرقیسیا ہے۔ آپکی وفات اسی جزیرہ میں ۵۱ھ کو ہوئی۔

(۱۴۲) ابو محمد جبیر بن مطعم۔ بن عدی بن نوفل بن عبد مناف۔ قرشی نوفلی مکی مدنی آپ یوم فتح مکہ کو اسلام لائے اور بعض کے بیان پر قبل یوم فتح مکہ۔ آپ سے بخاری مسلم میں (۶) اور صرف بخاری میں (۳) اور مسلم میں ایک حدیث آئی ہے۔ اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی محمد نافع۔ اور ابن المسیب ہیں۔ آپکی وفات مدینہ میں ۵۸ھ یا ۵۹ھ کو ہوئی +

حرف حاء

(۱۴۳) ابو عبد اللہ حذیفہ بن الیمان۔ آپکے والد بھی صحابی تھے۔ آپ اور آپکے والد جنگ احد میں حاضر تھے۔ آپکے باپ کا ایک عجیب قصہ ہے۔ جنگ احد میں مسلمانوں نے غلطی سے آپکے باپ یمان کو مار ڈالا جس وقت کہ یمان پر مسلمانوں نے حملہ کیا تو حذیفہ نے پکارا اور چلایا کہ۔ اے عباد اللہ ابی ابی۔ لوگو! اور اے خدا کے بندو! وہ میرا باپ ہے۔ لیکن جلدی کرکے مسلمانوں نے مار ہی ڈالا۔ اوسیوقت حذیفہ نے کہا یغفر اللہ لکم۔ اور اپنے باپ کا خون معاف کردیا۔ آپکی ماں بھی مسلمان اور مہاجرہ تھیں آپ اہل فتوے سے گنے جاتے تھے۔ آپ رسول اللہ کے رازدار بھی تھے (اس عہدہ کو

انگریزی زبان میں پرائیوٹ سکرٹری کہتے ہیں) آپکے ہاتھ پر نہاوند۔ ہمدان۔ رے اور دینور۔ فتح ہوا۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۱۲) اور صرف بخاری میں (۸) اور مسلم میں (۱۷) آئی ہیں۔ اور آپکے راوی۔ اسود۔ ربعی بن حراش۔ اور ایک جماعت ہے۔ آپکی وفات مدائن میں قتل عثمان سے چالیس رات بعد ۳۶ھ کو ہوئی۔ آپ کو حضرت عمر نے مدائن کا والی صوبہ دار بنایا تھا۔

(۴۴) حارثہ بن وہب۔ خزاعی۔ آپکی ماں کا نام ام کلثوم بنت جرول خزاعی کوفی تھا۔ آپسے صحیحین میں متفق طور پر چار حدیثیں مروی ہیں۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کیا۔ آپکے راوی معبد بن خالد اور ابو اسحاق ہیں۔

(۴۵) ابو عبد الرحمن حسان بن ثابت بن المنذر بن حرام۔ انصاری خزرجی نجاری مدنی۔ آپ رسول اللہ ؐ کے شاعر تھے آپکی ایک اور کنیت ابو الحسام ہے۔ جس وقت کفار اپنے فصیح اشعاروں میں اسلام و مسلمانوں کی ہجو کرتے۔ تو آپ بھی اُنکی ہجو کرتے اور اُن کے لغویات کی تردید کیا کرتے تھے آپسے۔ روایات ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ میں آئی ہیں۔ اور صحیحین میں (۲) حدیث مشترک۔ آپکے راوی آپکے بیٹے عبد الرحمن۔ اور ابن المسیب۔ اور ابو سلمہ ہیں۔ آپکی وفات مدینہ میں بخلافت معاویہ رضی اللہ عنہ ۵۴ھ کو ہوئی۔ آپ جاہلیت میں ساٹھ برس زندہ رہے اور پورا اسلام کے ساٹھ برس جیسا کہ مقدمہ میں ہم بیان کر آئے ہیں۔

(۴۶) ابو خالد حکیم بن حزام۔ بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔ قرشی اسدی مکی آپ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے۔ آپ جوف کعبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ یوم فتح مکہ کو اسلام لائے۔ آپ بدر میں حاضر تھے۔ آپ قریش کے نجباء شرفاء سے تھے۔ آپ دار الندوہ کے سکرٹری مہتمم بنائے گئے جہاں کہ لوگوں کا اجتماع واسطے مشورہ اور حل امور مہمات کے ہوتا تھا۔ آپ زیادہ تخیر اور اجود واکرم تھے جاہلیت میں بھی آپکی یہی حالت رہی۔ اس لئے ابو بکر نے آپکو حکیم پکارا۔ اور ہمیشہ حکیم ہی پکارتے رہے۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۴) حدیث اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کیا

آپکے راوی آپکے والد حزام ۔ اور ابن المسیب ۔ اور عروہ ہیں ۔ آپ جاہلیۃ میں ساٹھ اور اسلام میں ساٹھ برس زندہ رہے ۔ آپکی وفات مدینہ میں ۵۴ھ کو ہوئی آپکی نماز عبداللہ بن زبیر نے پڑھائی ۔

(۴۷) حویطب بن عبدالعزیٰ ۔ عامری ۔ یہ نسبت عامر بن صعصعہ یا عامر بن شرحبیل کی طرف نہیں ہے بلکہ قریش کی طرف ہے آپکی وفات آخر خلافت معاویہؓ میں ہوئی ۔ بخاری ومسلم نے متفق طور پر آپسے (۱) حدیث کو روایت کیا ۔

(۴۸) حکیم بن عمرو بن مُجَدّع ۔ بضمہ میم و فتح جیم ۔ آپنے حضرتؐ کی وفات تک حضرت کی صحبت کو نہ چھوڑا ۔ پھر بعد میں بصرہ جا رہے ۔ اور پھر آپ خراسان کے عامل ہوئے اور خراسان ہی میں ۴۵ھ یا ۵۰ھ کو انتقال کئے ۔ امام بخاری نے آپسے ایک ہی حدیث کو روایت کیا ۔ آپ افراد بخاری سے ہیں ۔ اور سنن اربعہ میں بھی آپ سے مروی ہے ۔ آپکے راوی ۔ سواد بن عاصم ۔ ابوالشعثاء ۔ اور حسن ہیں ۔ اور وہ حدیث حمار اہلیہ کی حرمت میں آئی ہے ۔

(۴۹) حزن بن ابی وہب ۔ بن عمرو بن عائذ ۔ آپسے بخاری نے دو حدیثیں سند کے ساتھ ایک کو اور وہ قول رسول اللہ کا ہے ۔ اور دوسری حدیث موقوف کو ۔ اور آپسے ابوداؤد نے بھی روایت کیا ۔ آپکے راوی آپکے بیٹے مسیب ہیں ۔ آپ قتال اہل الردۃ میں شہید ہوئے ۔ اور بعض نے کہا کہ ۔ یراحہؓ اور بعض کا بیان ہے کہ (یمامہ) میں آپکی شہادت ہوئی بہرکیف آپکی شہادت ۱۱ھ خلافت صدیقؓ میں بتلائی گئی ہے

(۵۰) ابوسریحہ حذیفہ بن اُسید بن خالد بن اعوز ۔ آپ بیعۃ الرضوان اور حدیبیہ میں حاضر تھے ۔ صرف مسلم نے آپسے دو حدیثوں کو روایت کیا ۔ آپ افراد مسلم سے ہیں ۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کیا ہے ۔ آپکے راوی ۔ شعبی ۔ ابوالطفیل ربیع بن عمیلہ ہیں ۔ آپکی وفات ۴۲ھ کو ہوئی ۔

(۵۱) حنظلہ بن ربیع ۔ بن صیفی اُسیدی ۔ یہ نسبت ہے طرف اسید بن عمرو بن تمیم کی آپ بھتیجے ہیں اکثم بن صیفی حکیم عرب کے آپسے صرف مسلم میں ایک حدیث آئی ہے

آپ بھی افراد بخاری ہیں۔ اور سوائے ابو داؤد کے تینوں سنن میں بھی آپسے روایات آئی ہیں۔ آپکے راوی صحابہ کی ایک جماعت ہے۔ آپ قرقیسیا میں سکونت پذیر ہوئے آپکی وفات یہیں قرقیسیا کی بتلائی جاتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ کوفہ میں بعد شہادت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے آپکا انتقال مبارک ہوا۔

(۵۲) ابو صالح حمزہ بن عمر اسلمی۔ آپ بڑے عابد مجتہد اور صائم الدہر مشہور تھے آپ ہی نے مسئلہ سفر میں روزہ رکھنے کا حضرت صلعم سے پوچھا حضرت نے فرمایا چاہو رہے چاہے نہیں۔ یہہ حدیث مسلم میں بھی موجود ہے۔ مسلم نے بس یہی ایک حدیث کو روایت کیا ہے۔ آپسے ابو داؤد اور نسائی نے بھی روایت کیا ہے۔ آپکے راوی آپکے بیٹے محمد اور سلیمان بن یسار ہیں۔ آپکی وفات (۷۱) یا (۸۰) برس کی عمر میں سنہ ۶۱ھ کو ہوئی +

حرف خاء

(۵۳) ابو ایوب خالد بن زید۔ بن کلیب۔ انصاری۔ خزرجی بخاری مدنی۔ آپ بدر۔ احد۔ خندق۔ بیعۃ الرضوان میں حاضر تھے۔ آپکے مکان میں مدرسہ شہابیہ کی بنیاد پڑی آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھہ ہر لڑائی میں رہے۔ آپ جہاد کے شائق اور اکثر جہاد میں رہکر مجاہد رہے۔ بخاری و مسلم نے آپسے (۷) احادیث کو اور صرف بخاری نے (۱) اور مسلم نے (۵) کو روایت کیا۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کیا ہے۔ اور آپکے راوی ابن عباس۔ ابن عمر۔ براء۔ ابو امامہ۔ زید بن خالد جہنی۔ مقدام بن معدیکرب۔ انس بن مالک۔ جابر بن سمرہ۔ عبد اللہ بن یزید خطمی ہیں۔ آپ غزوۂ قسطنطنیہ میں بیمار ہوئے۔ آپکی عیادت یزید بن معاویہ نے کی اور آپ وہیں سنہ ۵۲ھ کو وفات پائے +

(۵۴) ابو سلیمان خالد بن ولید بن مغیرہ۔ قرشی مخزومی۔ یہہ نسبت طرف مخزوم بن یقظہ بن مرۃ بن کعب کے ہے۔ آپ کو "سیف اللہ فی اعداءہ" کا لقب ملا تھا۔

آپ بڑے مجاہد تھے۔ آپکے فتوحات بکثرت ہیں۔ فتوح شام و عراق سب آپ ہی کے ہاتھ پر ہوئے۔ آپکی شجاعت و دلیری شہرۂ آفاق ہے۔ آپ یوم حنین کو زخمی ہو گئے تھے حضرت صلعم کو بہت دیر تک آپکا پتہ نہ لگا کہ زخمی ہو کر کہاں پڑے ہیں۔ بعد تجسس کے آپ ملے حضرت صلعم نے آپکو دیکھتے ہی زخم پر کچھ اپنا لب لگایا آپ اچھے ہو گئے۔ ہمیشہ آپ کی ٹوپی میں حضرت ؐ کی پیشانی مبارک کے بال رہا کرتے تھے۔ جب لڑائیوں میں فتح منظور ہوتی تو اُس کے پہن لینے سے فتح ہو جاتی آپکے انتقال مبارک کے وقت آپکے بدن پر دیکھا گیا کہ ایک بالش بھر بھی ایسی جگہ باقی نہ تھی جو نیزوں او تیروں کے زخم سے خالی ہو لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آپکو شہادت کا درجہ نہ ملا مجاہد کہتے ہیں حمص میں مرے اور بعضوں نے کہا کہ مدینہ میں آپکی وفات ۲۱ھ کو بخلافت عمر رضی اللہ عنہ ہوئی آپسے بخاری و مسلم میں (۱) اور صرف بخاری میں ایک اور ترمذی کے سوا باقی سب نے آپسے روایت کیا۔ آپکے راوی ابن عباس۔ علقمہ۔ جبیر بن نفیر ہیں۔

(۵۵) ابو عبداللہ خباب بن الارت۔ تمیمی خزاعی۔ آپ اسلام میں طبقہ اولیٰ سے ہیں۔ آپ کو کفار نے بڑی بڑی تکلیفیں دیں۔ آپ حضرت ؐ کے ساتھ کل مشاہد میں رہے آپسے صحیحین میں (۳) اور صرف بخاری میں (۲) اور مسلم میں ایک حدیث آئی ہے اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کیا۔ آپکے راوی۔ علقمہ۔ قیس بن ابی حازم ہیں۔ آپکی وفات کوفہ ۳۷ھ میں ہوئی۔ وہاں کے لوگوں کی عادت بیان کی جاتی ہے کہ جب کوئی اُن میں مرتا تو اپنے گھروں کے صحن میں دفن کرتے لیکن آپ اپنی وصیت سے کوفہ کے دروازۂ شہر کے پاس دفن ہوئے۔ بس آپکے بعد ظاہر طور پر دفن ہونے کا رواج پڑا۔ آپکی وفات کے وقت آپکی عمر ۷۳ برس کی بیان کی جاتی ہے بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ صفین اور نہروان میں ہمراہ علی رضؓ کے تھے اور آپکے جنازہ کی نماز حضرت علی نے پڑھائی۔

(۵۶) ابو عمارہ خزیمہ بن ثابت بن فاکہ۔ انصاری اوسی خطمی۔ آپکی والدہ کا نام کبشہ بنتِ تھیں اوس ساعدیہ کی۔ آپ حضرت ؐ کے ساتھ بدر میں تھے اور

بعد کے کئی غزوات میں رہے۔ آپنے جب اسلام لایا تو بنی خطمہ کے اصنام و معابد کو منہدم کرڈالا۔ مسلم نے آپسے ایک حدیث کو روایت کیا مگر یہ حدیث بھی مشترک ہے درمیان خزیمہ اور اسامہ کے۔ اور یہہ افراد مسلم سے ہیں۔ اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا ہے۔ آپکے راوی عمارۃ۔ ابن ابی لیلے ہیں۔ آپ صفین میں ۳۷ھ کو شہید ہوئے۔

(۵۷) خفاف بن ایماء بن رحضہ۔ آپ سادات خزاعہ سے ہیں۔ آپ بدر اور بیعۃ الرضوان میں حاضر تھے۔ صرف مسلم نے ایک حدیث نماز کے بارہ میں روایت کیا۔ باقی کتب سنن میں آپسے مروی نہیں آپکے راوی آپکا بیٹا۔ حارث۔ حنظلہ بن علی بن اسقع ہیں۔ آپ زمانہ عمر رضی اللہ عنہ میں وفات پائے۔

حرف دال سے کوئی روایت صحیحین میں نہیں آئی

حرف ذال

(۵۸) ذویب بن حلحلہ۔ خزاعی کعبی۔ آپ یوم فتح مکہ میں حاضر تھے۔ آپکا مکان مدینہ میں تھا۔ لیکن آپ رہتے قدید میں تھے۔ مسلم نے آپسے ایک حدیث کو اور ابن ماجہ نے بھی آپسے روایت کیا ہے آپکے راوی آپکا بیٹا قبیصہ بن ذویب اور ابن عباس ہیں۔ آپ زمانہ معاویہ تک زندہ رہے معاویہ کے اوائل خلافت میں انتقال کیے۔ آپکے سوا اور کوئی راوی لفظ (ذ) سے صحیحین میں نہیں۔

حرف راء

(۵۹) ابو عبد اللہ رافع بن خدیج بن رافع۔ انصاری۔ اوسی حارثی۔ آپ نے حضرت سے یوم بدر میں جانے کی درخواست کی حضرت ؐ نے آپ کو صغرسنی کیوجہ اجازت نہ دی۔ لیکن آپکو یوم احد میں اجازت دی گئی آپ وہاں حاضر ہوئے اور اس کے بعد

آپ کئی غزوات میں گئے۔ اور صفین میں ساتھ علی کرم اللہ وجہہ کے رہے۔ آپسے بخاری و مسلم نے (۵) اور صرف مسلم نے (۳) روایت کیا ہے۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی۔ آپکا بیٹا رفاعہ۔ اور عطاء صحابی اور طاؤس تھے۔ آپکی موت کی وجہ یہہ بتلائی جاتی ہے کہ دن اُحد کے آپکو ایک تیر لگی وہ تیر کی مار آپکے بدن ہی میں رہی۔ اوس تیر کے صدمہ سے عبدالملک کے زمانہ ۷۴ھ میں، بعمر ۸۶۔ انتقال کئے۔ آپکی وفات کے وقت ابن عمر نے کہا کہ لوگو قبل غروب آفتاب اپنے صاحب کو دفن کرو پہر اُسیطرح عمل کیا گیا۔

(۶۰) ابو معاذ رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان۔ انصاری خزرجی زاقی مدنی آپکی والدہ ابی بن سلول منافق کی بہن تھی آپ جنگ بدر میں موجود تھے اور مختلف غزوات میں رہے آپکے ساتھ آپکے دونوں بھائی خلاد اور مالک رہے ہیں۔ آپسے صرف بخاری نے روایت کیا آپ افراد بخاری سے ہیں۔

(۶۱) رفاعہ بن رافع خدیج۔ آپ کل مشاہد میں حضرت علیؓ کے ساتھ رہے اور آپ جمل و صفین میں رہے آپسے بخاری میں (۳) احادیث آئی۔ اور سوائے ابن ماجہ کے باقی سب نے آپسے روایت کیا ہے آپکے راوی آپکے دو بیٹے۔ عبید و معاذ اور آپکی بہن کا بیٹا یحیےٰ بن خلاد ہے۔ زمانہ معاویہ کے اوائل میں آپکا انتقال ہوا۔

(۶۲) ربیعہ بن کعب بن مالک۔ اسلمی حجازی۔ آپکو حضرت کی صحبت حضر و سفر میں رہی۔ مسلم نے آپسے ایک حدیث کو روایت کیا ہے۔ وہ حدیث یہہ ہے: کنت ابیت علی باب رسول اللہ واعطیہ الوضوء فاسمعہ الھوی من اللیل یقول سمع اللہ لمن حمدہ۔ واسمعہ الھوی من اللیل یقول الحمد للہ رب العالمین۔ وھو الذی سأل النبیؐ مرافقتہ فی الجنۃ فقال اعنی علی نفسک بکثرۃ السجود اور آپسے چاروں نے بھی روایت کیا آپکے راوی حنظلۃ بن علی۔ نعیم المجمر ہیں۔ آپکی وفات بعد حرۃ کے ۶۳ھ کو ہوئی۔

(۶۳) ابو جابر رافع بن عمر غفاری۔ آپکے نسب کی حالت حکم بن عمر آپکے بھائی

کے مناقب حرف حاء میں گذر چکی (ملاحظہ ہو بحث حرف حاء) ابن الاثیر نے روایت کیا ہے کہ رافع بن عمر نے کہا کہ میں لڑکپن میں انصار کی کھجوروں کو جھڑاتا تھا حضرت سے شکایت کیگئی کہ یہ لڑکا جھاڑ پر سے کھجوروں کو جھڑاتا درختوں کو خراب کرتا ہے۔ حضرتؐ نے مجھے بلایا اور کہا اے بچے تو کیوں درختوں کو خراب کرتا ہے۔ کھجوروں کو جھڑاتا ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں کھانے کے لئے اور پیٹ بھرنے کے لئے گرایا کرتا ہوں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا درخت پر مت مارا اور مت گرا لیکن جو جھڑے اور پڑے ہوں اُن کو کھالے۔ پھر حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا۔ خداوندا اس لڑکے کا پیٹ بھر دے۔ اس سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ غیر لاک کے درختوں پر سے کوئی پھل وغیرہ جھڑا کر نہ کھائیں لیکن جو نیچے پڑے ہوں اُنکو کھالیں۔ آپ سے مسلم نے ایک حدیث ابی ذر کے مسند میں بوجہ اشتراک دونوں کے نکالا ہے۔ اور آپ سے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا ہے۔ آپکی راوی۔ عبداللہ بن صامت اور ابو جبیر ہیں ۔

حرف زاء

(۱۳۹) ابو عبداللہ زبیر بن عوام۔ بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشی اسدی۔ آپکی ماں صفیہ بنت عبدالمطلب ہے آپکی ماں حضرت رسول پاک صلعم کی پھوپھی ہیں صفیہ نے اسلام لایا اور ہجرت کی اور مدینہ ہی میں وفات پائی۔ آپ کا حلیہ گندم گون۔ طویل القد۔ آپکی ڈاڑھی میں بال بہت کم تھے آپ دونوں قبلوں یعنے بیت المقدس اور کعبہ کیطرف نماز پڑھے۔ اور کل مشاہد میں حضرتؐ کے ساتھ رہے ہیں اور آپ دسؓ میں سے ایک ہیں جنکو جنت کی خوشخبری دنیا ہی میں سنائی گئی۔ آپ وہ ہیں کہ جب اوائل اسلام میں مکہ میں یہ پکارا ہوا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پکڑے گئے تو آپ تلوار گلے میں ڈالے ہوئے اُن کفار کی طرف متوجہ ہوئے حضرت نے یہ سنکر آپکی اور آپکی تلوار کے لئے دعا کی۔ آپکی وہ شان ہے

کہ یوم احزاب میں حضرت ؐ نے اپنے اصحاب کو تین مرتبہ پکارا کہ کون میرے ساتھ ہوگا۔ تین مرتبہ بھی کسی نے جواب نہ دیا سوائے آپکے۔ اسلئے آپ کو حضرت نے ارشاد فرمایا۔ ان لکل نبی حواریًا وحواری الزبیر بن العوام۔ یعنے ہر نبی کے حواری مددگار ہوتے ہیں اور میرے مددگار زبیر بن عوام ہیں۔ آپ بعد وفات رسول اللہ ؐ کے کئی مشاہد میں رہے۔ آپکی شجاعت آپکی بخشش و عطاء آپکی صلہ رحمی آپ کی امانت و دیانت کا شہرہ تھا حضرت عثمانؓ۔ عبد الرحمٰن بن عوف۔ ابن مسعود و مقداد مطیع بن الاسود۔ رضی اللہ عنہم نے آپکو امین بنایا کہ آپ اُن کی اولاد کو اُنکے بعد مال دین اور اُنکی حفاظت کریں آپنے امانت و دیانت سے اونکی پرورش کی۔ آپسے صحیحین میں (۲) اور صرف بخاری میں (۷) آئی ہیں۔ آپکے راوی آپکے دو بیٹے عبد اللہ اور عروہ۔ اور صحابی نافع بن جبیر ہیں۔ آپ یوم جمل کو جمادی الآخر کے مہینہ میں سنہ ۳۶ھ میں بعمر ۶۹ پنجشنبے کے روز شہید ہوئے۔ آپ حضرت علی کے مخالف ہوکر حضرت علی کے لوگوں سے لڑنے پر آمادہ تھے اُس وقت حضرت علی نے کہا انت لاتدع ابن ابی طالب۔ کیا تو ابن طالب کو نہیں چھوڑتا تو اوسیوقت صحیح طور پر آپ تائب ہوکر واپس چلے اور مخالفت علی سے بالکل منہ موڑ لئے اور آپ رستہ میں نماز کو کھڑے ہوئے۔ ابن جرموز آیا اور آپکو مار ڈالا اور اُس تلوار کو لاکر حضرت علیؓ کو بتلایا اور لکھا گیا ہے کہ ابن جرموز نے بھی خودکشی کرلی مگر صحیح طور پر یہی ثابت ہے کہ زمانہ مصعب بن زبیر والی البصرۃ تک زندہ رہا۔

آپکے گیارہ لڑکے اور ۹ لڑکیاں تھیں۔

آپکے لڑکوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عبد اللہ۔ انکا ذکر حرف عین میں آئیگا۔

(۲) منذر۔

(۳) عروہ۔ انکی وفات مدینہ کے قریب ایک موضع میں ہوئی

(۴) مہاجر۔

(۵) مصعب ۔ آپ ۷۵ھ کو شہید ہوئے۔
(۶) حمزہ ۔ یہ مکہ میں ساتھ اپنے بھائی عبد اللہ کے شہید ہوئے } ماں رباب الکلبیہ ہے
(۷) عبیدہ ۔ یہ اپنے باپ سے زیادہ مشابہ تھے
(۸) جعفر ۔ } ان دونوں کی ماں زینب بنت بشر التغلبیہ ہے
(۹) عمر ۔ یہ زیادہ خوبصورت تھے۔
(۱۰) خالد ۔ یہ یمن پر عامل تھے ۔ } ان دونوں کی ماں بنت خالد بن سعید بن العاص تھیں۔
گیارویں لڑکے کا نام نہیں بتلایا گیا۔ لڑکیونکے نام حسب ذیل ہیں:۔
(۱) خدیجۃ الکبریٰ (۲) ام الحسن (۳) عائشہ ۔ انکی ماں اسماء ہیں۔
(۴) حبیبہ (۵) سودہ (۶) ہندہ ۔ انکی ماں بنت خالد بن سعید بن العاص ہیں
(۷) رملہ ۔ انکی ماں رباب الکلبیہ ہیں۔
(۸) زینب ۔ انکی ماں ۔ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط۔
(۹) خدیجۃ الصغریٰ ماں کلات بنت قیس اسدیہ۔

(۶۵) ابو خارجہ زید بن ثابت ۔ بن ضحاک ۔ انصاری خزرجی ۔ بخاری مدنی یوم بعاث میں آپ ۶ برس کے تھے ۔ یوم بعاث کو آپکے والد شہید ہوئے۔ بدر میں آپکو حضرتؐ نے صغر سن پاکر مجاہدین میں شریک نہ کیا لیکن بعد جنگ احد وغیرہ میں برابر رہے آپکی ایک عمدہ صفت یہ بیان کی جاتی ہے کہ حضرتؐ مدینہ میں ابھی تشریف نہ لائے تھے آپ (۱۶) سورتوں کو حفظ کر کے حضرتؐ کی تشریف آوری کے بعد حضرتؐ کو سنایا ۔ آپ کاتب الوحی تھے اور مراسلات کو لکھنے اور جاری کرنے کا کام آپکے سپرد کیا گیا تھا ۔ پھر آپ بعد رسول اللہؐ کے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے بھی منشی رہے ۔ جب عمر رضی اللہ عنہ حج کو جاتے تو آپکو اپنی جگہ منصرم کرتے ۔ حضرت عثمانؓ نے آپ کو بیت المال کا مہتمم بنایا ۔ آپ راسخ فی العلم تھے ۔ ابن عباسؓ آپکے گھر آکر علم حاصل کرتے ۔ حضرتؐ نے فرمایا ۔ افرضکم زیدؓ آپکو علم فرائض میں کافی دخل تھا ۔ شیخان نے آپسے (۵۵) روایت کیا ہے ۔ اور صرف بخاری نے (۴) اور

مسلم نے (۱) کو روایت کیا اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کیا ہے۔ آپکے راوی آپکے دو بیٹے اور ابن المسیب اور عروہ ہیں۔ آپ مدینہ میں ۵۴ھ کو وفات پائے آپکے جنازہ کی نماز مروان نے پڑھایا جب آپکی وفات ہوئی تو ابو ہریرہ نے کہا "مات الیوم خیر ھذہ الامۃ" آجکے دن اس امت کے بہتر شخص نے انتقال کیا اور ابن عباس نے کہا "دفن الیوم علم کثیرا" آجکے دن بہت سا علم دفن ہوگیا۔

(۶۶) ابو طلحہ زید بن سہیل۔ بن اسود انصاری خزرجی بخاری عقبی بدری۔ آپکے اسلام کی وجہ یہہ بتلائی جاتی ہے کہ آپنے ام سلیم کے پاس پیام بھیجا تو ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ تم ہو تو نیک آدمی لیکن مسلمان نہیں پھر تمہاری ہماری جوڑ اور ملاپ کیسی ہو سکتی ہے۔ اگر تم اسلام لاؤگے تو میں تم کو ہی نکاح کرلونگی اسپر آپنے اسلام لایا اور نکاح کرلیا۔ آپ بدر۔ احد۔ خندق۔ اور کل مشاہد میں حاضر رہے آپ جبتک کہ حضرت زندہ رہے بوجہہ جہاد وغیرہ کے نفل روزے نہ رکھتے اور جب آپکا وفات ہوا تو کوئی روزہ نہ چھوڑتے تھے۔ آپسے صحیحین میں (۲) حدیث اور صرف بخاری میں (۱) اور مسلم میں (۱) حدیث آئی ہے اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی آپکے بیٹے عبداللہ۔ اور حضرت انس صحابی ہیں۔ آپکی وفات مدینہ میں ۳۴ھ میں بعمر ۷۰ ہوئی۔ اور بعض لکھتے ہیں کہ آپکا انتقال ملک شام میں ہوا اور مدائنی کا قول ہے کہ آپکی وفات ۵۱ھ میں ہوئی آپکے جنازہ کی نماز حضرت عثمانؓ نے پڑھائی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۶۷) ابو عبدالرحمن زید بن خالد جہنی۔ آپ مدینہ میں رہتے جنگ حدیبیہ میں حاضر تھے آپسے صحیحین میں (۵) اور صرف مسلم نے (۳) کو روایت کیا۔ آپکے راوی ابو سلمہ عطاء بن یسار ہیں آپکی وفات ۷۸ھ کو مدینہ میں ہوئی بعض لکھتے ہیں کہ مصر میں اور بعض کوفہ میں واللہ اعلم۔

(۶۸) ابو عامر زید بن ارقم بن زید۔ انصاری خزرجی مدنی۔ آپ سترہ غزوات میں حضرتؐ کے ساتھہ رہے اور آپ زیادہ محبوب اور دوست علی کرم اللہ وجہہ کے تھے

اور آپ صفین میں حضرت علی کے ساتھ ہی تھے۔ شیخان نے آپسے (۴) اور صرف بخاری نے (۲) اور مسلم نے (۶) کو روایت کیا ہے۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی طاؤس اور ابو اسحاق ہیں آپ کوفہ میں ۸۶ھ کو انتقال کیئے۔

(۶۹) ابو مجازہ زاہر بن اسود اسلمی آپ اہل بیعۃ الرضوان سے ہیں۔ آپسے امام بخاری نے ایک ہی حدیث کو روایت کیا آپ افراد بخاری سے ہیں آپکے راوی آپکے بیٹے مجزأۃ ہیں آپ زمانہ معاویہ تک زندہ رہے۔ بخاری میں آپسے حدیث لحوم حمار اہلیہ کی ہے۔

(۷۰) زہیر بن عمرو بن ہلال ہلالی۔ آپ بصرہ میں رہتے تھے۔ آپ افراد مسلم سے ہیں مسلم نے صرف ایک حدیث مشترک درمیان اپنے اور درمیان قبیصہ بن المخارق کے روایت کیا آپکے راوی ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ ہیں۔

(۷۱) ابو عبد الرحمن زید بن الخطاب۔ آپ علاتی بھائی ہیں عمر بن الخطاب کے اور آپ حضرت عمرؓ سے زیادہ عمر میں تھے۔ آپ حضرت عمرؓ سے پہلے اسلام لائے اور آپ اول مہاجرین سے ہیں آپ بدر میں حاضر تھے اور بعد کے کل مشاہد میں رہے۔ آپ یوم یمامہ میں شہید ہوئے آپکے قتل پر حضرت عمر کو سخت رنج ہوا۔ اور آپ فرماتے ماهبت ریح الصبا الا وانا احد منها ریح زید۔ یعنے صبح کی ہوا نہیں چلتی مگر اُس میں زید کی بو کو پاتا ہوں۔ فرماتے تھے میرا بھائی مجھ سے دو نیکیوں میں سبقت لیگیا۔ اسلم قبلی واستشهد قبلی" اسلام مجھسے پہلے لایا۔ اور شہید بھی پہلے ہوا۔ دارقطنی نے کہا کہ مسلم نے زید سے ایک اور امام بخاری نے ایک حدیث معلق کو روایت کیا اور ابوداؤد نے بھی آپسے روایت کیا ہے اور باقی کسی نے نہیں۔ آپکے راوی آپکے بھتیجے عبد اللہ بن عمر اور آپکے بیٹے عبد الرحمن بن زید ہیں۔ آپکی شہادت یمامہ میں ۱۲ھ کو خلافت ابوبکر میں ہوئی۔ یہ یمامہ کا واقعہ مرتدین اور مسیلمہ کذاب کی جماعت کے قتل میں ہوا۔ اس واقعہ میں مسلمانوں کے امیر خالد بن ولید تھے۔ اس واقعہ میں جملہ صحابہ قریب (۷۰) کے شہید ہوئے۔

حرف سین

(۲۳) ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص۔ ابی وقاص کا نام مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب تھا۔ آپ قدیم مسلمین سے ہیں۔ آپ نماز فرض ہونے سے پہلے ۱۷ یا ۱۹ برس کے عمر میں اسلام لائے۔ آپکے قبول اسلام کی ایک یہ بھی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ آپنے خواب دیکھا کہ ایک تاریکی میں پڑا ہوں پھر ایک اجالا اور روشنی نظر آئی جس کی طرف ابو بکر۔ علی۔ زید بن حارثہ دوڑے گئے ہیں یہ دیکھکر بیدار ہوتے ہی حضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہو اسلام لائے اور آپکے ساتھ آپکے علاتی بھائی عامر اور عمیر اور آپکی علاتی بہنیں عتبہ اور خالدہ اسلام لائیں۔ (عمیر بدر میں حاضر رہے جس وقت حضرت نے کم سن سمجھکر آپ کو واپس کر دیا تو آپ بہت روئے پھر حضرت عمیر کو لے کر چلے آپ اسیوقت شہید ہو گئے۔ خالدہ کو سمرہ بن جندب نے نکاح کیا) آپ (سعد) اول مہاجرین سے ہیں اور آپ بدر میں اور بعد کے کل مشاہد میں حاضر رہے اور آپ عشرہ مبشرہ اور پہلے سات مسلمین اور (۶) اصحاب شوریٰ سے ایک ہیں۔ اور حضرت رسول اللہ نے آپکے ذمہ ایک کام کیا تھا۔ کہ لڑائیوں میں رات کو حضرت صلعم کی اور تمام بازوں کی نگرانی کریں۔ آپ وہ ہیں جو حضرت نے اپنے ماں باپ آپ پر قربان کیا۔ یوم احد میں حضرت نے فرمایا: یا سعد ارم فداك ابی وامی " اے سعد تیر پھینک تجھپر میرے ماں باپ قربان۔ اور آپ اون لشکروں کے امیر تھے جو فارس کو شکست دیئے۔ اور قادسیہ جلولا کو فتح کیا اور مدائن کسریٰ و عراق پر قبضہ حاصل کیا۔ آپ وہ ہیں جو کوفہ کی بستیوں کو آباد اور شہروں کو رونق دیا آپ کوفہ کے والی صوبہ دار بنائے گئے یہاں کے لوگوں نے آپکی شکایت حضرت عمر خلیفۃ المومنین کے رو برو کی کہ سعد انصاف پسند نہیں تقسیم علی السویہ نہیں کرتے تو حضرت عمر نے وہاں کی رعایا کو آپسے بددل پاکر آپکو خدمت سے علیحدہ کر دیا۔ آپ شجاعت۔ اتباع سنت اور استقامت دین۔ زہد و تقویٰ۔ خشوع و خوف۔ اور تواضع و احسان اور صدق و وفا میں مشہور تھے۔ آپکی

سخاوت اور دریادلی حاتم طائی کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے۔ شیوخ نے آپسے (۱۵) اور صرف بخاری نے (۵) اور مسلم نے (۱۸) روایت کی ہیں آپکے راوی آپکے بیٹے۔ محمد۔ عامر۔ ابراہیم اور عائشہ وغیرہم ہیں۔ آپکی وفات مدینہ سے ۹ میل کے فاصلے پر ۵۵ھ یا ۵۸ھ کو عقیق میں ہوئی۔ آپکی نعش کو وہاں سے مدینہ میں اوٹھا لائے اور آپ مدینہ ہی میں مدفون ہوئے۔ اور آپ کو آپ ہی کی وصیت کے موافق آپ ہی کے جبہ کا کفن دیا گیا۔ آپکی وفات مدینہ میں آخر مہاجرین سے ہے۔ آپکو (۱۷) لڑکے اور (۱۶) لڑکیاں تھیں۔ لڑکے آپکے یہہ ہیں:۔

(۱) اسحاق اکبر۔ انکی ماں آمنہ۔

(۲) عمر۔ انکو مختار نامی شخص نے مار ڈالا۔
(۳) محمد۔ انکو حجاج نے قتل کر ڈالا۔
} ان دونوں کی ماں قیس بن معدیکرب کی بیٹی ہے

(۴) عامر یہہ اپنے باپ سے روایت کئے ہیں
(۵) اسحاق اصغر۔
(۶) اسماعیل۔
} انکی ماں ام عامر کی بیٹی ہیں۔

(۷) ابراہیم۔
(۸) موسےٰ
} ان دونوں کی ماں زبد تھیں۔

(۹) عبداللہ۔ انکی ماں خولہ عمر کی بیٹی تھیں۔

(۱۰) عبداللہ اصغر۔
(۱۱) بجیر نام عبدالرحمٰن
} ان دونوں کی ماں ہلال بن رفع بری کی ماں۔

(۱۲) عمیر اکبر۔ انکی ماں کا نام ام حکیم قمار ندکی بیٹی۔

(۱۳) عمیر اصغر
(۱۴) عمر
(۱۵) عمران
} انکی ماں سلمہ حفص کی بیٹی۔

(۱۶) صالح - انکی ماں عائشہ بنت عامر۔
(۱۷) عثمان - انکی ماں ام حجیر۔
لڑکیوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) حفصہ
(۲) ام القاسم
(۳) کلثوم
} بہن ہیں عمر اور محمد کی - ماں بنت قیس بن معدیکرب

(۴) ام عمران - بہن اسحاق اصغر کی ماں ام عامر
(۵) ام الحکم کبریٰ - بہن اسحاق اکبر کی - ماں آمنہ۔

(۶) ام الحکم صغریٰ
(۷) ام عمر
(۸) ہندہ
(۹) ام الزبیر
(۱۰) ام موسےٰ
} انکی ماں زبید تھیں۔

(۱۱) حمنہ کبریٰ - بہن عبداللہ اصغر اور بجیر کی - اور ماں انکی ہلال بن رفع بن بری کی ماں۔
(۱۲) حمنہ صغریٰ - بہن عمیر اکبر کی - انکی ماں - ام حکیم بنت قماط

(۱۳) ام عمر
(۱۴) ام الوبا
(۱۵) ام اسحاق۔
} انکی ماں سلمیٰ حفص کی بیٹی - یہ بہنیں ہیں عمیر اصغر - عمر - عمران کی

(۱۶) رملہ - بہن عثمان کی ماں ام حجیر۔
(۲۳) ابوالاعور (دوسری کنیت) ابو ثور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی عدوی - یہ نسبت ہے طرف عدی بن کعب بن لوئی کے آپکی ماں کا نام فاطمہ بنت نعجہ الخزاعیہ تھا۔ آپکی بیوی کا نام ام جمیل فاطمہ بنت الخطاب تہا - یہ حضرت

عمر کی بہن تھیں۔ آپ اور آپ کی بیوی پہلے اسلام لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی بہن کو اسلام لانے پر سخت عذاب دیا۔ اس کی تفصیل حضرت عمر کے بیان میں آئیگی انشاء اللہ تعالےٰ۔ آپکی بہن عاتکہ بنت زید بھی اسلام لائی تھیں یہہ عاتکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ کے نکاح میں آئی یہہ عاتکہ حسن وجمال میں شہرت رکھتی تھیں انکے حسن وجمال کی وجہ سے عبداللہ جہاد میں جانے سے باز رہے تو ابوبکر نے طلاق کے لئے حکم دیا اوسیوقت عبداللہ نے طلاق دیا۔ پھر دوبارہ آپکے ساتھ مراجعت کرلی بعض لکھتے ہیں کہ دوبارہ عبداللہ کے نکاح میں نہ آئی بلکہ۔ عبداللہ کو سخت ملال اور رنج رہا۔ اور اسی ملال و رنج میں عبداللہ کا انتقال ہوا۔ حاصل عبداللہ ابوبکر صدیق یعنے اپنے باپ کی خلافت میں مرگئے۔ پھر یہ عاتکہ عمر بن الخطاب رضؓ کے نکاح میں آئی پھر آپ بھی شہید ہوگئے۔ پھر بعد میں زبیر نے نکاح کی آپ بھی شہید ہوئے۔ پھر عمرو بن العاص اور محمد بن ابوبکر نے پیام بھیجا نکاح سے انکار کی۔ آپ اسلام اور ہجرت میں اول تھے۔ آپ سوائے بدر کے کل مشاہد میں رہے۔ آپ وہ ہیں جو حضرتؐ نے سعد طلحہ کے جاسوس کرکے ملک شام کو بھیجا۔ آپکا ایک عجیب قصہ ہے اروی بنت اوس نے آپ پر مروان بن حکم کے اجلاس پہ نالش پیش کی کہ سعید نے جبر مجرمانہ سے میرے گھر کی اشیاء لیلیا۔ آپنے بددعا کی۔ اللھم ان کانت کاذبۃ فاعم بصرھا واقتلھا فی دارھا۔ یعنے خداوندا اگر یہ جھوٹی ہے تو اسکو اندھی کردے اور اس کو اس کے گھر ہی میں مار ڈال۔ اسیطرح وہ اندھی ہوگئی اور اپنے گھر کے باولی میں گر کر مرگئی۔ جب دمشق کو ابوعبیدہ نے فتح کیا تو اوسپر آپ صوبہ دار مقرر ہوئے۔ آپسے بخاری و مسلم نے (۲) کو روایت کیا۔ اور صرف بخاری نے (۱) کو آپکے راوی قیس بن ابی حازم اور ابوعثمان نہدی ہیں۔ آپکا انتقال ایام معاویہ میں ۵۰ھ یا ۵۱ھ کو عقیق میں ہوا جو مدینہ سے چار میل فاصلہ پر ہے۔ پھر آپ کو مدینہ میں اوٹھا لائے اور بقیع میں

دفن کئے گئے آپکے جنازہ کی نماز ابن عمر نے پڑھائی اور آپکو قبر میں ابن عمر اور سعد بن ابی وقاص نے اوتارا۔ آپکو (۱۳) لڑکے اور (۱۸) لڑکیاں تھیں۔

لڑکے حسب ذیل ہیں:-

(۱) عبداللہ اکبر۔ (۲) عبداللہ اصغر (۳) ابراہیم اکبر (۴) ابراہیم اصغر (۵) عمر اکبر (۶) اعور (۸) طلحہ (۹) محمد (۱۰) خالد (۱۱) زید (۱۲) عبدالرحمن اکبر (۱۳) عبدالرحمن اصغر۔

لڑکیاں یہہ ہیں:-

(۱) ام حسن کبرے وصغرے۔ (۳) ام حبیب کبرے وصغرے (۵) ام زید کبرے وصغرے (۷) عائشہ (۸) عاتکہ (۹) حفصہ (۱۰) زینب (۱۱) ام سلمہ (۱۲) ام موسے (۱۳) ام سعید (۱۴) ام نعمان (۱۵) ام خالد (۱۶) ام صالح (۱۷) ام عبدالجواد (۱۸) رملہ۔

(۴۷) ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری انصاری۔ خزرجی آپکے والد احد میں شہید ہوئے۔ آپکی ماں کا نام انیسہ بنت حارثہ نجاریہ تھا آپ یعنی ابو سعید خدری مشہور صحابہ سے ہیں۔ آپ (۱۲) غزوات میں حضرت کے ساتھ رہے یوم احد میں دربار حضرت میں پیش کئے گئے حضرت نے صغیر جان کر واپس کردیا حاصل آپ یوم احد کے سوا کل غزوات میں رہے۔ آپسے صحیحین میں (۴۳) اور صرف بخاری میں (۱۶) آئی ہیں اور جمیع اہل سنن نے آپسے روایت کیا آپکے راوی صحابہ سے جابر۔ زید بن ثابت۔ ابن عباس۔ ابن عمر۔ ابن الزبیر ہیں۔ اور تابعین سے بہت لوگ ہیں۔ آپ مدینہ میں رہتے تھے اور آپکی وفات یوم جمعہ سنہ ۷۴ھ کو ہوئی۔ اوس وقت آپکی عمر ۹۴ برس کی تھی۔

(۷۵) ابو مسلم سلمہ بن عمر بن الاکوع۔ آپ سات غزوات میں حضرت کے ساتھ رہے۔ آپ بیعۃ الرضوان اور غزوہ ذی قرد میں حاضر تھے۔ آپسے شیخان نے (۱۶) اور صرف بخاری نے (۵) کو اور آپسے ایک جماعت اہل سنن نے

روایت کیا - آپکے راوی آپکا بیٹا ایاس اور یزید بن عبید وغیرہ ہیں - آپ مدینہ میں رہتے تھے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آپ ربذہ کیطرف چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کئے پھر تھوڑے دن کیلئے مدینہ میں آئے اور مدینہ ہی میں ۷۴ھ کو بعمر (۸۰) انتقال فرمائے -

(۴۷) ابو عبد اللہ سلمان - فارسی - آپکی اصل نسبت جیا سے ہے جو ایک اصبہان کا قریہ تھا - اور بعض کہتے ہیں کہ رامہرمز سے - آپ عراق میں رہتے تھے اور ابو الدرداءؓ شام میں - ابو الدرداء نے آپکے پاس ایک خط لکھا، من ابی الدرداء الی سلمان سلام علیك اما بعد فان الله رزقنی بعدك مالا وولدا ونزلت الارض المقدسة یعنے سلام علیکم کے بعد معلوم ہو کہ خدا نے آپسے جدا ہونے کے بعد مال اور اولاد دیا اور میں پاک زمین میں سکونت پذیر ہوا ہوں اپنے جواب میں ایک پیاری نصیحت کی ملاحظہ ہو - من سلمان الی ابی الدرداء - سلام علیك اما بعد فاعلم ان الخیر لیس بکثرة المال والولد ولکن الخیر ان یکثر حلمك وان ینفعك الله بعلمك ترجمہ :- سلام علیک کے بعد جان رکھئے کہ بہترائی اور کہترائی کثرت مال و اولاد سے نہیں بلکہ بہترائی حلم سے ہے اور خوبی و بہترائی علم سے فائدہ اوٹھانے میں -

اب اس وقت میں ضرور اتنا کہنے پر مجبور رہوں کہ ہمارے زمانہ کے پیسے والے کثرت مال اور کثرت دولت پر اتراجاتے ہیں اور کم رتبہ کے مسلمانوں کو نیچی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اسلیئے اس زمانہ کی حالت دگرگوں ہوکر مسلمانوں کا ادبار و افلاس روز بروز ترقی پر ہے جبتک کہ اسلام میں غرور و تکبر نہ تھا اور محبت و عداوت خدا ہی کے لئے تھی تب تک مسلمانوں میں اتفاق کی زیادتی اور مسلمانوں کو عزت و جاہ کا سامنا رہا جب مسلمانوں میں غرور پیدا ہوا اور ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو ذلیل و خوار کرنے کی طرف راغب و مائل ہوا تو پھر ادبار و افلاس بڑھتا گیا آج ہم اپنے زمانہ ہی کی حالت کو دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی ذلت اپنی قوم میں ہونے کے علاوہ اور دیگر اقوام میں بھی انکی کوئی توقیر و عزت باقی نہیں رہی

اگر مسلمانوں میں کوئی حمایت بھی ہے تو صرف اپنے وطنی ہونے یا اہل خاندان سے
رہنے کی وجہ مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ المسلم اخو المسلم۔ کا مضمون
بالکل انکے دلوں سے محو ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط خدا رحم کرے مسلمانوں
پر اور خدا ان کو ادبار و افلاس کے گڑھے سے نکالے اتنی ذلت پر بھی بیدار نہیں
ہوتے خدا ان کو سمجھ دے۔ آمین۔ خدا وس زمانہ کیحالت دیکھیں کہ ایک صحابی
دوسرے صحابی کو کیسی پیاری نصیحت کرتا اور کیسی نیک کام کرنے کی ترغیب
دیتا۔ افسوس آج کوئی ایسا مسلمان نظر نہیں آتا بلکہ برے کاموں کی طرف
رغبت دینے والے اور شہوات نفسانی کیطرف بلانے والے نظر آتے ہیں۔ لہذا اب
خدا کی مدد اور حمایت ضروری ہے *

اب اصل مطلب پر آتا ہوں۔ آپ یعنے سلمان کی بہت بڑی عمر ہوئی۔ عباس بن
زید نے کہا کہ آپ (۳۵۰) برس زندہ رہے۔ آپنے عیسیٰ علیہ السلام کے بعض
حواریوں کو دیکھا ہے۔ آپکی وفات خلافت عثمان ۳۵ھ کو مدائن میں
ہوئی۔ آپکی وفات کے وقت ایک بیٹی اصبہان میں رہتی تھی۔ اور (۲) بیٹیں
مصر میں۔

(۲۷) ابو مطرف سلیمان بن صرد۔ خزاعی کوفی۔ خزاعہ ایک قبیلہ تھا۔ یہ
قبیلہ اولاد لحی بن اقصےٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر سے ہے۔ آپکا نام جاہلیت میں
یسار تھا حضرت نے آپکا نام سلیمان رکھا آپ کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔
اور آپ علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کل لڑائیوں میں رہے اور آپ وہ ہیں جو صفین
میں حوشب ذو الظلیم الہانی کو مار ڈالا اور آپ ہی ہیں جو بعد معاویہ کے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
کو کوفہ میں بلایا جب امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی آپ اپنے بلانے پر نہایت
نادم ہو کر کوفہ سے ۶۵ھ کو معہ مسیب بن نجبۃ الفزاری اور چند لوگوں کے
یہ کہتے ہوئے نکلے کہ ہماری توبہ اسی میں ہے اور یہی ہماری توبہ ہے کہ امام
حسین رضی اللہ عنہ کا بدلہ لیں اپنے گروہ کے آپ امیر التوابین کہلاتے۔ عبید اللہ بن زیاد کے

صوبہ دار عبد الملک بن مروان کے پاس چلے اودہر سے عبید اللہ ایک بڑے لشکر کے ساتھ جانب عراق آرہا تھا۔ ان حضرات کو راستہ میں دیکھکر پکڑ لیا اور آپ یعنے سلیمان بن صرد اور مسیب بن نجبیتہ اور اکثر آپکے ساتھیوں کو مار ڈالا اور سلیمان و مسیب کے سروں کو شام میں مروان بن حکم کے پاس بھیجا جس وقت کہ آپ قتل ہوئے اُس وقت آپکی عمر (۹۳) برس کی بیان کی جاتی ہے۔ صحیحین میں آپسے ایک اور صرف بخاری میں (۱) مروی ہے۔ اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی عدی بن ثابت اور ابو اسحاق وغیرہم ہیں۔

(۷۸) ابو عبد الرحمن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ۔ آپکے باپ آپکی صغر سنی ہی میں انتقال کئے آپکی ماں آپکو مدینہ میں لی ہوئی ایک مرد انصار سے نکاح کر لی۔ آپ کئی غزوات میں حضرت صلعم کے ساتھ رہے۔ آپ بصرہ میں رہتے تھے۔ زیاد جب کوفہ کو جاتے تو آپکو اپنی جگہ منصرم رکھتے اور جب بصرہ میں آجاتے تو کوفہ پر آپ کو منصرم کرتے غرضیکہ آپ (۶) ماہ بصرہ پر اور (۶) ماہ کوفہ پر حاکم والی رہتے تھے آپ کو خوارج سے زیادہ عداوت تھی۔ آپسے صحیحین میں (۲) حدیث اور صرف بخاری میں (۱) اور مسلم میں (۴) آئی ہیں۔ آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکے دو بیٹے سعد اور سلیمان۔ اور ابن بریدہ اور حسن اور ابن سیرین ہیں آپ بصرہ میں ۵۹ھ یا ۶۰ھ کو انتقال کئے۔

(۷۹) ابو عبد اللہ سہل بن حنیف بن واہب انصاری اوسی مدنی بدری۔ آپ کل مشاہد میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ اور آپ حضرت علیؓ کے ساتھ رہتے تھے آپ کو حضرت علی نے مدینہ پر خلیفہ بنایا اور بصرہ کی طرف چلے گئے آپ صفین میں حضرت علی کے ساتھ رہے آپسے چار احادیث بخاری و مسلم میں اور صرف (۲) مسلم میں آئی ہیں اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی۔ ابن ابی لیلی ابو وائل ہیں۔ آپکی وفات ۳۸ھ کو کوفہ میں ہوئی آپکے جنازہ کی نماز حضرت علی نے پڑھائی ہے۔

(۸۰) ابو محمد سہل بن حثمہ۔ ابو حثمہ کا نام عبداللہ بن ساعدہ تھا۔ انصاری
اوسی۔ حارثی۔ مدنی۔ آپ ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت کی وفات کے وقت
آپکی عمر (۸) برس کی تھی۔ آپکی وفات زمانہ معاویہ میں ہوئی۔ بخاری و مسلم میں آپسے
(۳) احادیث آئی ہیں۔ آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی
عروہ۔ نافع بن جبیر ہیں۔

(۸۱) ابو العباس سہل بن سعد بن مالک انصاری خزرجی ساعدی مدنی۔ آپکا
نام پہلے حزن تھا حضرتؐ نے آپکا نام سہل رکھا۔ حضرت کی وفات کے وقت آپکی
عمر (۱۵) برس کی تھی۔ آپ حجاج کو دیکھے ہیں حجاج نے آپسے کہا کہ کیوں آپ حضرت
عثمان کی مدد نہ کئے ان کو قتل ہوتے دیکھتے رہے آپنے کہا کہ میں نے تو مدد دی تھی
حجاج ظالم نے آپ کو جھوٹا کہہ کے آپکی گردن پہ مہر لگایا۔ اور نیز انس بن مالک
اور جابر کے گردنوں پہ مہر لگا کر ذلیل و خوار بنانے کا ارادہ کیا۔ عبد الملک بن مروان
نے یہ کیفیت سنکر ایک غضب کا خط لکھا پھر حجاج اپنے اس کیفر و کردار سے
باز آیا۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۲۸) حدیث اور صرف بخاری میں (۳۹) آئی ہیں۔
اور نیز آپسے سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی۔ ابن عباس۔ زہری۔
ابو حازم ہیں۔ آپکی وفات ۸۸ھ یا ۹۱ھ میں ہوئی آپکی عمر ۱۰۰ برس کی تھی۔

(۸۲) ابو یزید سائب بن یزید۔ آپکی نسب میں اختلاف ہے بعض کندی اور
بعض کنانی لیثی۔ اور بعض ازدی۔ اور بعض ہذلی۔ لکھتے ہیں۔ آپ اور ابن الزبیر
اور نعمان بن بشیر ۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ سات برس کی عمر میں حجۃ الوداع
میں اپنے والد کے ساتھ حج کئے۔ آپ اور ابن مسعود بازار مدینہ پہ حضرت عمر کے عامل
تھے آپسے پانچ روایات بخاری میں آئی ہیں۔ اور ایک بخاری و مسلم میں۔ آپسے
اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکا بیٹا عبداللہ۔ اور زہری ہیں۔
آپکی وفات ۹۱ھ میں ہوئی

(۸۳) ابو عمر سعد بن معاذ بن نعمان۔ انصاری اوسی اشہلی مدنی آپسے ایک حدیث

صرف بخاری میں قتل امیہ بن خلف کی آئی ہے۔ آپ سادات انصار سے ہیں جب
مصعب بن عمیر کو حضرت نے انصار کیطرف اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا اوس وقت آپ
مصعب کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمان ہوئے جب آپ اسلام لائے تو اپنے قوم میں
للکار کر کہدیا کہ اے قوم تمہارے مرد اور عورتیں ہمسے جب تک اسلام نہ لائیں بات
نہ کریں۔ یوم خندق کو حبان بن عرقہ نے تیر پھینکا وہ تیر آپ کو لگی اور حبان نے پکار کر
کہا انا ابن العرقہ۔ آپنے جواب دیا عرق اللہ وجھک فی النار۔ آپکے اس زخم سے خون
بہت بہتا تھا۔ آپکو ناطاقتی زیادہ ہوتی تھی آپکا اسی سے انتقال ہوا جب آپکا انتقال
ہوا تو جبرئیل علیہ السلام حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر فرمائے۔ یا نبی اللہ من ھذا الذی
فتحت لہ ابواب السماء و اھتز لہ عرش الرحمن اے خدا کے رسول یہ کون ہیں جن کے
لئے دروازے آسمان کے کھل گئے اور خدا کا عرش کانپ گیا۔ حضرت صلعم آپکو دفن کر کے
بے اختیار روتے ہوئے واپس ہوئے۔ حضرت ابوبکر و عمر بھی بہت روتے تھے آپکی ماں
کا نام کبشہ بنت رافع تھا۔ آپکی موت پر ہر ایک صحابی کو غم ہوا۔ ہر ایک یہہ پڑھتا تھا۔

وما اھتز عرش اللہ من موت ھالك ۵

سمعنا بہ الا لسعد ابی عمر

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جو ہالک کے مرنے پر خدا کا عرش کانپا ہے وہ ابو عمر سعد ہے
(۴۸) سلمان بن عامر ضبی۔ امام مسلم نے کہا کہ ضبی نسبت کا صحابہ میں سوا کوئی
دوسرا نہیں ہوا۔ آپ بصرہ میں رہتے تھے۔ بخاری نے آپسے ایک حدیث مرفوع کو
روایت کیا۔ اور وہ حدیث یہہ ہے۔ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دما و امیطوا عنہ الاذی۔ خلاصہ مطلب
یہ کہ عقیقہ کرو اور تکلیف واذی سے لڑکے کو بچاؤ۔ آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی
روایت کیا ہے۔ آپکے راوی حفصہ۔ آپکے بھائی کی بیٹی رباب اور ام الرائح بنت
صلیع بن عامر ہے۔ آپکی موت کا پتہ صحیح طور پر نہیں چلتا۔
(۸۵) ابو عبد اللہ سوید بن نعمان بن مالک بن عامر انصاری اوسی حارثی۔

آپ بیعۃ الرضوان جنگ احد وغیرہا میں رہے آپسے بخاری نے ایک حدیث کو اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا ہے آپکے بشیر بن یسار وغیرہ ہیں۔

(۸۶) ابو حسیلہ سنیتن۔ سلمی آپکے باپ کا نام۔ فرقد تھا۔ سوائے بخاری کے آپسے کسیکو روایت نہیں پہونچی۔

(۸۷) ابوسفیان سراقہ بن مالک بن جعشم۔ بضم جیم وشین۔ کنانی مدلجی حجازی۔ آپ وہ ہیں جب حضرتؐ اور ابو بکر مکہ سے ہجرت کرکے چلے اور غار میں رہے۔ تو کفار کی طرف سے ابو بکر اور حضرت کا سراغ لگایا اور قریب دونوں کے بڑھنے لگے ابو بکر نے کہا یارسول اللہ یہہ تو آپہنچا آپنے ارشاد فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا۔ اور حضرت نے بددعا کی ساتھہ ہی سراقہ کا گھوڑا پھنس گیا پھر اس حادثہ کے بعد سراقہ آگے بڑھکر اسلام لائے۔ آپ شاعر بھی تھے آپسے صحیح بخاری میں ایک حدیث متصل آئی ہے۔ اور وہ حدیث ہجرت کی ہے آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکا بیٹا محمد اور ابو المسیب اور مجاہد ہیں آپ سنہ۲۴ھ خلافت عثمانؓ کے اوائل میں وفات پائے۔

(۸۸) ابو عبداللہ سالم بن عتبہ۔ آپکی اصل اہل فارس اصطخر سے ہے آپ حضرت صلعم کے ہجرت کرکے آنیکے قبل مہاجرین کے امام اور قرآن مجید کو زیادہ جانتے تھے۔ آپ اُن حضرات سے ہیں جو قرآن شریف کا حفظ حضرتؐ کے زمانہ میں کئے تھے اور جو حضرت نے فرمایا۔ خذوا القرآن من اربعۃ۔ قرآن کو چار سے سیکھو اُن میں سے ایک آپ بھی ہیں۔ آپکا نکاح ابو حذیفہ نے اپنی بہن کی بیٹی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کرایا۔ آپ یوم یمامہ کو شہید ہوئے آپسے صرف بخاری میں (۱) روایت آئی ہے۔ آپ افراد بخاری سے ہیں۔

(۸۹) سلمہ بن نضیع۔ جرمی۔ آپکا ایک بیٹا عمر تھا۔ آپسے آپکے بیٹے عمر نے ایک ہی حدیث کو روایت کیا بخاری و مسلم میں سوائے ایک حدیث کے اور کچھ نہیں۔

(۹۰) ابو الربیع سبرۃ بن معبد۔ آپ بیٹے ہیں عوسجہ جہنی کے آپسے صرف ایک

حدیث متعو کئی طرق سے مروی ہے اور یہہ حدیث صرف مسلم میں آئی ہے آپ افراد مسلم سے ہیں۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی آپکا بیٹا ربیع ہے آپکی وفات خلافت معاویہ میں ہوئی۔

(۹۱) ابو عمرہ سفیان بن عبداللہ بن ابی ربیعہ ثقفی طائفی۔ آپسے صرف ایک حدیث مسلم میں آئی ہے۔ وہو ہذا: یا رسول اللہ قل لی فی الاسلام قولا لا اسئل عنہ احدا غیرک قال قل امنت باللہ ثم استقم۔ یعنے سفیان نے کہا اے اللہ کے رسول کوئی ایسی اسلامی بات مجھے تبلائیے جس میں غیر سے پوچھنے کی حاجت باقی نہ رہے۔ آپنے فرمایا تو کہہ اللہ پر ایمان لایا اور اسپر قائم دائم رہ۔ آپسے ترمذی ابن ماجہ نسائی نے سوائے ابو داؤد کے روایت کیا ہے۔
حضرت عمر نے عثمان بن ابی العاص کو طائف سے برطرف کرکے آپکو وہاں کا عامل بنایا تھا۔

(۹۲) ابو عدی سوید بن مقرن۔ صرف مسلم نے آپسے ایک ہی حدیث کو روایت کیا۔ آپکے راوی آپکا بیٹا معاویہ اور ہلال بن یساز ہے۔ آپ کوفہ میں رہتے تھے اور کوفہ ہی میں انتقال کیئے۔

(۹۳) ابو عبدالرحمن سفینہ۔ آپ حضرت رسول پاک صلعم کے زرخرید میں آپسے ایک ہی حدیث۔ کان رسول اللہ صلعم یغتسل بالصاع ویتطہر بالمد مسلم میں آئی ہے۔ حدیث کا ترجمہ یہی ہے کہ رسول اللہ صلعم نہاتے صاع سے اور مد سے اپنے کو پاک کرتے۔ آپکے راوی آپکا بیٹا عمر اور ابو ریحانہ اور سعید بن جمہان ہے۔ آپ ابنائے فارس سے کہے جاتے ہیں۔ آپ کو ام سلمہ نے بایں شرط خریدا تہا کہ حضرت صلعم کی دس برس تک خدمت کریں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپکو آزاد کردیا۔ آپکا نام پہلے مہران تہا حضرت صلعم نے آپکا نام سفینہ رکھا آپسے ایک عجیب نقل آئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں ایک کشتی میں سوار ہوکر دریا میں چلا کشتی ٹوٹ گئی پہر ایک تختہ کو پکڑ کر اوسپر سوار ہو گیا۔ اور اس تختہ پر

بیٹھا ہوا ایک کنارہ کو آ لگا تو دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص نزدیک آگیا ہے
جس نے کہا اے ابا حارث میں سفینہ ذرفیہ رسول پاک صلعم کا ہوں اوسیوقت
آسنے اپنے سر کو پھیر لیا اور آپکے دامن کو پکڑا ہوا اسیدھے راستہ پر لا چھوڑا
بعض کہتے ہیں کہ آپ زمانہ حجاج تک زندہ رہے اور بعض بیان کرتے ہیں کہ
آپ سنہ ھ میں جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھ انتقال کر گئے۔

حرف شین

(۹۴) ابو یعلے شداد بن اوس بن ثابت انصاری خزرجی بخاری مدنی آپ
حسان بن ثابتؓ کے بھتیجے ہیں آپکی تعریف میں عبادہ بن صامت نے کہا کان شداد
ممن اوتی العلم والحلم۔ شداد کو علم وحلم دونوں دیا گیا ہے آپسے بخاری نے
ایک علیحدہ حدیث کو اور مسلم نے حدی تحدیث کو اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی
روایت کیا ہے۔ آپکے راوی آپکا بیٹا یعلے اور ابو اسماء رحبی اور عبادہ بن سنی
ہیں آپکی وفات ۷۵ برس کی عمر میں ۵۸ھ کو بیت المقدس میں ہوئی آپکی قبر باب
الرحمۃ کے پاس ہے۔

(۹۵) ابو عثمان شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبد العزیٰ بن عثمان بن عبدالدار
بن قصی۔ قرشی مکی۔ آپکے باپ عثمان کافر تھے حضرت علی نے احد میں عثمان کو
مار ڈالا اور شیبہ یوم فتح کو اسلام لائے مگر آپ اسلام میں کچے تھے اور آپ کو
توہمات شکوک زیادہ دامنگیر تھے حضرت رسول پاک صلعم نے آپکے سینہ پہ
ہاتھ رکھکر کہا۔ اخس عنك الشيطان اعيذك بالله تناهمت یہ شیطان
تجھسے دور ہو جائے اور خدا کی پناہ میں تجھکو دیتا ہوں تو ہماسے جو تیرے
ساتھ ہے۔ بس اسیوقت سے آپ اسلام میں پختہ ہو گئے۔ یوم فتح کو آپکے مکان
کی کو نجیئں طلحہ ابن طلحہ کے ہاتھ میں تھیں حضرت علی نے جبراً وقہراً طلحہ سے

چھین لیں اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔ اللہ حکم کرتا ہے کہ جس کی امانت ہے اسیکو دیدو حضرت صلعم نے اوسیوقت شیبہ کو دیدیا۔ بخاری میں آپسے ایک حدیث آئی ہے اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے بھی آپسے روایت کیا ہے۔ آپکی راوی مصعب۔ عکرمہ ہیں۔ آپکی وفات ۵۹ھ میں ہوئی اور بعض کا بیان ہے کہ آپکا انتقال یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ہوا۔

(۹۶) ابو عمر شرید بن سوید۔ ثقفی حجازی۔ بعض کہتے ہیں حضرمی۔ آپکی بیعت بیعۃ الرضوان میں ہوئی۔ آپسے صحیح مسلم میں (۲) حدیثیں آئی ہیں آپ افراد مسلم سے ہیں۔ آپسے ابوداؤد اور نسائی نے بھی روایت کیا آپکے راوی آپکا بیٹا عمر اور ابوسلمہ اور یعقوب بن عاصم ہیں۔

حرف صاد

(۹۷) ابو امامہ صیدی۔ باہلی سلہمی۔ آپ مصر میں رہتے تھے پھر حمص میں جو شام کا موضع ہے آرہے آپسے بخاری نے (۳) حدیث اور مسلم نے (۴) کو اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی کیا ہے آپکی راوی مکحول۔ سلیمان بن عامر ہیں۔ آپکی وفات ۹۱ برس کی عمر میں ۸۱ھ یا ۸۶ھ کو ہوئی بعض آپکی وفات بعمر ۱۰۶ برس کو لکھتے ہیں واللہ اعلم۔ آپ شام کے موضع حمص میں آخر صحابہ سے گذرے۔ پھر شام کے موضع حمص میں آپکے بعد کوئی صحابی باقی نہ رہا۔ انا للہ۔

(۹۸) صعب بن جثامہ۔ آپسے صحیحین میں ۲ حدیثیں آئی ہیں اور آپ سے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا ہے آپکے راوی ابن عباس وغیرہ ہیں آپکی وفات خلافت ابوبکر میں ہوئی۔

(۹۹) ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس۔ قرشی۔ اموی

تھی۔ آپکی ماں کا نام صفیہ بنت حزن ہلالیہ تھا۔ صفیہ پھوپھی ہیں حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی۔ آپکی ولادت حادثۂ فیل سے دس برس پہلے ہوئی آپ فتح کی رات کو اسلام لائے اور آپ مکہ کے شیخ بنائے گئے آپ جنگ حنین میں حاضر تھے حضرت کے عطایا آپ پر اور آپکے دونوں بیٹے یزید و معاویہ پر بہت تھے اسلیئے حضرت کی نسبت آپنے کہا تھا فداک اللہ انک لکریم قسم خدا کی یارسول اللہ آپ بہت کریم و سخی ہیں۔ آپ حضرت رسول پاک کے قرابتی چچا بھی ہوتی ہیں۔ آپکی آنکھ طائف میں ضائع ہوئی اور دوسری آنکھ یرموک میں آپ نجران کے عامل تھے حضرت کی وفات کے بعد بھی آپ وہاں عامل رہے اور جس وقت آپ اندھے ہوئے تو نگرانی آپکے زرخرید کی تھی۔ وہ زرخرید ہر کام کی آپکو خبر دیتا اور ہر روبکار کو آپکے ملاحظہ میں پیش کر کے اجرا کرتا۔ آپسے صحیحین میں ایک ہی حدیث اور وہ حدیث ہرقل روم کی آئی ہے۔ آپکا راوی آپکا بیٹا معاویہ اور ابن عباس ہیں آپکی وفات مدینہ میں (۹۳) یا (۸۸) برس کی عمر میں ۳۱ھ یا ۳۲ھ کو ہوئی۔ آپکے جنازہ کی نماز حضرت عثمان نے پڑھائی۔

(۱۰۰) ابو یحیی صہیب بن سنان بن مالک نمری۔ یہہ نسبت ہے طرف نمر بن قاسط کے۔ آپکے والد اور چچا کسرے کے عامل صوبہ دار تھے۔ روم و کسریٰ کے جنگ وجدل میں آپ روم کے قبیلہ میں ہو کر قوم کلب میں بکے قوم کلب نے آپ کو مکہ میں بھیجا آپ اول مسلمین سے ہیں آپ کو مثل بلال کے مکہ کے کفار سے تکالیف و محن اٹھانا پڑا آپ ہجرت کر کے چلے تو آپکے پیچھے ایک گروہ قریش ہولی آپ انکی سختی سے تنگ آکر ان کفار سے وعدہ کر لیا کہ میں اون لوگوں کو بتلا دونگا جن کی تم کو تلاش ہے اونھوں نے بخوشی تمام مالک کو بتلانے کی درخواست کی آپنے حسب وعدہ مالک کو بتلا دیا جب آپ حضرت صلعم سے ملے تو حضرت نے غضبناک آواز میں کہا ربح البیع ابا یحیی اور آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ آپ بدر اور کل مشاہد میں رہے

حضرت عمر نے آپسے ایک مرتبہ کہا اے شخص تجھہ میں عجیب تین خصلتیں ہیں۔ کنیت تو تمہاری ابو یحییٰ اور تم کو کوئی اولاد نہیں۔ اور نسبت تو عرب کی طرف کرتے ہو اور تمہاری اصل روم سے ہے۔ اور کھانے پینے میں اسراف بہت کرتے ہو۔ جواباً آپنے کہا میری کنیت تو حضرت صلعم نے ابو یحییٰ رکھا۔ اور میری نسبت نمر بن قاسط کی طرف ہے۔ اور موصل میری اصل ہے مگر لڑکپن میں روم کی تبنیت میں ہو گیا تو کیا میں روم کا ہو گیا۔ اور کھانے کے اسراف کے متعلق گو حضرت نے منع کیا لیکن میں مسرف نہیں بلکہ حضرت صلعم کے دوسرے قول خیارکم من اطعم الطعام کا پابند ہوں۔ آپ زیادہ سُرخ و سفید معتدل قد کے تھے آپسے صرف مسلم میں (۳) حدیثیں آئی ہیں۔ آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی بنو حمزہ۔ زیاد صیفی سعد سعید بن مسیب ہیں۔ آپکی وفات بعمر ۷۳ سنہ ۳۸ھ یا سنہ ۳۹ھ کو مدینہ میں ہوئی۔

(۱۰۱) ابو وہب صفوان بن امیہ۔ بن خلف بن وہب بن خدافہ بن جمح قرشی جمحی مکی۔ آپکی ماں صفیہ بنت معمر جمحیہ ہے آپکے باپ کافر بدر میں مارے گئے۔ جس وقت مکہ فتح ہوا تو آپ چلاتے ہوئے بھاگے۔ آپکے چچازاد بھائی نے حضرت صلعم سے امن طلب کیا۔ حضرت نے آپ کو امن دیا اور عمامہ وغیرہ عنایت فرمایا پھر آپ حضرت صلعم کے اخلاق حمیدہ کو دیکھکر اسلام لائے پھر آپ اسلام میں کامل ہو کر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے حضرت صلعم نے فرمایا اے ابو وہب بعد فتح مکہ کے ہجرت میں کچھہ ثواب وغیرہ نہیں تم واپس مکہ کو چلے جاؤ اور وہیں سکونت پذیر ہو آپ واپس ہو گئے اور مکہ ہی میں انتقال کئے آپسے صحیح مسلم میں ایک حدیث مروی ہے اور آپ سے اصحاب سنن اربعہ نے روایت کیا آپکے راوی آپکے بیٹے اور سعید بن المسیب ہیں آپکی وفات مکہ میں اوائل امارت معاویہ کر سنہ ۴۲ھ میں ہوئی۔

حرف ضاد سے کوئی روایت صحیحین میں نہیں ملی۔

حرف طاء

(۱۰۲) ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان قرشی تیمی۔ آپکی ماں صفیہ بنت عبد اللہ مسلمان تھیں۔ آپ خوبصورت تیز رو اور مسلمانوں کی طرف سے بڑے تیر انداز مانے جاتے تھے۔ اور آپکے علاتی بھائی عثمان بن عبید اللہ نے بھی اسلام لایا۔ آپ اول مسلمین اور نیز پہلے مہاجرین سے ہیں اور آپ سوائے بدر کے کل مشاہدمیں حضرت کے ساتھ رہے۔ حضرت نے آپکو اور سعید بن زید کو جاسوس بناکر شام پر بھیجا۔ آپ یوم اُحد میں سب سے زیادہ لڑے اور مارے یہانتک کہ آپکی شہرت بھی اس طرح ہوگئی کہ جب ابوبکرؓ کے روبرو اُحد کا ذکر آتا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ذالک یوم کلہ لطلحۃ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلحہ کا نام طلحۃ الجود طلحۃ الخیر۔ طلحۃ الفیاض تھا۔ آپ عشرہ مبشرہ اور اصحاب شوریٰ اور اُن پانچ سے ہیں جو حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ آپ صحابہ کے خطیب رہتے۔ بخاری و مسلم میں آپسے (۲) حدیثیں آئی ہیں۔ اور صرف بخاری میں (۴) اور صرف مسلم میں (۳) آپکے راوی آپکے بیٹے موسیٰ یحییٰ عیسیٰ عمران۔ اسحاق اور ابو عثمان نہدی ہیں۔ آپ یوم جمل کو ۳۶ھ میں شہید ہوئے۔ آپکے پیر میں جب تیر لگا اُس وقت آپنے کہا۔ بسم اللہ وکان امر اللہ قدراً مقدوراً۔ جس وقت آپکے پیر سے پار ہوا اور آپ بیتاب ہوکر گرے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپکے نزدیک بیٹھے ہوئے آپ کی داڑھی اور چہرے سے گرد و غبار کو جھاڑتے۔ اور بار بار کہتے تھے یا لیتنی مت قبل ھذا الیوم۔ اے کاش اگر میں اس دن سے پہلے مرجاتا۔ آپکی قبر بصرہ میں مشہور ہے جس وقت آپ شہید ہوئے آپکی عمر (۶۰) برس کی تھی۔ آپکی اولاد سے دس بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔

ذکور سے

(۱) محمد سجاد۔ عابد۔ زاہد قتیل یوم جمل ولادت جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں

(۲) عمران ،، ان دونوں کی ماں حمنہ بنت جحش ہے۔

(۳) عیسیٰ
(۴) یحییٰ } ان دونوں کی ماں سُعدیٰ ہے۔

(۵) اسماعیل
(۶) اسحاق
(۷) یعقوب } ان سب کی ماں ام بان بنت عتبہ بن ربیع ہے۔

(۸) موسیٰ۔ انکی ماں خولہ بنت قعقاع بن معبد تھی۔

(۹) زکریا۔ انکی ماں ام کلثوم بنت ابی بکر تھی۔

(۱۰) صالح۔ انکی ماں۔ فرعہ تغلبیہ تھی۔

لڑکیاں یہ ہیں :-

(۱) عائشہ۔ یہ نکاح میں مصعب بن زبیر کی آئی تھی۔ ماں انکی ام کلثوم بنت ابی بکر ہیں۔

(۲) ام اسحاق۔ یہ نکاح میں حسن بن علی کے ائی۔

(۳) صعبہ۔ ماں انکی ام ولد۔

(۴) مریم۔ ماں انکی ام ولد۔

(۱۰۳) طارق بن اشیم بن مسعود۔ اشجعی۔ کوفی۔ آپسے ایک ہی حدیث مسلم میں آئی ہے آپسے ایک جماعت نے سوائے ابوداؤد کے روایت کیا ہے آپکے راوی آپکا بیٹا ابو مالک ہے ؛

حرف الظاء

(۱۰۴) ظہیر بن رافع۔ انصاری۔ اوسی عقبی۔ آپسے شیخین نے ایک حدیث کو روایت کیا ہے اور وہ حدیث مزارعت ہے۔ اور ایسی روایت آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوائے آپکے اور کسی نے نہ کیا۔

حرف الف

(۱۰۵) ابو بکر صدیق عتیق عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشی تیمی آپ کی ماں کا نام ام الخیر سلمی تھا۔ یہہ بھی صحابیہ تھیں۔ کسی صحابی کو یہہ بات نصیب نہیں جو آپکو تھی کہ آپکے والد مسلمان اور کل بیٹے مسلمان اور آپکے کل پوترے مسلمان اور صحابہ تھے۔ آپکا نام عبد اللہ اور کنیت ابو بکر تھی آپکا لقب عتیق اور صدیق تھا۔ آپ کو مسلمانوں میں اول لقب عنایت ہوا اور کنیت ولقب نام پر غالب آگئے۔ اور کنیت ولقب ہی کا شہرہ ہو گیا تھا۔ اور نیز آپکے والد کی شہرت کنیت ہی سے ہے آپکے والد کی کنیت ابو قحافہ تھی۔ صحابہ میں۔ عبد اللہ نام کے (۲۲۰) ہوئے لیکن کوئی ان میں عبد اللہ بن عثمان نہیں۔ آپ سرخ وسفید دبلے تھے۔ آپ اپنی داڑھی مبارک کو مہندی کا خضاب کرتے۔ آپ قبل اسلام کے ذی ثروت وذی جاہ رہے اور جب حضرت صلعم نے اسلام کی دعوت دی اوسیوقت آپ اسلام لائے ہرگز ہرگز انکار نہ کیا آپکی تصدیق بکمال تھی۔ آپ ہمیشہ سے حضرت صلعم کی حالت کو دیکھتے رہے کہ کہیں حضرت صلعم کو پتھر پکار رہا ہے اور کہیں پہاڑ دراز میں سے یا محمد کی صدا آتی ہے۔ آپنے ان حالات کو زیر نظر رکھکر دعوت اسلام کے ساتھ ہی امنا صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین پر پورا عمل کیا اسلیے آپکا لقب صدیق ہوا۔ آپ بالغ آزاد مردوں میں سے پہلے ہیں جو حضرت پر ایمان لائے۔ آپکے والد حضرت صلعم کے اور اپنے بیٹے ابو بکر کے زمانہ میں زندہ رہے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے انتقال پر آپکے والد کو سدس حصہ ملا۔ آپکے والد خلافت عمر رضی اللہ عنہ ۹۹ برس کی عمر میں انتقال کیئے۔ کوئی خلیفہ ایسا نہیں کہ جس کے باپ وارث ہوئے ہوں سوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے۔ اسلام کے وقت اور آپکے والد کا کوئی لڑکا سوائے آپکے اور کوئی لڑکی سوائے ام فروہ کے باقی نہ رہی

ام فروۃ ابو بکر اشعث بن قیس کندی کے نکاح میں آئی تھیں انسے محمد بن اشعث پیدا ہوئے۔

آپ حضرت صلعم کے ساتھ ہجرت میں رہے غار ثور میں ساتھ ہی تھے۔ ثانی اثنین اذھما فی الغار۔ آپ ہی کی شان والا تبار میں وارد ہے۔ آپ وہ ہیں جو حضرت صلعم کے ساتھ پہلے جنت میں سیر کرینگے داخل ہونگے۔ آپ وہ ہیں جو حضرت صلعم کے ساتھ حوض کوثر پر رہیں گے۔ غرض جیسے دنیا میں رفیق اعلے تھے اسیطرح آخرت میں بھی سنگت و صحبت رہیگی۔ آپ مسلمانوں کے خلیفہ اول ہیں۔ آپ کی خلافت کے بارے میں اکثر دلائل بینہ موجود ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ ایک عورت سائلہ نے حضرت صلعم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر میں آپکو نہ پاؤں تو پھر کس سے کسی مسئلہ کو دریافت کروں آپنے ارشاد فرمایا اگر تو مجھکو نہ دیکھے تو ابو بکر سے مل کر پوچھ لے۔

آپ ہی کا حق تھا جو اپنے زمانہ کے مرتدین اسلام کو قتل عام کا حکم دیکر گمرہی اور ضلالت کے اندھیرے گڑھے سے نکالا۔ اور سنبھال لیا۔ گو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا کہ لا الہ الا اللہ پڑھنے کے بعد قتل کرنا نہیں چاہئے مگر آپ کی فراست و دانائی کو عمر رضہ نے نہ سمجھا پھر وہی مصلحت کا حکم ایک ایسے عمدہ نتیجہ کا حامل ہوگا یا پہونچایا کہ سب کے سب ارتداد سے بچگئے مسلمان مرے۔ غرض آپ جلیل القدر صحابی ہیں جو لوگ بوجہ نادانی آپسے بغض و کینہ رکھتے ہیں وہ محض نادانی کے دریا میں غرق ہیں خدا سمجھ دے۔

آپ وہ ہیں جو جاہلیت میں شراب کو نہ پیا اور اسلام میں تو مطلق حرام سمجھا آپکو حضرت رسول پاک کے خسر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۶) حدیثیں اور صرف بخاری میں (۱۱) اور صرف مسلم میں (۱) آئی ہے آپکے راوی ابن عباس۔ قیس بن ابی حازم ہیں۔ آپ مغرب اور عشاء کے درمیان جمادی الآخر کے مہینہ میں جمعہ کے دن ۱۳ھ کو انتقال کئے۔ آپ کو آپکی بیوی

اسماء بنت عمیس نے نہلایا اور آپکی وصیت بھی تھی کہ اسماء ہی نہلائے اور آپکے لاش مبارک پر پانی ڈالنے والے آپکے بیٹے عبدالرحمن تھے آپکے جنازہ کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑہائی۔ بعض لکھتے ہیں کہ آپ مرض سل سے مرے اور بعض کا بیان ہے کہ آپ ٹھنڈے پانی سے نہائے اور پندرہ دن کے بخار میں انتقال کیئے اور بعض کی تحریر ہے کہ کچھ زہر کھانے میں آگیا تھا۔ واللہ اعلم۔ آپکے سن میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ آپنے ۶۳ برس کی عمر میں جنت کو اپنا ٹھکانا بنایا۔

آپکی خلافت کی مدت ۲ برس ۳ ماہ۔ ۱۰ رات بتلائی جاتی ہے۔ آپ کو تین بیٹے اور ۳ بیٹیاں تھیں۔ آپکے بیٹوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عبداللہ۔ ماں انکی قتیلہ عاریہ۔ یہہ عبداللہ فتح مکہ حنین۔ طایف میں تھے۔ اور طائف میں ان کو ایک گہرا زخم لگا۔ اوسی زخم سے اپنے باپ کی خلافت میں انتقال کیئے۔

(۲) عبدالرحمن۔ (۳) محمد کنیت ان کی ابوالقاسم تھی۔ ان دونوں کی ماں اسماء بنت عمیس تھی۔ بعد وفات ابوبکر کے حضرت علی نے اسماء کو نکاح کیا۔ محمد حضرت علی کی گود میں ڈالدیئے گئے

بیٹیاں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عائشہ۔ (۲) اسماء۔

(۳) ام کلثوم۔ جس وقت یہہ ماں کے پیٹ میں تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔ جب پیدا ہوئے تو بی بی عائشہ کے گود میں ڈالدی گئی۔ حضرت عمر نے اپنا پیام بھیجا ام کلثوم نارضامند ہوئیں تو عائشہ نے ایک حیلہ سے ٹالدیا ام کلثوم کا نکاح طلحہ بن عبیداللہ سے ہوا۔

(۴۰) ابو حفص عمر بن الخطاب رض بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح قرشی عدوی۔ مدنی۔ آپکی ماں کا نام حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ تھا اور بعض نے کہا کہ

انکی ماں۔ ہشام بن مغیرہ کی بیٹی اور ابوجہل کی بہن تہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابوحفص اور نام فاروق رکھا۔ فاروق اس وجہ سے کہ آپ کو حق وباطل میں کمال درجہ کی تمیز تھی۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ کا نام آسمان میں فاروق اور انجیل میں کافی۔ اور توریت میں المنطق بالحق اور جنت میں سراج ہے جمیع صحابہ میں آٹھ شخص عمر کے نام کے ہوئے ہیں لیکن کوئی عمر بن الخطاب نہیں ہوا۔ انکا حلیہ رنگ گندم گون۔ اور قد لانبا بیچ آنکھ۔ بتلایا جاتا ہے۔ حضرت رسول پاک صلعم ہمیشہ خدائے تعالی سے دعا کرتے

اللھم اعز الاسلام باحب الرجلین الیك عمر بن الخطاب او ابی جہل بن ہشام

یعنے اے خدا جو تیرے پاس عمر اور ابوجہل میں سے بہتر ہو اوس سے اسلام کو عزت دے۔ کیونکہ یہ دونوں شجیع اور بہادر تھے۔ آخر کار تقدیری امر پورا ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے آپکے اسلام کا ایک عجیب قصہ ہو۔ آپکی ہمشیرہ فاطمہ اور آپکے بہنوئی سعید بن زید پہلے اسلام لاکر اپنے اسلام کو حضرت عمر سے مخفی و پوشیدہ رکھتے تھے اور جب حضرت عمر کو خبر ہوئی تو آپنے اپنی بہن اور بہنوئی کو مارنا پیٹنا شروع کیا یہاں تک کہ فاطمہ کا چہرہ خون آلودہ ہو گیا۔ پہر عمر نے ایک دہری کتاب و یعنے قرآن کی طرف اشارہ کرکے کہا اے فاطمہ وہ کیا کتاب ہے ادہر تو دے۔ فاطمہ نے کہا انك نجس و لا یمسه الا المطہرون تو نجس ہے اور اسکو پاک لوگ چہوتے ہیں پس اوسیوقت انہوں نے (یعنی عمر رض نے) غسل کیا اور وضو کر کے اوس قرآن کو لیا جسمیں سے سورۂ طٰہٰ پڑہنا شروع کیا جب اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی تک پہونچ گئے تو اسلام کی خوبی دل میں سما گئی توحید کی فطری محبت غلبہ کی اوسیوقت حضرت رسول پاک فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت مع چند صحابہ کے کفار مکہ کے خوف سے صفا کے پہاڑوں میں خدائے وحدہ لاشریک لہ کا ذکر کرتے تشریف ارزاں تھے۔ حضرت صلعم نے عمر کو اپنے جانب

دیکھکر کہا کہ اے عمر کیا تو ہمارا پیچھا نہیں چھوڑیگا۔ اوس وقت حضرت عمر
بکمال ادب آگے بڑھتے ہوئے بلند آواز سے پڑھا اشہد ان لا الہ الا اللہ
وانک رسول اللہ۔ پھر آپنے اسلام لاتے ہی کہا۔ یا رسول اللہ کیا ہمارا دین سچا
نہیں پھر جب سچا ہے تو ہم کیوں ڈریں اور کیوں ہیچ دین کو چھپائیں کعبہ
چلئے اور اوٹھئے نماز تو پڑھ لیں۔ جس وقت آپ کلمہ پڑھ رہے اوس وقت تمام صحابہ
نے مارے خوشی کے اس زور سے تکبیر کہا کہ تمام مکہ گونج گیا۔ کفار کے دلوں
میں ہل چل مچ گئی۔ آپ کل مشاہدیں رہے۔ آپ عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ حدیث
میں آیا ہے کہ اے عمر شیطان تجھ سے بھاگتا ہے۔ اور آپکی ایک خاص صفت
تھی۔ مسلمانوں پر آپکی نگاہ اعزاز و اکرام اور توقیر و عزت اور رحم و مغفرت سے
پڑتی تھی۔ (ہمارے زمانہ کے خلاف۔ افسوس۔ انا للہ) اور کفار پر نہایت سختی کے
ساتھ۔ آپ کو آنحضرت فداہ ابی و امی کے خسر ہونے کا فخر حاصل ہے۔ آپ
امیر المومنین کے لقب سے پکارے جاتے۔ لقب امیر المومنین آپ ہی کے زمانہ
سے نکلا آپ مسلمانوں کے خلیفہ دوم ہیں۔ آپنے ایک کتاب تاریخ ہجرت کی
تصنیف کیا۔ آپکے سیاسی اور تمدنی اور انتظامی حالات بھی بہت ہی ٹھیک
اور مناسب تھے۔ آپ ہی کے ایجاد شدہ اکثر انتظامات آج ہمارے زمانہ میں
نظر آتے ہیں۔ آپنے ہر ایک چیز پر محصول اور ٹیکس لگایا۔ آپنے بہت سے شہر
بسایا۔ بستیئیں آباد کیں۔ ہر شہر میں رستہ اور گلی کوچہ عمدہ بنا دیئے۔ اور دفتر
قائم کئے اور ہر ملک میں قاضیوں اور عاملوں کو مقرر کر دیا۔ آپکے فتوحات بھی بہت
ہوئے آپکی خلافت میں دمشق۔ قادسیہ۔ حمص۔ جلولاء۔ رقہ۔ رہا۔ حران
خابور۔ عسقلان۔ طرابلس۔ بیت المقدس۔ بیسان۔ یرموک۔ جابیہ۔ اہواز۔
تہیر۔ ہمس۔ اور ملوک فارس و روم۔ مسلمانوں کے قبضہ میں آئے تھے
(الحمد للہ) تمام جگہ آپکا ایسا کچھ رعب چھایا ہوا تھا کہ مجرد آپکے نام سننے پر
پھر کوئی کانپتا تھرتھراتا مرتا تھا۔ لڑکے چھوٹے چھوٹے بچے اگر گلی و کوچہ میں

کھیلتے رہتے تو آپ کو دیکھتے ہی بھاگ جاتے۔ آپ متکبر اور جبار نہ تھے باوجود خلیفہ ہونے کے آپکے جسم پر کپڑا برابر نہ ہوتا۔ آپ موٹے کپڑے پہنتے اور زمین پر آرام فرماتے۔ آپ سے بخاری ومسلم میں (۲۶) اور صرف مسلم میں (۲۱) اور صرف بخاری میں (۳۴) حدیثیں آئی ہیں۔ اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکے بیٹے عبداللہ۔ عاصم۔ حفصہ اور صحابی ابن عباس وغیرہم ہیں۔ آپکی وفات عجیب قسم سے ہوئی۔ آپ شہید ہوکر انتقال کئے۔ ماہ ذی حجہ کے اختتام کو چار دن باقی تھے آپ صبح کی نماز کو نکل کر مسجد مدینہ میں تشریف لے گئے۔ اور صبح کی نماز غلس (اندھیرے میں یعنے ۴ یا ساڑھے چار بجے رات کے) پڑھا رہے تھے اور اس زمانہ میں مسجد میں چراغ لگانے کا دستور نہ تھا مسجد میں اندھیرا تھا ایک شخص ابو لولو نامی نصرانی۔ مغیرہ بن شعبہ کا غلام مسجد کے ایک کونے میں اپنے کو مخفی رکھا ہوا تھا حضرت عمر کو خاص مصلائے امامت پر خنجر سے مارا بعض کہتے ہیں کہ تین دفعہ تین جگہ مارا اور آپکی ہلاکت کا باعث وہ مار ہوا جو ناف کے نیچے پڑا اور بعض لکھتے ہیں کہ آپ اپنی نماز کا ارادہ کر رہے تھے اوسنے مار دیا۔ اور جو کوئی اسکو گرفتار کرنے کے لئے دوڑا اور اس کے سامنے ہوا اُن کو بھی مارتا گیا۔ حتی کہ ۱۲ صحابی زخمی ہوئے اُن میں ۹۔ یا ۷ صحابی انتقال کئے۔ اور جب اوس ملعون مردود قاتل نے دیکھا کہ میرے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے ضرور ہی گرفتار ہو جاؤنگا تو جلدی سے خودکشی کرلی۔ جب نماز ہوچکی صحابہ نے حضرت عمر کو گھر اوٹھا لایا حضرت عمر نے گھر آکر لوگوں سے پوچھا اور دریافت کیا کہ میرا قاتل کون ہے صحابہ نے عرض کیا کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام نصرانی ابو لولوء تھا آپنے اوسیوقت کہا الحمد للہ الذی لم یجعل میتتی علی ید رجل یدعی الاسلام۔ یعنے خدا کا شکر ہے کہ میری موت کا باعث مدعی اسلام نہ ہوا۔ جب حضرت عمر نے دیکھا کہ دودھ یا پانی پچتا نہیں تو زیست کی امیدوں کو منقطع کرکے آپنے اپنے

بیٹے عبداللہ کو بی بی عائشہ رضہ کے پاس بھیجا کہ عمر اپنے دونوں دوستوں کے بازو اور پہلو میں دفن ہوا چاہتا ہے۔ بی بی عائشہ رضہ نے کہا کہ یہہ جگہ میں نے اپنے لیئے تجویز کی تھی لیکن میں عمر کو اپنے سے افضل سمجھتی ہوں اور دفن ہونے کی اجازت دیتی ہوں جب حضرت عمر کو یہہ خوشخبری پہونچائی گئی تو آپ بہت خوش ہوئے اور خدا کا شکر بجالائے۔

آپکی وفات کے وقت آپکا سر مبارک آپکے بیٹے عبداللہ کی گود میں تھا۔ آپکی وفات آخر ۲۳ھ کو ہوئی۔

آپکے ۹ لڑکے اور ۳ لڑکیاں تھیں۔ لڑکے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عبداللہ اکبر۔ انکا ذکر آئیگا۔

(۲) عبدالرحمن اکبر۔ انکی ماں زینب بنت مطعون تھیں۔

(۳) زید اکبر۔ ماں آپکی ام کلثوم بنت علی بن طالب ہے۔ اور نانی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

(۴) عاصم۔ ماں ان کی ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم تھیں۔

(۵) عزید اصغر
(۶) عبید اللہ } ان دونوں کی ماں ملیکہ بنت جرول خزاعیہ تھیں۔

(۷) عبدالرحمن اوسط۔ ماں ان کی لہیہ

(۸) عبدالرحمن اصغر۔ ماں انکی ام ولد۔

(۹) عیاض۔ ماں انکی عاتکہ بنت زید بن عمر بن نفیل۔

لڑکیاں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) حفصہ۔ ام المومنین زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہہ سگی بہن ہیں عبداللہ کی۔

(۲) رقیہ۔ سگی بہن ہیں زید اکبر کی۔

(۳) فاطمہ۔ ماں انکی ام حکیم بنت حارث بن ہشام بن مغیرہ۔

(۴) زینب۔ ماں انکی قلیبہ ام ولد رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۱۰۷) ابو عمر عثمان بن عفان۔ بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف قرشی اموی مکی مدنی۔ آپکی ماں اروی بنت کریز عبشمیہ آپ کی ماں مسلمان تھیں۔ آپکا لقب ذوالنورین اس وجہ سے تھا کہ آپنے دو نور کی ٹکڑے یعنے ان حضرت صلعم کی دو لڑکیوں کو نکاح کیا۔ صحابہ میں سے (۱۳) عثمان نام کے ہوئے لیکن کسیکے باپ کا نام سوائے آپکے عفان نہ تھا۔ آپ کو حضرت ابو بکر نے اپنے ہمراہ حضرت صلعم کی خدمت میں لایا۔ حضرت صلعم نے فرمایا یا عثمان اجب اللہ الی جنتہ فانی رسول اللہ الیک والی خلقہ۔ بس یہ سنتے ہی آپ اسلام لائے اور آپکے ساتھ آپکی علاتی بہن آمنہ بنت عفان۔ اور آپکی اخیافی بھائی ولید۔ اور خالد اسلام لائے۔ آپ حبشہ کو مع اپنی زوجہ رقیہ بنت رسول اللہ کے ہجرت کر گئے اور آپ حبشہ کے اول مہاجرین سے ہیں پھر مدینہ کو ہجرت کر آئے۔ آپ عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ اور آپ اول ہیں جو قرآن کو ایک رکعت میں ختم کیا۔ جب حضرت صلعم کی صاحبزادی رقیہ کا انتقال ہوا تو ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ صلعم نکاح میں آئیں۔ آپ زیادہ حیا و شرم والے تھے اور کاتب الوحی تھے۔ آپ مسلمانوں کے خلیفہ ثالث ہیں آپسے بخاری و مسلم میں (۳) حدیث اور صرف بخاری میں (۸) اور صرف مسلم میں (۵) آئی ہیں۔ آپکے راوی صحابہ تابعین تھے۔ آپ شہید ہوئے آپکی شہادت کی عجیب کیفیت ہے۔ مصر کے صوبہ دار والی عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح تھے۔ انکی شکایت خلیفۃ المومنین حضرت عثمان کے پاس آئی تو آپنے ان کی برطرفی کا حکم دیکر محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کا جائزہ لینے بھیجا۔ محمد رض کے ساتھ مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت کثیر تھی اور تمام کے تمام مصر کے ارادہ سے رستہ میں ہو چلے جب سب مدینہ سے تین دن کے رستہ پر نکل گئے تو حضرت عثمان کا غلام ایک خط حضرت عثمان کی

مہر کا لیا ہوا مصر جا رہا تھا جس کا مضمون یہہ تھا۔ لے عبداللہ والی مصر تم ہرگز اپنے عہدہ کو نہ چھوڑنا بلکہ ان سب آنیوالوں کو مار ڈالنا۔ دراصل یہہ کیفر کردار خاص فعل مروان سے تہا مروان حضرت عثمانؓ کے پاس رہتا حضرت عثمانؓ کی مہر چرا کر اوسپر لگا دیا اور اپنے ہاتھہ سے لکھکر بھجوا دیا وہ محمد بن ابی بکر کی جماعت نے اس غلام کو پکڑکر خط کا مضمون پڑہا اور غضبناک حالت میں عثمانؓ کی طرف سب کے سب واپس آئے اور حضرت عثمانؓ کو قسم دلاتے ہوئے پوچھے کہ یہہ کس نے لکھا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے قسم کھایا اور اپنے لکھنے سے انکار کیا اس بناپر بعد غور و تامل یقین کامل کے ساتھہ سب کا خیال ہوا کہ اس خط کا کاتب مروان ہے پھر سبنے حضرت عثمانؓ سے درخواست کیا کہ ہمیں مروان کو دیدو ہمارے حوالہ کردو حضرت عثمان رضؓ نے حوالہ کرنے سے انکار کیا بس اسی بات پر سب کو غصہ آیا۔ اور مصر کوفہ۔ بصرہ سے ایک جماعت کی جماعت جمع ہوگئی اور آپکے مکان کے اطراف محاصرہ کرلئے اور سب کے سب مروان کو طلب کرتے مگر حضرت عثمانؓ منکر تھے۔ تمام محاصرین کی تعداد ۶۰۰ تک بیان کیجاتی ہے کوئی شخص دیوار سے کودا اور حضرت عثمانؓ تک پہونچکر آپکو مار ڈالا۔ انا للہ۔ اکثر کتب سے یہ بات ظاہر ہے کہ کسی شخص غیر ملت نے اس موقع کو غنیمت جانکر آپکو قتل کیا۔ تمام صحابہ آپکے قتل پر نادم ہوئے حتی کہ سعید بن المسیب نے قتل عثمانؓ پر فرمایا۔ قتل عثمان مظلوما۔ ومن قتله كان ظالما ومن خذله كان معذورا۔ عثمان مظلوم مارے گئے جس نے مارا وہ ظالم ہے اور جسنے انکی مدد نکی اور رسوا ہوتے دیکھا وہ عوام کی سخت مخالفت سے مجبور و معذور تھے۔

آپ ذی الحجہ کی ۱۳ تاریخ کو شہید ہوئے۔ حصر کی تمام مدت میں حسب الحکم امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضؓ نماز پڑہانے امامت کرتے تھے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت علی رضؓ۔ آپ بقیع میں دفن کئے گئے۔

آپکے ۹ بیٹے اور ۷ لڑکیاں تھیں۔

لڑکے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عبداللہ اصغر۔ ماں آپکی رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھیں۔ یہہ لڑکا چھ برس کا ہوا تھا مرغ نے آنکھ میں چونچ ماری اس سے انتقال ہوگیا۔

(۲) عبداللہ اکبر۔ ماں فاختہ بنت غزوان۔

(۳) عمر اکبر
(۴) عمر اصغر } ماں انکی بنت جندب بن الارد تھیں۔
(۵) ابان۔

(۶) سعید
(۷) ولید } ماں ان دونوں کی فاطمہ بنت ولید تھی۔

(۸) عبدالملک۔ ماں انکی ام البنین بنت عیینہ بن حصن

(۹) کا نام نہیں بتلایا گیا۔

لڑکیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مریم بہن عمر کی۔

(۲) ام سعید بہن سعید کی۔

(۳) عائشہ
(۴) ام ابان } ماں ان سب کی رملہ بنت شیبہ بن ربیعہ تھی۔
(۵) ام عمر

(۶) مریم۔ ماں انکی نائلہ بنت فرافصہ۔

(۷) ام البنین۔ ماں انکی ام ولد۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما سے بھی بعض نادان دعیان اسلام کو حسد و بغض ہے صحابہ کرام سے عداوت مجرد خلافت کی وجہ سے رکھنا کتنی صریحی نادانی اور کتنی کھلی بے سمجھی ہے۔

(۱۰۸) ابو الحسین علی ابن ابیطالب۔ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشی ہاشمی مکی مدنی کوفی۔ آپ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔ آپکی ماں کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہو۔ آپکی ماں مسلمان تھیں اور مدینہ کو ہجرت کرکے مدینہ ہی میں انتقال کی تھیں جنازہ کی نماز حضرت صلعم نے پڑھائی۔ آپ کی کنیت حضرت صلعم نے ابو تراب اور ابو الریحانتین رکھا اور صحابہ میں جس کا نام علی ہوا ہے وہ کل آٹھ ہیں لیکن کسی کے باپ کا نام ابو طالب نہیں۔ آپ ۸ یا ۱۰ یا ۱۴ یا ۱۵ برس کی عمر میں علی مختلف الروایۃ اسلام لائے۔ آپ کل مشاہد میں سوائے تبوک کے حضرت صلعم کے ساتھ رہے آپ بڑے شجیع مانے گئے۔ خیبر کا جھنڈا آپ ہی کو دیا گیا۔ خیبر کی فتح آپ ہی کے ہاتھ سے ہوئی۔ بعض کتابوں سے ظاہر ہے کہ خدا کی وحی کے موافق آپکا نکاح بیوی فاطمہ صاحبزادی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوا۔ آپسے صحیحین میں (۲۰) اور صرف بخاری میں (۹) اور صرف مسلم میں (۱۵) آئی ہیں۔ آپسے ایک جماعت کثیر نے روایت کیا۔ آپکے راوی آپکے صاحبزادے حسن حسین محمد۔ عمر۔ فاطمہ۔ اور آپکے بھتیجے عبد اللہ بن جعفر ہیں۔ ۳۵ھ میں آپ سے بیعت کی گئی۔ اول جو آپسے بیعت کئے وہ طلحہ بن عبید اللہ اور مہاجرین و انصار کی ایک جماعت ہے۔ مگر قلیل لوگ اور خاصکر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیعت سے انکار کئے اور ایک جماعت معاویہ رض کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس اختلاف سے جماعت علی میں ایک فتنہ اور جنگ و فساد پیدا ہوا۔ بی بی عائشہ ام المومنین زوجہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت معاویہ کی طرف تھیں۔ اس جھگڑے میں گو حضرت علی حق پر تھے لیکن ہم کسی کو برا نہیں کہتے کیونکہ دونوں گروہ اسلام کے تھے خدا منصف ہی جو چاہے وہ فیصلہ کرے گا یا چاہے معاف کردے۔

آپکے زمانہ میں خوارج کا ظہور ہوا آپ کوفہ میں سکونت پذیر ہوئے چند

خوارجیوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا تھا کہ ہم میں کا ایک ایک علی اور معاویہ اور عمرو بن عاص کو مار ڈالے۔ اس عہد و مشورہ میں حضرت علی رضہ کا قاتل عبدالرحمن بن ملجم حمیری ثم المرادی ٹھیرا۔ آپ جمعہ کے دن رمضان کی (١٧) تاریخ کو صبح کی نماز کے لئے غلس میں کوفہ کی مسجد میں جا رہے تھے۔ اس ابن ملجم خارجی نے آپکو اس اندھیرے میں مارا۔ غرض انا للہ۔ آپ نے ٤٠ھ میں انتقال فرمائے۔ آپکی قبر کا پتہ ٹھیک طور پر نہیں چلتا۔ بعض کا بیان ہے کہ کوفہ کے قصر الامارہ میں اور بعض کہتے ہیں کہ نجف الحیرہ میں۔ اور حجذی نے کہا صحیح قول یہ ہے کہ آپ اوس مسجد کے نیچے مدفون ہیں۔ جہاں کہ آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔

آپکے صاحبزادے حسن حسین نے آپکو غسل دیا اور آپکے جنازہ کی نماز امام حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

آپکے ١٥ لڑکے اور ١٨ لڑکیاں تھیں۔

لڑکے حسب ذیل ہیں :-

(١) حسن رضہ
(٢) حسین رضہ — انکی ماں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔
(٣) محسن رضہ

(٤) محمد اکبر۔ ماں انکی خولہ بنت قیس خثعمیہ حنفیہ تھیں

(٥) عبد اللہ۔ انکو مختار بن ابی عبید نے مار ڈالا۔

(٦) ابو بکر۔ یہ مع امام حسین رضہ اپنے بھائی کے شہید ہوئے۔ ان دونوں کی ماں لیلی بنت مسعود نہشلی تھیں۔ پھر یہ لیلے حضرت علی کے انتقال کے بعد نکاح میں حضرت علی کے بھتیجے عبد اللہ بن جعفر کے آئیں۔

(٧) عباس اکبر۔
(٨) عثمان۔
(٩) جعفر۔ (١٠) عبد اللہ
— یہ سب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔ انکی ماں ام البنین بنت حرام وحیدیہ ثم الکلابیہ تھیں ۔

(۱۱) محمد اصغر۔ یہ بھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے ہاں ان کی ام ولد تھیں۔

(۱۲) یحییٰ
(۱۳) عون
} ان دونوں کی ماں اسماء بنت عمیس تھیں۔

(۱۴) عمر اکبر۔ ماں انکی ام حبیبہ تھیں۔

(۱۵) محمد اوسط۔ ماں انکی امامہ بنت ابی العاص تھیں۔

لڑکیاں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ام کلثوم کبریٰ
(۲) زینب کبریٰ
} ماں انکی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(۳) رقیہ۔ ماں انکی ام حبیبہ تھیں۔ بہن عمر اکبر کی۔

(۴) ام الحسن
(۵) رملہ کبریٰ
} ماں ان دونوں کی ام سعد بنت عروہ بن مسعود ثقفی۔

(۶) ام ہانی۔
(۷) میمونہ
(۸) رملہ صغریٰ۔
(۹) زینب صغریٰ
(۱۰) ام کلثوم صغریٰ
(۱۱) فاطمہ۔
(۱۲) امامہ۔
(۱۳) خدیجہ
(۱۴) ام الخیر
(۱۵) ام سلمہ
(۱۶) ام جعفر۔ (۱۷) جمانہ

} ماں کا پتہ نہیں چلتا بعض ام سعد کی طرف اور بعض ام حنیفہ کی طرف اور بعض امامہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۱۸) کا پتہ نہیں چلتا۔

(۱۰۹) ابو محمد عبد الرحمٰن بن عوف - بن عبد عوف - بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب - قرشی - زہری - مکی - مدنی - آپکی ماں کا نام شفا بنت عبد عوف زہریہ تہا - یہہ مسلمان تھیں اور مہاجرہ تھیں - آپکا نام جاہلیۃ میں عبد عمر تہا بعض کہتے ہیں عبد الکعبہ - اور بعض کا بیان ہے عبد الحارث تھا - حضرت صلعم نے آپکا نام عبد الرحمٰن رکھا - آپ بدری ہیں اور کل مشاہد میں رہے - آپ عشرہ مبشرہ سے ہیں - آپ حضرت صلعم کے زمانہ میں مفتی تھے - صحیحین میں آپ سے ایک حدیث آئی ہے - اور صرف بخاری میں (۳) آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی آپکے بیٹے ابراہیم - حمید - مصعب - ابو سلمہ ہیں - ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان جب بیمار ہوئے تو آپکو خلافت کی طرف توجہ دلائی گئی یہ بات سنتے ہوئے آپ رنجیدہ ہوئے اور آپ پر یہہ بات شاق گذری - اور یہہ سمجھ گئے کہ میں اس عہدہ کا لائق نہیں اور خدا سے دعا کی کہ خداوندا قبل عثمان کے مجھے اُٹھالے - خدا کی قدرت آپ اس دعا کے بعد چھ ماہ میں انتقال کئے اور حضرت عثمان آپکی نماز جنازہ پڑہائی - آپکی وفات ۳۱ یا ۳۲ھ میں ہوئی آپکی عمر کل ۷۵ برس کی ہوئی - آپ بقیع میں دفن ہوئے - آپکے (۲۰) لڑکے اور (۸) لڑکیاں تھیں - لڑکے حسب ذیل ہیں :-

(۱) محمد -
(۲) سالم اکبر - یہ قبل سلام کے انتقال کر گئے } ان دونوں کی ماں ام کلثوم بنت عتبہ بن ربیعہ ہیں -

(۳) ابو سلمہ نام عبد اللہ اصغر یہہ فقہائے مدینہ سے ہیں ماں انکی تماضر بنت اصبغ کلبیہ ہیں -

(۴) ابراہیم -
(۵) اسمٰعیل -
(۶) حمید -
(۷) زید -
} ان کی ماں میں اختلاف ہے علی الاصح انکی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ہے -

(۸) معن }
(۹) عمر } ان دونوں کی ماں سہلہ بنت عاصم بن عدی ہیں۔

(۱۰) عروہ اکبر۔ انکی ماں محربہ بنت ہانی ہیں۔

(۱۱) سالم اصغر۔ انکی ماں سہلہ بنت سہل بن عمر ہیں۔

(۱۲) ابو بکر۔ انکی ماں ام حکیم بنت فارظ ہیں۔

(۱۳) عبداللہ۔ انکی ماں بنت ابی الخشخاش ہیں۔

(۱۴) عبدالرحمن۔ انکی ماں اسماء بنت سلامہ ہیں۔

(۱۵) مصعب۔ انکی ماں ام ولد ہیں۔

(۱۶) سہیل ابو الابیض۔ ماں انکی مجد بنت جریر تھی۔

(۱۷) عثمان۔ ماں انکی عراک بنت کسرا تھی۔

(۱۸) یحییٰ۔ (۱۹) بلال۔ (۲۰) عروہ کے ان کی ماں میں اختلاف ہے۔

آپ کی لڑکیاں حسب ذیل ہیں :۔

(۱) ام القاسم۔ ماں انکی ام کلثوم بنت عتبہ بن ربیعہ ہے۔ یہ بہن ہیں محمد سالم اکبر کی

(۲) حمیدہ }
(۳) امۃ الرحمن کبریٰ۔ } ماں ام کلثوم بنت عتبہ بن ابی معیط۔ بہن ابراہیم اسمٰعیل۔ حمید۔ زید کی۔

(۴) امۃ الرحمن صغریٰ۔ بہن معن کی۔ ماں سہلہ بنت عاصم بن عدی ہیں۔

(۵) ام یحییٰ۔ ماں زینب بنت۔

(۶) بریہ۔ ماں انکی بادیہ بنت غیلان ہے۔

(۷) آمنہ }
(۸) مریم } یہ دونوں بہن ہیں مصعب کی۔ ماں کا نام ام ولد ہے۔

(۱۱۵) ابو عبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح۔ بن ہلال۔ بن اہیب۔ بن ضبہ بن الحارث بن فہر القرشی فہری۔ ماں انکی ام غنم امیمہ بنت جابر ہے۔ ہجرت مسلمہ انتقال کی۔ آپکا حلیہ طویل القد۔ نحیف البدن۔ چھوٹی داڑھی۔ آپ

حنا کا خضاب کرتے۔ آپ مہاجر حبشہ ہیں۔ آپ جنگ بدر میں (۴۱) سال کے تھے۔ اسی دن لٹکے والد کافر ارے گئے۔ آپکے مناقب میں حضرت نے فرمایا لکل امۃ امین و امیننا ایتہا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح ہر امت میں ایک امین ہوا ہے اور ہماری امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔ جب اہل نجران امین کے طالب ہو کر آئے تو حضرت صلعم نے آپکو ان کے ساتھ کیا۔ بی بی عائشہ رضہ سے پوچھا گیا کہ صحابہ میں کون لوگ حضرت کے پاس زیادہ محبوب تھے آپنے فرمایا۔ ابو بکر پھر کہا گیا اور کون آپنے کہا عمر۔ پھر پوچھا گیا اور کون۔ فرمایا ابو عبیدہ بن الجراح۔ آپ عمواس قریہ ارض میں جو رملہ اور بیت المقدس کے درمیان ہے طاعون سے ۱۸ھ کو بعمر ۵۸ انتقال کئے۔ آپکے جنازہ کی نماز معاذ بن جبل نے پڑھائی۔ آپ کو قبر میں رکھنے کے لئے معاذ عمر بن العاص ضحاک بن قیس وترے آپکی قبر رملہ۔ اور بیت المقدس کے درمیان ہے۔ عمواس کے طاعون میں جو اموات ہوئے اوس کی تعداد ۲۵۰۰۰ (۲۵) پچیس ہزار بیان کی گئی ہے اس وقت ایک جماعت صحابہ کی شہادت کا رتبہ بموجب حدیث الطاعون شہادۃ لکل مسلم (بخاری) آپکے دو لڑکے تھے یزید۔ عمیر۔ دونوں کی ماں ہندہ بنت جابر تھیں۔

(۱۱۱) ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود بن غافل۔ کوفی۔ ماں انکی ام ابن عبد بنت ود ہذلیہ تھیں۔ آپ مہاجر حبشہ سے ہیں۔ آپکی ماں بھی مہاجرہ تھیں۔ آپ کل مشاہد پائے ہیں۔ آپ عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ آپسے صحیحین میں (۶۴) حدیثیں اور صرف بخاری میں (۲۱) اور صرف مسلم میں (۳۵) آئی ہیں۔ آپسے اکثر محدثین نے روایت کیا۔ آپکے راوی علقمہ اور اسود ہیں۔ آپکی وفات کوفہ میں اور بعض لکھتے ہیں مدینہ میں ۳۲ھ یا ۳۳ھ کو ہوئی۔ آپ بقیع میں دفن ہوئے آپکے جنازہ کی نماز حضرت عثمان اور بعض لکھتے ہیں کہ زبیر اور بعض کا بیان ہے کہ عمار نے پڑھائی تھی۔

(۱۱۲) ابو موسی عبد اللہ بن قیس بن اسلم۔ اشعری۔ آپکی ماں ظبیہ بنت وہب الاعکیہ

تھیں یہ اسلام لائیں۔ اور مدینہ میں وفات پائیں۔ آپ مہاجر حبشہ سے ہیں۔ تینوں
تین جگہ ہجرت کی۔ مکہ۔ پھر حبشہ۔ پھر مدینہ میں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے آپ کو زبید۔ عدن۔ ساحل یمن پر عامل کیا۔ اسی طرح معاذ بن جبل کو جند
اور اُن کے پہاڑوں پر عامل بنایا۔ اور خالد بن سعید کو صنعاء پر۔ حضرت عمر نے
آپکو کوفہ اور بصرہ پر عامل بنایا۔ آپنے حسب الحکم ذالاجاہ خلیفہ المومنین حضرت عمر کے
اہواز اور اصبہان پر لشکر آرائی کر کے فتح کرلیا۔ آپسے بخاری ومسلم میں (۴۹)
حدیث اور صرف بخاری میں (۴) اور صرف مسلم میں (۵) آئی ہیں آپسے ایک
جم غفیر نے روایت کیا منجملہ اونکے آپکے بیٹے ابو بکر۔ ابو بردہ۔ اور ابراہیم بھی
ہیں۔ آپکی وفات مکہ میں بعض کہتے ہیں کہ کوفہ میں سنہ ۴۲ھ یا سنہ ۴۴ھ کو بعمر ۶۳
سال ہوئی۔

(۱۱۳) ابو سعید عبداللہ بن مغفل۔ مزنی مدنی ثم البصری۔ آپ بیعۃ الرضوان
میں حاضر تھے حضرت عمر نے جو دس صحابہ بصرہ کے ساکنین کو سمجھانے اور وعظ
و نصیحت کرنے کے لئے بھیجے تھے اُن میں سے ایک آپ ہیں۔ بخاری ومسلم میں
آپسے (۴) اور صرف بخاری میں (۵) اور صرف مسلم میں (۶) آئی ہیں۔ آپ سے
اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی حسن۔ سعید بن جبیر۔ ابن بریدہ
ہیں۔ آپ کی وفات سنہ ۶۰ھ میں ہوئی آپکے جنازہ کی نماز ابو برزہ اسلمی نے پڑھائی
آپکی وصیت بھی ابو برزہ ہی کے حق میں تھی۔

(۱۱۴) ابو محمد عبداللہ بن زید بن عاصم۔ انصاری مازنی۔ آپکی ماں کا نام نسیبہ
تھا آپ اُحد میں اور نیز کل مشاہد میں رہے۔ لیکن بدر کی حضوری میں اختلاف ہے
آپ مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کے قتل میں شریک تھے۔ آپسے صحیحین میں (۸) احادیث
متفق طور پر آئی ہیں۔ آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکی شہادت
یوم حرہ کو مدینہ میں سنہ ۶۳ھ یا سنہ ۶۴ھ کو ہوئی۔

(۱۱۵) ابو یوسف عبداللہ بن سلام۔ بن الحارث اسرائیلی۔ آپ منسوب ہیں

طرف انصار اور خزرج کے۔ آپکا نام جاہلیت میں حصنا تھا۔ حضرت صلعم نے آپکا نام عبداللہ رکھا۔ آپ سادات یہود اور اُن کے احبار سے تھے آپنے یہود کو جھٹلایا اور اسلام لائے۔ یہود آپ کو بہت نیک اور اپنا شیخ مانتے آپنے تمام لوگوں کے روبرو اپنے نیک اور سچے ہونے کی کیفیت یہودیوں کی زبان سے سنا کر اسلام کو یہودیوں کے روبرو ظاہر کیا ساتھہ ہی ان کمبخت یہودیوں نے پھر آپکی اوتنی ہی مذمت کی جتنی کہ تعریف کرچکے تھے آپکا یہ قصہ مشہور ہے۔ آپ فتح بیت المقدس اور جابیہ میں حاضر تھے۔ شیخان نے (۱) حدیث کو اور صرف حضرت امام بخاری نے ایک کو روایت کیا۔ آپکے راوی آپکا لڑکا یوسف اور نیز ابوسلمہ اور ابوہریرہ ہیں۔ آپ کی وفات مدینہ میں ۴۳ھ ہجری کو ہوئی رضی اللہ عنہ۔

(۱۱۴) ابوعبدالرحمن عبداللہ بن عمر بن خطاب قرشی۔ آپ حضرت عمر امیرالمومنین کے صاحبزادے ہیں آپ مکہ میں اپنے والد ہی کے ساتھہ اسلام لائے اور والد بزرگوار ہی کے ساتھ ہجرت کر گئے۔ اس وقت آپکی عمر (۱۰) برس کی تھی۔ آپ خندق میں حاضر تھے اور مابعد کے کل مشاہد میں رہے آپ سے صحیحین میں (۱۶۸) حدیثیں اور صرف بخاری میں (۱) اور مسلم میں (۳) حدیث آئی ہیں۔ آپکے راوی ایک جماعت کثیر ہے آپکی وفات مکہ میں زمانہ عبدالملک بن مروان ۷۳ھ میں ہوئی۔ وفات کیوقت آپکی عمر (۸۴) برس کی تھی۔

(۱۱۵) ابومحمد عبداللہ بن عمر بن العاص بن وائل قرشی سہمی۔ آپکی ماں کا نام ریطہ بنت منبہ بن الحجاج تہا آپ اپنے باپ سے پہلے اسلام لائے ابوہریرہ فرماتے کہتے ہیں ماکان احدٌ اکثر حدیثا عن رسول اللہ صلعم منی الا عبداللہ بن عمرو فانہ کان یکتب وکنت لا اکتب۔ یعنے مجھ سے بڑھکر کوئی زیادہ حدیثوں کا یاد رکھنے والا اور روایت کرنے والا نہیں سوائے عبداللہ بن عمر بن العاص کے۔ یہہ تو حدیثوں کو لکھتے اور میں لکھتا نہیں تھا۔ ابوہریرہ کے نہ لکھنے کی وجہ آپکے حافظ کی زیادتی ہے۔ کیونکہ حضرت صلعم نے آپکے حافظہ کے لئے دعا کی تھی۔ یہاں سے معلوم ہوا بات

یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ کتابت حدیث بھی حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھی۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۱۷) احادیث اور صرف بخاری میں (۸) اور مسلم میں (۲۰) آئی ہیں۔ آپسے اصحاب سنن اربعہ نے روایت کیا۔ اور آپ سے جو روایتیں کم آئی ہیں اس کی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ آپ مصر میں رہتے اور یہاں آکر پوچھنے والے کم تھے اور کم وارد ہوتے بخلاف ابوہریرہ کے آپ مدینہ میں رہتے تھے اور مدینہ میں مسلمانوں کا ایک مجمع کثیر تھا۔ آپ کی وفات مصر میں بعض لکھتے ہیں کہ طائف میں اور بعض لکھتے ہیں کہ مکہ میں اور بعض کا بیان ہے فلسطین میں ۶۳ھ یا ۶۵ھ کو بعمر ۷۲ سال ہوئی۔

(۱۱۸) ابو العباس عبداللہ بن عباس بن عبد المطلب قرشی ہاشمی مکی۔ آپکی ماں کا نام لبابۃ بنت الحارث ہلالیہ بہن ہیں ام المومنین حضرت میمونہ کی۔ حضرت صلعم نے آپکا نام ترجمان القرآن رکھا۔ اور آپ کے لئے دعا کی تھی۔ اللھم فقهه فی الدین وعلمه التاویل آپنے اپنے اوقات کو ہر ایک کام کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور آپکی طبیعت میں پابندی اوقات کا اچھا مضمون تھا چنانچہ آپنے ایک دن تفسیر کا رکھا اور ایک دن فقہ کا اور ایک دن شعر شاعری کا۔ آپسے صحیحین میں (۷۵) اور صرف بخاری میں (۱۱۰) اور مسلم میں (۴۹) آئی ہیں آپکے راوی سعید بن جبیر۔ مجاہد۔ ابو حمزہ ضبعی ہیں۔ آپسے اصحاب مسانید اور کل اہل سنن نے روایت کیا۔ آپ کی وفات طائف میں ۶۸ھ کو بعمر ۹۱ ہوئی آپکے جنازہ کی نماز محمد بن حنفیہ نے پڑھائی میمون بن مہران نے کہا کہ میں ابن عباس کے جنازہ پر ہجوم غفیر کے کھڑا ہوا اتفاقاً ایک سپید پرند لاش مبارک کے کفن میں گھس گیا۔ تلاش کیگئی پتہ نہ چلا وہ پرند نہ ملا جب آپ دفن ہوئے اور اوپر سے مٹی پڑگئی تو قبر سے ایک آواز آئی اور وہ یہ تھی یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي۔ یعنے اے چین پکڑے ہوئے نفس خدا کی طرف چل آ تو اس سے راضی اور وہ تجھسے راضی میرے بندوں میں شریک ہو اور میری جنت کو چلے چل حضرت

صلعم کی وفات کے وقت آپکی عمر (١٥) برس کی بیان کیجاتی ہے بعض کا بیان ہے کہ آپ (١٣) برس کے تھے۔

(١١٩) ابو جعفر عبد اللہ بن جعفر۔ قرشی ہاشمی۔ آپ حبشہ میں جماعت مسلمین سے اول پیدا ہوئے آپکی ماں کا نام اسماء بنت عمیس خثعمیہ تھا آپ فتوح شام میں برابر رہے آپ سے صحیحین میں (٢) حدیثیں آئی ہیں۔ اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی سعد بن ابراہیم بن عقیل ہیں۔ آپکی وفات سنہ ٨٠ھ کو مدینہ میں بعمر (٨٠) سال ہوئی۔

(١٢٠) ابو جعفر عبد اللہ بن زبیر بن عوام۔ قرشی۔ اسدی۔ امیر المومنین۔ آپ ٧ یا ٨ برس کی عمر میں حضرت کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ عبد اللہ بن سرح کے ساتھ فتح افریقیہ میں تھے۔ آپ فتنہ جمل میں بھی رہے آپ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے بعد خلیفہ بنائے گئے۔ آپکی مطیع رعایا اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان کے لوگ ہوئے۔ آپنے مکہ معظمہ کو قواعد ابراہیم پہ بنایا پھر حجاج ظالم غرہ ذی الحجہ سنہ ٧٢ھ کو محاصرہ کرکے ہر طرف سے منجنیق رکھکر مارا کرتا تھا۔ آپ اسی منجنیق کے صدمہ سے جمادی الاول کے ٢٥ یا ٢٩ تاریخ سنہ ٧٣ھ کو بعمر ٧٣ سال شہید ہوئے۔ مدت حصر جو حجاج نے کی تھی ٦ ماہ اور ١٧ رات بیان کیجاتی ہے آپسے صحیحین میں (١) اور صرف بخاری میں (٥) اور صرف مسلم میں (٢) حدیث آئی ہیں اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے بھائی عروہ اور بیٹے اور ایک جم غفیر نے آپسے روایت کیا ہے۔

(١٢١) ابو محمد عبد اللہ بن ابی اوفی نام آپکا علقمہ بن خالد اسلمی تھا آنحضرت صلعم کے ساتھ (٦) غزوات میں رہے صحیحین میں آپسے (١٠) اور صرف بخاری میں (١٥) اور مسلم میں (١) حدیث آئی ہے۔ آپکے راوی عمر بن مرہ۔ اسمٰعیل بن ابی خالد ہیں۔ آپ کوفہ میں رہتے اور سنہ ٨٦ھ کو انتقال فرمائے اور آپ آخر صحابہ کے ہیں جو کوفہ میں انتقال کئے۔

(١٢٢) ابو محمد عبداللہ بن زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد خزاعی قرشی اسدی۔ آپ بھائی ہیں ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کے آپسے صحیحین میں (١) حدیث آئی ہے آپسے اصحاب سنن اربعہ نے روایت کیا آپ حضرت عثمان رض کیساتھ شہید ہوئے۔

(١٢٣) ابو محمد عبداللہ بن مالک بن قشب آپ نام سے ابن بحینہ کے مشہور تھے اور بحینہ آپکی ماں بیان کیجاتی ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کی دادی تھیں۔ اور یہ بحینہ بیٹی حارث بن عبدالمطلب کی تھیں۔ آپ صائم الدہر تھے۔ آپ مدینہ ہو قریب ایک موضع میں رہتے تھے آپسے شیخان نے (٤) احادیث کو اور آپ سے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا ہے۔ آپکے راوی حفص بن عاصم اعرج اور محمد بن یحیےٰ بن حبان ہیں۔ آپکی وفات آخر خلافت معاویہ میں ہوئی۔

(١٢٤) ابو صفوان عبداللہ بن بسر انصاری۔ سکونی۔ مازنی۔ آپ۔ آپ کے باپ آپکی ماں۔ آپکے بھائی آپکی بہن حضرت رسول پاک صلعم کے ساتھ رہے۔ بخاری نے ایک حدیث کو اور مسلم نے ایک جدی حدیث کو روایت کیا۔ آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا ہے۔ آپکے راوی جریر بن عثمان۔ حسان بن نوح تھے۔ آپکی وفات ۸۸ھ ہجری کو بعمر ۹۴ حمص میں ہوئی۔

(١٢٥) عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی۔ آپ فتح مصر میں تھے اور پھر مصر ہی میں سکونت پذیر ہوئے اور آپ آخر صحابہ کے ہیں جو مصر میں انتقال کئے آپسے صحیحین میں (٢) حدیثیں آئی ہیں اور آپسے سوائے نسائی کے تینوں نے روایت کیا آپکے راوی یزید بن ابی عبید اور عبداللہ بن سیرو ہیں۔ آپکی وفات ۸۶ھ کو ہوئی۔

(١٢٦) عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس بن امیہ قرشی عبشمی آپکے ہاتھ سجستان اور کابل فتح ہوا آپسے صحیحین میں (١) حدیث اسکے صرف مسلم میں (٢) حدیث آئی ہیں آپکے راوی حسن اور ابن سیرین ہیں آپ بصرہ میں رہتے اور

وہیں سنہ ۵۰ ہجری کو انتقال کئے۔

(۱۲۷) عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق تیمی رضی اللہ عنہ۔ آپ بوقت حدیبیہ میں اسلام لائے آپکا نام عبدالکعبہ اور عبدالعزیٰ تھا پھر آپکا نام حضرت صلعم نے عبدالرحمن رکھا آپ فتوح شام میں رہے۔ آپ بدر اور احد میں کفار کی طرف سے تھے خدا کا فضل ہوا جو آپ اسلام لائے۔ یوم جمل کو آپ اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھے۔ آپنے یزید بن معاویہ کے بیعت سے انکار کیا یزید نے ۸۰ ہزار درہم بھیجا تا کہ اسکو لیکر بیعت کریں۔ آپنے اوس رقم کو نہایت غصہ و غضب کے ساتھ واپس کردیا لیکن بیعت نہ کی۔ آپسے صحیحین میں (۳) احادیث آئی ہیں۔ اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکے بھتیجے قاسم بن محمد اور ابو عثمان نہدی ہیں۔ آپ یکایک ایک پہاڑ پر جسکا نام حُبشی (بضم حاء) تھا انتقال کئے یہہ پہاڑ مکہ سے قریب ۱۰ میل کے فاصلہ پر بیان کیا جاتا ہے۔ بی بی عائشہ نے حکم دیا کہ آپکو وہاں سے مکہ لائیں اور مکہ میں دفن کریں اسی طرح تعمیل کیگئی آپ کی وفات سنہ ۵۳ ہجری میں ہوئی۔

(۱۲۸) ابوالولید عبادہ بن صامت بن قیس بن اصرم۔ انصاری خزرجی آپ بدر میں تھے۔ آپ جامعین قرآن سے ہیں آپکو حضرت رسول کریم صلعم نے دفتر صدقات کا عامل مہتمم بنایا۔ اور جب شام فتح ہوا تو حضرت عمر نے آپ اور معاذ اور ابوالدرداء کو وہاں کے ساکنین کو قرآن سکھانے کے لئے بھیجا۔ اور ان تینوں میں صوبجات شام اس طرح منقسم ہوئے عبادہ بن صامت حمص میں۔ اور معاذ فلسطین میں اور ابوالدرداء دمشق میں۔ پھر آپ یعنے عبادہ فلسطین چلے آئے۔ آپسے صحیحین میں (۶) احادیث اور صرف بخاری میں (۱) اور مسلم میں (۱) آئی ہیں اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی ابو ادریس اور جبیر بن نفیر ہیں۔ آپکی وفات رملہ میں سنہ ۳۴ ہجری کو ہوئی اور بعض بیان کرتے ہیں کہ بیت المقدس میں۔

(۱۲۹) ابو حفص عمر بن ابی سلمہ۔ ابو سلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الاسد قرشی مخزومی تھا۔ آپ حبشہ میں ۲ھ کو پیدا ہوئے پھر آپکی والدہ بعد انتقال ابو سلمہ کے آں حضرت صلعم کے نکاح میں آئیں تو آپ حضرت صلعم کی گود میں ڈالدیئے گئے۔ آپ حضرت علی کے ساتھ یوم جمل میں تھے آپسے صحیحین میں (۲) حدیثیں آئی ہیں آپسے اصحاب سنن اربعہ نے روایت کیا۔ آپکے راوی۔ عطاء اور ثابت ہیں۔ آپکی وفات ۸۳ھ ہجری کو عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں ہوئی جب حضرت کا انتقال ہوا آپکی عمر ۹ برس کی تھی۔

(۱۳۰) ابو الفضل عباس بن عبد المطلب بن ہاشم۔ آپ حضرت رسول پاک کے چچا ہیں آپکی ماں کا نام نتلہ تھا یہ نتلہ بیٹی تھیں حباب نمریہ کی یہ نتلہ اول مادر ہیں جو کعبہ کو ریشم کا غلاف اوڑھایا۔ آپ حضرت صلعم سے (۲) یا (۳) برس کے بڑے تھے آں حضرت صلعم آپکی تعظیم وتکریم کرتے اور ہمیشہ حضرت صلعم کا عطا آپ پر بہت رہا اور آنحضرت صلعم کے بعد خلفاء راشدین نے بھی آپکی تعظیم وتکریم کی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جب کبھی پانی نہ برستا تو لوگ حضرت کو وسیلہ گردان کر پانی مانگتے۔ جس وقت حضرت صلعم راہی جنت ہوئے اور پانی کی شکایت ہوتی تو لوگ زندہ عباس کو وسیلہ گردانتے۔ آپسے صحیحین میں (۱) حدیث اور صرف بخاری میں (۱) اور مسلم میں (۳) آئی ہیں آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپ مدینہ میں جمعہ کے دن رجب کی ۱۲ تاریخ ۳۲ھ یا ۳۴ھ کو بعمر ۸۸ انتقال فرمائے اور آپ بقیع میں مدفون ہوئے اور آپکو (۱۰) لڑکے اور (۳) لڑکیاں تھیں۔ لڑکے حسب ذیل ہیں۔ فضل۔ عبید اللہ۔ قثم۔ عبد الرحمن معبد حارث۔ کثیر۔ عون۔ تمام۔ ان کی ماں ام الفضل لبابہ کبری بنت الحارث تھیں یہ بہن تھیں ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی۔ آپکے چند لڑکوں کی قبروں کا پتا لگتا ہے۔ فضل کی قبر شام کے قریہ یرموک میں ہیں۔ عبد اللہ کی قبر حجاز ہو طائف میں۔ عبید اللہ کی قبر مدینہ میں۔ اور قثم کی قبر سمرقند میں اور

سیدانی قبرافریقہ میں ہے۔ لڑکیونکے ناموںکا ٹھیک طور پر پتہ نہیں ملتا۔

(۱۳۱) ابو الیقظان عمار بن یاسر بن عامر بن مالک عنسی مذحجی قحطانی بنسوب طرف مخزومی کے مکی مدنی شامی دمشقی رضی اللہ عنہ۔ آپ اور آپکے باپ اور آپکی ماں سمیہ اول مسلمین سے ہیں اور اول مقدمین سے جو کفار نے ستایا اور تکلیفیں دیں۔ آپ جمیع مشاہد میں رسول پاک کے ساتھ رہے۔ آپکو حضرت عمر نے کوفہ پہ عامل بنایا آپسے صحیحین میں (۱) حدیث اور صرف بخاری میں (۳) اور صرف مسلم میں (۱) آئی ہے۔ آپسے اصحاب کتب اربعہ نے روایت کیا آپکے راوی ابو وائل وغیرہ ہیں۔ آپ صفین میں سنہ ۳۷ھ کو بعمر ۹۳ مارے گئے۔ انا للہ۔ آپ اصحاب علی رض سے تھے آپکو جماعت معاویہ رض نے مار ڈالا اس قتل کی پیشگوئی حضرت صلعم نے فرمائی تھی ویح سمیہ تقتلک الفئۃ الباغیۃ۔ ابن سمیہ یعنی عمار کیلئے افسوس ہے کہ ان کو جماعت باغی ہلاک کر ڈالیگی۔ اس سے اہل سنت نے یہہ بات نکالی کہ حضرت علی حق پر تھے۔ اور گروہ معاویہ ناحق پر تھی۔ کیونکہ آپ حضرت علی رض کیطرف تھے۔ مگر میں یہاں اتنا ضرور کہونگا کہ یہ تو آں حضرت صلعم کا ارشاد مبارک ہے مگر ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اور ہرگز نہ کہنا چاہئے کیونکہ دونوں طرف جلیل القدر جماعت صحابہ کی رہی ہے۔ کچھ کہنے بولنے سے سکوت بہتر ہے۔

(۱۳۲) ابو عبد الرحمن عامر بن ربیعہ بن کعب۔ عنزی۔ آپ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے پھر مدینہ میں چلے آئے آپ بدر اور تمام مشاہد میں رہے صحیحین میں آپسے (۲) حدیثیں مروی ہیں۔ اور آپسے اصحاب کتب اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکا بیٹا عبد اللہ بن عمر اور ابو امامہ بن سہل ہیں۔ آپکی وفات سنہ ۳۲ ہجری میں ہوئی +۔

(۱۳۳) ابو عبد اللہ عمرو بن عوف۔ مزنی۔ آپ قدیم مسلمانوں اور قدیم مہاجرین سے ہیں آپ خندق میں حاضر تھے۔ آپسے صحیحین میں (۱) حدیث تکبیرات عیدین میں آئی ہے اور آپسے تینوں اصحاب نے سوائے نسائی کے روایت کیا۔ آپکے راوی آپکا

بیٹا ابو کثیر وغیرہ ہیں۔ آپکی وفات آخر ایام معاویہ مقام مدینہ میں ہوئی۔

(۱۳۴) ابو امیہ عمرو بن امیہ بن خویلد۔ کنانی حجازی۔ آپ قدیم مسلمانوں اور مہاجر حبشہ سے ہیں پھر آپ مدینہ میں چلے آئے۔ آپسے صحیحین میں ایک اور صرف بخاری میں (۱) آئی ہے۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکے بیٹے اور شعبی وغیرہ ہیں۔ آپکی وفات مدینہ آخر ایام معاویہ میں ہوئی۔

(۱۳۵) ابو عبداللہ عمرو بن العاص بن وائل۔ قرشی سہمی۔ آپ سنہ ۷ھ یا سنہ ۸ھ کو ۶ ماہ قبل فتح مکہ کے اسلام لائے آپکو حضرت عمر نے فلسطین کا والی بنایا۔ پھر آپ مصر کو حسب الحکم امیر المومنین حضرت عمر فتح کر کے مصر کے والی ہوئے حضرت عمر کے زمانہ میں تو برابر مصر کے والی رہے لیکن حضرت عثمان کے زمانہ میں (۴) برس کے بعد معزول کئے گئے۔ پھر آپکو حضرت معاویہ نے اپنے زمانہ میں مصر پر والی بنا کر بھیجا پھر تو آپ اپنی موت تک وہیں کے والی رہے۔ آپکی قبر وہیں مشہور ہے آپسے صحیحین میں (۳) احادیث اور صرف بخاری میں (۱) اور مسلم میں (۲) مروی ہیں۔ اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا اور آپکے راوی آپکا بیٹا عبداللہ اور ابو قیس اور ابو عثمان نہدی اور علی بن رباح ہیں۔ آپکی وفات عید الفطر کی رات سنہ ۴۳ھ کو بعمر (۷۰) سال ہوئی۔ اور آپکی نماز آپکے بیٹے عبداللہ نے پڑھائی۔

(۱۳۶) ابو الدرداء عویمر بن مالک بعض نے کہا کہ عامر۔ بعضوں نے کہا ابن ثعلبہ۔ انصاری خزرجی۔ آپ بدر کے بعد اسلام لائے اور آپکو حضرت عثمان امیر المومنین خلیفہ سوم نے دمشق کا والی اور قاضی بنایا۔ آپنے ام الدرداء کبریٰ نام خیرہ کو نکاح کیا جب یہہ صحابیہ کا انتقال ہوا تو آپنے ام الدرداء صغریٰ مسماۃ ہجیمہ کو نکاح کیا یہہ عورت بڑی فقیہہ اور فاضلہ تابعیہ بیان کی جاتی ہے۔ آپسے صحیحین میں (۲) حدیث اور صرف بخاری میں (۳) اور صرف مسلم میں (۸) مروی ہیں۔ آپکے راوی آپکا بیٹا بلال اور زوجہ ام الدرداء صغریٰ اور جبیر بن نفیر اور ابو ادریس خولانی ہیں۔ آپکی وفات دمشق میں سنہ ۳۲ ہجری

حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ہوئی۔ اور آپکی قبر اور آپکی زوجہ ام الدرداء کی قبر دمشق کے باب صغیر میں بیان کی جاتی ہے۔

(۱۳۷) ابو نجید عمران بن الحصین۔ خزاعی بصری۔ آپ اور ابو ہریرہؓ ۷ھ ہجری کو اسلام لائے۔ اور بعد کے کل مشاہد میں رہے بعض روایات سے عجیب بات دیکھنے میں آتی ہے کہ فرشتے ظاہرا طور پر آپسے ملکر سلام علیک کہتے آپ کو حضرت عمرؓ نے بصرہ کو دین سکھلانیکے لئے بھیجا۔ آپکے باپ کے اسلام میں اختلاف ہے لیکن ابن الجوزی نے آپکے والد کے اسلام کو بھی ثابت کیا ہے۔ واللہ اعلم آپسے صحیحین میں (۸) اور صرف بخاری میں (۴) اور صرف مسلم میں (۹) آئی ہیں آپکے راوی مطرف بن شخیر اور ایک جماعت ہے آپکی وفات بصرہ میں ۵۲ھ ہجری کو ہوئی۔

(۱۳۸) ابو مسعود عقبہ بن عمرو۔ انصاری۔ بدری۔ صحیح طور پر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ آپ بدر میں تھے لیکن چند کتب سے آپکا بدر میں رہنا پایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم آپسے صحیحین میں (۷) اور صرف بخاری (۱) اور مسلم میں (۹) آئی ہیں۔ آپ کے راوی بشیر۔ ابو وائل۔ ربعی بن حراش ہیں۔ اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکی وفات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں لکھی جاتی ہے۔

(۱۳۹) ابو مسعود عقبہ بن عامر بن عبس جہنی قضاعی۔ آپ شاعر اور فصیح تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ آپکی کنیت میں نو طرح سے اختلاف ہے لیکن مشہور ابو حماد ہے۔ آپ فتح شام کیوقت حضرت عمرؓ کی خدمت میں خوشخبری فتح کی پہونچانیکے لئے حاضر ہوئے۔ آپ دمشق میں رہتے۔ شام کی فتح کی خبر لیکر (۷) دن میں دمشق سے مدینہ کو آئے۔ پھر مصر میں ۴۴ھ کو جا رہے اور معاویہ نے آپ ہی کو مصر کا والی بنایا آپ مصر ہی میں ۵۸ھ کو وفات پائے۔ آپسے صحیحین میں (۷) احادیث اور صرف بخاری میں (۱) اور صرف مسلم میں (۹)

آئی ہیں، آپکے راوی ملی بن رباح اور ابو عسانہ ہیں۔

(۱۴۰) ابو ظریف عدی بن حاتم۔ بن عبد اللہ بن سعد طائی۔ طائی۔ آپ کا مذہب کوسی تھا۔ کوسی ایک مذہب بیان کیا جاتا ہے جو نصاریٰ اور صابئین کے درمیان ہے پھر آپنے اسلام کو قبول کیا آپکے والد حاتم طائی مشہور شخص ہیں آپ بھی سخی اور جواد تھے۔ آپ سنہ ۹ ہجری کو حضرت کی خدمت میں اسلام لانے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت بہت خوش ہوئے اور آپکی تعظیم کی پھر آپ اسلام لائے اور اسلام میں بہت مضبوط ہوئے اور آپکی قوم بھی اسلام کو ایسی مضبوط اختیار کی کہ وقت ردة میں بھی نہ پھری۔ آپ فتوح عراق میں حاضر تھے اور آپ علی بن طالب کے ساتھ حروب میں رہے اور یوم جمل میں بھی حضرت علی رضؓ کے ساتھ تھے۔ آپ ایسے طویل تھے کہ جب گھوڑے پر سوار ہوتے تو زمین سے پاؤں لگتے۔ آپسے صحیحین میں (۳) اور فقط مسلم میں (۲) آئی ہیں۔ آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی شعبی۔ ابو اسحاق۔ سعید بن جبیر ہیں آپ کوفہ میں رہے اور وہیں زمانہ مختار بن ابی عبید کذاب میں انتقال کیئے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ قرقیسا میں سنہ ۶۸ ہجری کو بعمر (۱۲۰) انتقال فرمائے۔ آپ چونٹیوں کو روٹی توڑکر ڈالتے اور کہتے ان ھن جارات ولھن علینا حقوق وہ پڑوسی ہیں اور اونکا ہم پر حق ہے۔

(۱۴۱) عروہ بن الجعد۔ آپ کو حضرت عمر خلیفہ دوم نے قبل شریح کے کوفہ کا قاضی بنایا۔ آپکے پاس (۹۰) گھوڑے جہاد کے لئے باندھے ہوئے تھے۔ آپسے صحیحین میں (۱) حدیث آئی ہے اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی شعبی۔ سماک بن حرب۔ ابو اسحٰق سبیعی ہیں آپکی وفات اور مقام کا صحیح حال نہیں معلوم ہوتا۔

(۱۴۲) ابو ہبیرہ عائذ بن عمرو بن ہلال۔ مدنی۔ بصری۔ آپ بیعت الرضوان میں رہے۔ آپسے صرف بخاری نے (۱) اور مسلم (۳) لائے ہیں اور امام نسائی انہیں دو میں شریک ہیں۔ آپکے راوی آپکا بیٹا حشرج اور حسن اور معاویہ بن قرۃ ہیں

آپکی وفات خلافت معاویہ میں اور بعض قبل خلافت معاویہ لکھتے ہیں۔

(۱۴۳) عتبان۔ انصاری خزرجی سالمی بدری۔ آپ وہ ہیں جو حضرت صلعم سے اپنے مکان میں چلکر نماز پڑھنے کی درخواست کی آپنے اپنے گھر میں نماز گاہ بنایا! حضرت رسول اللہ صلعم آپکے پاس نماز چاشت کو آئے اور نماز پڑھائے یہہ ایکہی حدیث صحیحین میں آتی ہے دوسرے کسی سنن میں نہیں۔ آپکے راوی انس بن مالک اور محمود بن ربیع ہیں۔ آپکی وفات زمانہ معاویہ میں ہوئی۔

(۱۴۴) علاء بن حضرمی۔ آپکے باپ کا نام عبداللہ بن عمار تھا آپکو آنحضرت صلعم نے بحرین کا عامل بنایا۔ اور ابوبکر اور عمر نے بھی وہیں آپکو رکھا۔ اپنے مرتدین بحرین کا خوب علاج کیا اور انکو سیدہا اسلام پر لایا یہہ بات بہت مشہور ہے آپسے بخاری میں (۱) حدیث اور مسلم میں پانچ آئی ہیں۔ آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا ہے آپکے راوی ابوہریرہ وغیرہ ہیں۔ آپکی وفات سنہ ۲۱ ہجری کو ہوئی۔

(۱۴۵) ابوحماد عوف بن ابی عوف۔ اشجعی غطفانی۔ آپ دمشق میں سکونت پذیر ہوئے آپسے بخاری میں (۱) اور مسلم میں (۵) آئی ہیں اور سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کیا۔ آپکے راوی جبیر بن نفیر اور شعبی وغیرہما ہیں۔ آپکی وفات سنہ ۷۳ھ کو ہوئی۔

(۱۴۶) ابورواحہ عبداللہ بن رواحہ بن ثعلبہ۔ انصاری حارثی۔ آپ بدر اور مابعد کے کل مشاہد میں رہے آپ شجیع بالید واللسان مشہور تھے۔ آپ زبان اور ہاتھ سے جہاد کرتے۔ زبان سے اس طرح کہ جہاد کی ترغیب شہید اور غازی ہونیکے متعلق ثواب وثمرات کا ذکر اور نیک کاموں کی طرف ترغیب دلاتے۔ آپ شاعر رسول پاک کے تھے۔ آپسے صحیحین میں (۱) حدیث موقوف آئی ہے۔ آپسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔ آپکے راوی انس اور ابن عباس ہیں۔ آپ غزوہ موتہ۔ ماہ جمادی الاول سنہ ۸ ہجری کو شہید ہوئے آپکی اس غزوہ میں عجیب کیفیت بیان کی جاتی ہے کہ آپ تلوار مارتے چلتے اور ایسے اشعار پڑھتے کہ

جس میں آرزو شہادت کی کیجاتی۔ زید نامی لڑکا جو آپکے گود میں ڈالدیا گیا وہ اس قسم کے اشعار سُنکر آپ کو قریب القتل سمجھکر روتا تھا تو آپ فرماتے اسکت یا لکع ماعلیك ان یرزقنی اللہ الشہادۃ۔ لڑکے خاموش ہو تجھکو کیا ہوا جو روتا ہے خدا کرے کہ میں شہید ہوں۔ پھر آخر کار آپ اپنی آرزو کے موافق شہادت کا رتبہ پائے۔

(۱۴۷) ابو موسیٰ عبداللہ بن زید خطمی۔ آپ حدیبیہ میں تھے۔ اس وقت آپکی عمر (۱۹) برس کی تھی اور آپ والی کوفہ رہے بخاری میں (۲) حدیث اور صحاب سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کیا۔ آپ افراد بخاری سے ہیں۔ آپکے راوی آپکا بیٹا موسےٰ اور محارب بن دثار ہیں۔ آپکی وفات سنہ ہجری میں ہوئی بعض کہتے کہ سنہ کے اوائل میں۔ واللہ اعلم۔

(۱۴۸) عبداللہ بن ہشام بن زہرہ بن عثمان۔ قرشی تیمی رضی اللہ عنہ۔ آپ سے بخاری میں (۳) احادیث آئی ہیں اور آپسے ابوداؤد نے بھی روایت کیا آپکے راوی حفیدہ ابوعقیل ہیں۔ آپکی وفات خلافت معاویہ میں ہوئی۔

(۱۴۹) ابو سروعہ۔ بکسرۂ سین۔ عقبہ بن حارث۔ بن عامر۔ قرشی نوفلی مکی آپسے بخاری میں (۳) احادیث رضاعت کے بارے میں آئی ہیں۔ آپسے سوائے ابن ماجہ کے تینوں نے روایت کیا۔ آپکے راوی ابن ابی ملیکہ وغیرہ ہیں۔ آپکی وفات سنہ ہجری یا سنہ ھ کو ہوئی۔

(۱۵۰) عمرو بن حارث بن ابی ضرار۔ خزاعی مصطلقی۔ آپ بھائی ہیں ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا کے آپسے بخاری میں ایک حدیث آئی ہے۔ آپ سے صحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی ابووائل۔ اور ابواسحاق ہیں آپ سنہ ہجری کو وفات پائے۔

(۱۵۱) عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر۔ آپسے صرف بخاری نے ایک حدیث موقوف کو روایت کیا۔

(۱۵۲) عمرو بن تغلب - آپ بصرہ میں رہتے تھے آپسے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے آپکے راوی حسن ہیں آپکی وفات سنہ ۲ھ یا سنہ ۱۰ھ کو ہوئی -

(۱۵۳) ابو زید - بعض لکھتے ہیں ابو یزید - عمرو بن سلمہ - آپ بصرہ میں رہتے اور آپکی وفات کی حالت صحیح طور پر نہیں معلوم ہوتی - آپسے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے - اور آپسے ابوداؤد اور نسائی نے بھی روایت کیا - آپکے راوی عاصم احول اور ابو ایوب ہیں -

(۱۵۴) ابو عبس عبدالرحمن - بن جبر حارثی بدری - آپسے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے اور وہ حدیث یہ ہے - سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ حرمہ اللہ علی النار -

(۱۵۵) عبداللہ بن سائب - بن ابی السائب - صیفی - آپسے مسلم میں ایک (۱) حدیث آئی ہے اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی مجاہد - عطاء ہیں - آپکی وفات قبل ابن زبیر کے سنہ ۶۰ھ یا سنہ ۶۹ھ کو ہوئی -

(۱۵۶) ابو یحیی عبداللہ بن انیس - قضاعی - جہنی - آپ احد میں تھے - آپ اور معاذ بن جبل بنو سلمہ کے بتوں کو توڑنے کیلئے مقرر کئے گئے - آپ ہی کیطرف جابر بن عبداللہ نے ایک مہینہ کا سفر طے کر کے شام پہونچکر آپسے ایک حدیث مظالم اور قضاء کی سنا - آپسے مسلم نے (۱) حدیث اور وہ حدیث سوال لیلۃ القدر کی ہے اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا - آپکے راوی آپکے بیٹے اور جابر اور بسر بن سعید ہیں - آپکی وفات سنہ ۵۴ ہجری کو ہوئی -

(۱۵۷) عرفجہ بن شریح او شرجیل - او شریک او صریح - اشجعی - آپسے مسلم میں (۱) حدیث آئی ہے آپکی وفات کی حالت صحیح طور پر نہیں معلوم ہوتی -

(۱۵۸) ابو مطرف عبداللہ بن شخیر - آپ بصرہ میں رہتے تھے آپسے مسلم نے (۲) حدیثوں کو روایت کیا - آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی آپکے بیٹے مطرف - اور یزید اور ہانی ہیں - آپکی وفات کا پتہ نہیں چلتا -

(۱۵۹) عبداللہ بن سرجس۔ بفتح سین۔ آپسے مسلم میں (۳) احادیث آئی ہیں اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی قتادہ۔ اور عاصم احول ہیں +

(۱۶۰) عبدالرحمن بن عثمان۔ بن عبید اللہ۔ قرشی تیمی۔ آپ یوم حدیبیہ کو اسلام لائے اور مدینہ میں سکونت پذیر ہوئے آپ یرموک میں معہ ابوعبیدہ کے حاضر تھے۔ پھر آپ ابن الزبیر کیساتھ مکہ میں جا رہے اور مکہ معظمہ خانہ کعبہ میں قتل ہوئے اور اوسی میں دفن کیئے گئے پھر آپ کی قبر پوشیدہ مٹادی گئی۔ آپسے مسلم نے (۱) حدیث ممانعت لقطۂ حاج میں روایت کیا آپسے ابوداؤد و نسائی نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکے (۲) بیٹے عثمان اور معاذ اور منکدر ہیں۔

(۱۶۱) عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمی مکی شامی۔ آپکی ماں کا نام ام الحکم بنت زبیر بن عبدالمطلب تھا آپ مدینہ میں رہتے پھر دمشق میں جا رہے پھر آپ دمشق ہی میں ۶۲ سنہ ہجری کو اور بعض لکھتے ہیں کہ خلافت معاویہ میں انتقال کئے آپسے مسلم نے (۱) حدیث روایت کیا۔ اور آپسے ابوداؤد اور نسائی نے بھی روایت کیا آپکے راوی آپکا بیٹا عبداللہ اور عبداللہ بن حارث بن نوفل ہیں۔

(۱۶۲) ابوالطفیل عامر بن واثلہ۔ بن عبداللہ بن عمیر۔ کنانی لیثی۔ آپ حضرت علی کے بڑے دوست اور محب تھے۔ امام مسلم نے آپسے (۲) حدیث اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کیا آپکے راوی ابوبکر۔ عمر۔ معاذ ہیں آپ مکہ میں سنہ ا… کو بعض لکھتے ہیں سنہ ۱۰۰ ہجری کو وفات پائے صحیح سنہ ۱۱۰ ہے۔ اور ذہبی نے کہا کہ آپکی وفات سنہ ۱۱۰ ہجری میں ہوئی اسی بات کو مسلم نے تسلیم کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ آپ آخر میں جو مکہ میں انتقال کئے۔

(۱۶۳) ابونجیح عمرو بن عبسہ بن عامر بن خالد سلمی۔ آپکا اسلام قدیم ہے لکھا گیا ہے کہ آپ بعد ابوبکر اور بلال کے اسلام لائے۔ آپ مکہ میں اپنی قوم

کے ساتھ رہتے اس کے بعد آپ مدینہ میں ہجرت کر آئے۔ آپسے مسلم نے اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی کثیر بن مرہ اور قاسم شامی اور سلیم بن عامر ہیں آپ مدینہ سے نکل کر حمص موضع دمشق میں جا رہے۔ اور حمص ہی میں انتقال کئے +۔

(۱۶۴) ابو سعید عمرو بن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ آپ حضرت کی خدمت میں جس وقت حاضر ہوئے صغیر تھے حضرت صلعم نے آپکے سر پر سے ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی۔ آپنے بہت مال کمایا اور آپ فتح قادسیہ میں حاضر تھے اور آپ زمانہ خلافت امیہ میں کوفہ کے والی ہوئے آپسے مسلم میں (۲) حدیث آئی ہیں اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے روایت کیا آپکے راوی ابوبکر اور ابن مسعود ہیں۔ اور نیز آپکا بیٹا جعفر عطاء بن سائب وغیرہ بھی راوی بتائے جاتے ہیں آپ کی وفات سنہ [illegible] ہجری میں ہوئی

(۱۶۵) ابو زید عمرو بن اخطب۔ انصاری۔ آپسے مسلم نے (۱) حدیث خطبکی ہے جو ظہر اور عصر کے درمیان پڑھا گیا۔ آپسے اصحاب سنن اربعہ نے روایت کیا۔ آپکے راوی ابو قلابہ انس بن سیرین۔ یزید ہیں۔

(۱۶۶) عمیر مولی آبی اللحم۔ آپکا نام عبد اللہ غفاری تھا۔ آپکا نام آبی اللحم اس لیے رکھا گیا کہ آپ گوشت نہیں کھاتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ وہ گوشت نہیں کھاتے تھے جو بتوں کے سامنے ذبح کیا جاتا مگر صحیح یہ ہے کہ آپکو گوشت سے ایک طرح کی نفرت تھی آپ خیبر میں تھے حضرت صلعم نے آپکو تلوار دی۔ یکر بھیجا آپسے مسلم میں (۱) حدیث آئی ہے اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی محمد بن ابراہیم تیمی۔ یزید بن ابی عبید ہیں۔ آپ سنہ [illegible] ہجری تک زندہ رہے بعض کہتے ہیں کہ آپکی وفات سنہ [illegible] ہجری کے آخر میں ہوئی۔ اور بعض کا بیان ہے کہ سنہ [illegible] کے اوائل میں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۶۷) ابو زہیر عمارۃ بن رویبہ بصری ثقفی۔ آپسے مسلم نے (۲) حدیثوں کو

روایت کیا اور آپ سے سوائے ابن ماجہ کے تینوں نے روایت کیا۔ آپکے راوی ابوبکر حصین۔ ابواسحاق ہیں۔ آپ کوفہ میں رہتے اور سنہ ہجری کے آخر میں انتقال کیئے۔

(۱۶۸) ابوعبداللہ عثمان بن ابی العاص۔ ثقفی طائفی۔ حضرت نے آپکو ثقیف اور طائف پر عامل بنایا۔ حضرت ابوبکر اور عمر نے بھی آپکو اسی عہدہ پر قائم رکھا۔ اور زیادہ آپکی حکومت حضرت عمر کے زمانہ میں ہوئی۔ حضرت عمر نے آپکو عمان اور بحرین کا عامل بنایا۔ مسلم نے (۳) احادیث اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپ سے روایت کیا۔ آپکے راوی ابن المسیب اور نافع بن جبیر ہیں۔ آپ بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ آپ زمانہ معاویہ رضی اللہ عنہ میں سنہ ۵۱ ہجری کو وفات پائے۔

(۱۶۹) ابوغزوان عتبہ بن غزوان بن جابر۔ مازنی۔ آپ مہاجر حبشہ سے ہیں پھر آپ مکہ میں رہے پھر مدینہ کو ہاجر ہو کر چلے آئے۔ آپ بدر اور مابعد کے کل مشاہد میں رہے حسب الحکم امیر المومنین خلیفۃ المسلمین آپ ہی کے انتظام و نگرانی سے بصرہ میں بناء مسجد اعظم کی ہوئی۔ اور یہ تعمیر سنہ ۱۴ ہجری میں پوری ہوئی اور اسی سنہ میں بعلبک فتح ہوا اور اسی سنہ میں ہرقل انطاکیہ سے قسطنطنیہ بھاگ گیا آپسے مسلم نے ایک کو اور سوائے ابوداؤد کے تینوں نے روایت کیا۔ آپکے راوی۔ خالد بن عمیر اور ایک جماعت ہے۔ آپ بصرہ میں انتقال فرمائے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ربذہ میں آپکا انتقال ہوا۔ آپکی وفات سنہ ۱۷ ہجری میں ہی بعمر ۵۹ سال ہوئی۔

(۱۷۰) ابوزرارہ عدی بن عمیرہ ابن فروۃ کندی۔ گو آپکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے لیکن آپ صحیح طور پر صحابی تھے۔ آپسے مسلم نے (۱) حدیث آئی ہے اور سوائے ترمذی کے تینوں نے روایت کیا آپکے راوی آپکا بیٹا عدی اور قیس بن ابی حازم اور رجاء بن حیوۃ ہیں۔ آپکی وفات زمانہ خلافت معاویہ میں ہوئی۔

(۱۷۱) عیاض ابن حمار تمیمی مجاشعی۔ آپسے مسلم میں ایک طویل حدیث آئی ہے

آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی مطرف زید بن شخیر حسن ہیں۔ آپ سنہ ۵ ہجری میں انتقال کر گئے۔

(حرف العین)

فارغ

(یعنے حرف غین سے کوئی صحابی صحیحین میں نہیں آئے)

حرف الفاء

(۱۷۱) فضل بن عباس بن عبد المطلب ہاشمی قرشی۔ آپ حضرت صلعم کے چچا عباس کے بڑے بیٹے ہیں۔ آپکی ماں کا نام ام الفضل لبابہ بنت الحارث کبرا ہے آپ فتح اور ما بعد کے کل مشاہد میں رہے۔ آپ حجۃ الوداع مزدلفہ منے تک حضرت رسول پاک صلعم کے ہمراہی میں رہے۔ آپ رسول اللہ صلعم غسل و دفن میں شریک تھے جب حضرت رسول اللہ صلعم دنیا سے تشریف لے گئے اور سید احبت کے راہی ہوئے تو آپ شام کو جہاد کیلئے چلے گئے آپ کے باپ عباس نے آپکو نصیحت کی یا بنی ان عماد الجہاد النیۃ و تمامہ الصبر والاحتساب فجاهد صابرا محتسبا یعنے اے بیٹے میرے جہاد کا کھم اور رکن صاف عمدہ نیت ہے۔ اور جہاد صبر و استقلال پر منحصر ہے۔ تو تو صبر و استقلال کو اپنا ساتھی بنا۔ آپسے صحیحین میں (۲) حدیث آئی ہیں۔ اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپ کے راوی آپکے بھائی عبد اللہ۔ اور ابو ہریرہ وغیرہما ہیں۔ آپکی وفات شام بمقام عمواس میں طاعون سے سنہ ۱۸ ہجری کو ہوئی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ آپکی وفات سنہ ۱۳ھ یا سنہ ۱۲ھ کو ہوئی مگر صحیح قول مشہور ہے آپکی بیوی ام کلثوم تہیں آپکی وفات کے وقت کوئی اولاد نہ تھی وارث بھی صرف آپکی بیوی تھی۔ پھر آپکی بعد جو امام حسن بن علی کے نکاح میں آئیں پھر امام حسن نے طلاق دیدیا پھر یہ ابو موسے اشعری کے نکاح میں گئیں۔

(۱۷۳) ابو محمد فضالہ بن عبید بن نافذ۔ انصاری اوسی عمری۔ آپ احد اور مابعد کے کل مشاہد میں حضرت صلعم کے ساتھ رہے اور آپ زمانہ عمر رضہ میں فتح مصر میں رہے اور دمشق میں سکونت پذیر ہوئے اور آپ زمانہ معاویہ میں دمشق کے قاضی ہوئے آپکی وفات ۵۳ھ ہجری کو دمشق میں ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ آپکی نعش مبارک کو حضرت معاویہ نے اوٹھایا آپسے مسلم میں (۲) حدیثیں آئی ہیں اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی۔ ابو علی جینی اور حسن صنعانی اور محمد بن کعب ہیں۔

حرف القاف

(۱۷۴) ابو الفضل قیس بن سعد بن عبادہ بن ولیم۔ انصاری خزرجی مدنی صحابی بن صحابی۔ جواد بن جواد بن جواد بن جواد یعنے آپکی ۴ پشت سے سخاوت چلی آتی تھی۔ آپ بھی سخی مشہور تھے۔ آپکے والد صحابی اور آپ بھی صحابی تھے آپ کو حضرت علی رضہ نے مصر پر عامل بنایا۔ آپ حضرت علی رضہ کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابل رہے۔ آپکی وفات آخر امارت معاویہ ۵۹ھ یا ۶۰ھ کو ہوئی۔ آپکے والد ۱۵ھ کو حوران میں انتقال فرمائے۔ آپکے والد کی قبر دمشق میں مشہور ہے۔ ممکن ہے کہ آپکے والد کی لاش کو حوران سے دمشق میں لائی ہوں (حوران۔ ادن کا ایک موضع تھا۔ اور اردن شام کا ایک صوبہ) صحیحین میں آپکے والد سے کوئی روایت نہیں آئی لیکن آپسے مسلم و بخاری میں (۱) اور صرف بخاری میں (۱) آئی ہے آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی شعبی عبد الرحمن بن ابی لیلے ہیں۔

(۱۷۵) ابو عمر قتادہ بن نعمان۔ بن زید بن عامر۔ انصاری۔ ظفری بدری آپ اخیافی بھائی ہیں ابو سعید خدری کے آپ احد اور بدر اور کل مشاہد میں رہے۔ آپسے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے اور آپسے سوائے ابو داؤد کے

تینوں نے روایت کیا۔ آپکے راوی ابو سعید خدری اور محمود بن لبید ہیں۔ آپکی وفات صحیح طور پر مدینہ میں ۶۰ ہجری کو ہوئی۔ وقت وفات آپکی ۶۵ برس کی عمر تھی۔ آپکے جنازہ کی نماز آپکی وصیت کے موافق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ آپکو قبر میں محمد بن مسلمہ نے اوتارا۔

(۱۷۶) قطبہ بن مالک۔ ثعلبی۔ کوفی آپ منسوب ہیں طرف ثعلبہ بن سعد کے آپسے مسلم میں (۱) حدیث نماز کے بارے میں آئی ہے۔ آپ افراد مسلم سے ہیں اور آپسے سوائے ابو داؤد کے تینوں نے روایت کیا۔ آپکا راوی آپکا بھانجا زیاد بن علاقہ وغیرہ ہے۔

(۱۷۷) ابو بشر قبیصہ بن المخارق۔ بن عبداللہ ہلالی۔ بصری۔ آپسے مسلم میں (۲) حدیث آئی ہیں۔ ایک مشترک ہے اور ایک خاص مسلم کی روایت سے آپسے ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا۔ آپکے راوی۔ ابو قلابہ۔ اور ابو عثمان نہدی ہیں۔

حرف الکاف

(۱۷۸) ابو عبداللہ کعب بن مالک۔ بن عمر۔ انصاری۔ خزرجی سلمی۔ آپ کل مشاہد میں سوائے تبوک اور بدر کے رہے آپکو احد میں (۱۱) زخم لگے۔ آپ شاعر تھے۔ حضرت رسول پاک صلعم کے (۳) شاعر ہوئے ہیں۔ (۱) حسان۔ یہ حسب نسب کے بیان کرنے میں کمال رکھتے (۲) دوسرا ابن رواحہ۔ یہ کفر سے غیرت و عار دلاتے (۳) تیسرا کعب۔ یہ عذاب خدا سے ڈراتے۔ آپسے صحیحین میں (۳) بخاری میں (۱) مسلم میں (۲) ہیں۔ اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکے بیٹے عبداللہ عبدالرحمن ہیں۔ آپکی وفات مدینہ میں ۵۰ھ کو بعمر (۷۰) ہوئی۔

(۱۷۹) ابو محمد کعب بن عجرہ۔ قضاعی۔ بلوی۔ انصاری۔ آپ آخر میں اسلام لائے اور بیعۃ الرضوان میں حاضر تھے۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۲) متفق

مسلم میں (۲) آئی ہیں۔ آپ کوفہ میں رہتے پھر مدینہ چلے آئے اور مدینہ میں سنہ ۷۴ھ کو وفات پائے۔ آپکے راوی شعبی اور ابن سیرین ہیں۔

(۱۸۰) ابو مرثد کناز۔ آپ بدر اور کل مشاہد میں رہے آپسے مسلم میں (۱) حدیث اور وہ حدیث لاتصلوا الی القبور آئی ہے اور آپسے سوائے ابن ماجہ کے تینوں نے روایت کیا۔ آپکے راوی واثلہ بن اسقع وغیرہ ہیں۔ آپکی وفات سنہ ۱۲ہجری کو ہوئی۔

(۱۸۱) ابو الیسر کعب بن عمیر۔ بن عباد۔ انصاری سلمی۔ آپسے مسلم میں (۱) حدیث آئی ہے۔ آپکے راوی موسے ابن طلحہ عبادہ بن ولید بن عبادہ بن الصامت ہیں۔ آپکی وفات مدینہ میں سنہ ۵۵ہجری کو بعمر (۱۰۰) یا سو سے زیادہ میں ہوئی۔

حرف اللام ۔ فارغ

حرف المیم

(۱۸۲) ابو اُسید مالک بن ربیعہ۔ بن بدن۔ بفتح باء۔ انصاری۔ سعدی بدری آپسے صحیحین میں (۱) اور صرف بخاری میں (۲) اور مسلم میں (۱) آئی ہے۔ اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکے دو بیٹے حمزہ اور زبیر اور ابوسلمہ ہیں۔ آپکی وفات مدینہ میں سنہ ۳۰ہجری کو مدائنی نے کہا سنہ ۶۰ہجری کو ہوئی بعض روایات میں آپ آخر بدریوں سے ہیں جو وفات پائے۔

(۱۸۳) ابو سلیمان مالک بن حویرث لیثی۔ نسبت ہے طرف لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کے۔ آپسے صحیحین میں (۲) اور صرف بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی۔ ابو قلابہ۔ اور نصر بن عاصم ہیں۔ آپکی وفات بصرہ میں سنہ ۹۴ہجری کو ہوئی۔

(۱۸۴) مالک بن صعصعہ۔ انصاری۔ مازنی۔ یہ نسبت ہے طرف بنی مازن بن بخار کے۔ انس نے آپ ہی سے حدیث معراج کو سنا ہے آپسے ترمذی

اور نسائی نے روایت کیا آپکی وفات حضرت کی وفات مبارک کے بعد ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے روبرو۔

(۱۸۵) ابو عبدالرحمٰن معاذ بن جبل بن عمر۔ انصاری خزرجی سلمی مدنی۔ آپ اپنے دہر کے عالم۔ مفتی۔ حافظ القرآن مانے گئے تھے۔ آپ بدر اور مابعد کے کل مشاہد میں رہے۔ حضرت صلعم نے آپ اور ابوموسیٰ کو یمن کیطرف قرآن و حدیث کی تعلیم اور دینی مسائل کی تعلیم سکھانے کے لیئے بھیجا۔ آپسے صحیحین میں (۲) اور صرف بخاری میں (۳) اور صرف مسلم میں (۱) آئی ہے۔ آپکی وفات طاعون سو ۱۸ھ ہجری کو اردن میں بعمر ۳۸۔ اور بعض نے کہا بعمر ۳۳ ہوئی۔

(۱۸۶) ابو الاسود مقداد بن عمر۔ بن ثعلبہ بہرانی کندی زہری۔ آپ اول مسلمانوں سے ہیں۔ ابن مسعود نے کہا کہ مکہ میں کل ۸ لوگ ایسے ہوئے ہیں جو اسلام کا اظہار علی الاعلان کیا اُن آٹھ میں سے آپ بھی ایک ہیں۔ آپ حبشہ کو ہجرت کر کے گئے۔ پھر مدینہ میں چلے آئے آپ بدر اور مابعد کے کل مشاہد میں رہے آپ وہ ہیں جو حضرت رسول اللہ صلعم سے کہا تھا۔ یا رسول اللہ انا لا نقول لك کما قالت بنو اسرائیل اذھب انت وربك فقاتلا انا ھھنا قاعدون ولکن امض ونحن معك یعنے اے لعد کے رسول ہم یوں نہ کہینگے جس طرح کہ بنی اسرائیل نے کہا اے موسے تو اور تیرا رب جا او ہم یہیں بیٹھے رہینگے بلکہ ہم یوں کہتے ہیں کہ آپ چلیئے اور ہم آپکے ساتھ ہیں۔ حضرت رسول پاک فداہ ابی وامی صلعم یہ سنتے ہوئے بہت خوش ہوئے۔ آپسے صحیحین میں (۱) اور مسلم میں (۳) حدیثیں آئی ہیں آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی جبیر بن نفیر اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ وغیرہ ہیں۔ آپکی وفات مدینہ میں ۳۳ھ ہجری کو بعمر (۷۰) ہوئی آپکی نماز حضرت عثمان نے پڑھائی۔

(۱۸۷) معیقیب بن ابی فاطمہ۔ دوسی۔ آپ قدیم مسلمانوں سے ہیں آپنے دو دفعہ ہجرت کی۔ آپ کل مشاہد میں رہے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ

میں بیت المال کے والی مہتمم بنائے گئے۔ اور آن حضرت صلعم کی انگوٹھی مبارک آپ ہی کے پاس تھی۔ آپسے خلافت عثمان میں ارلیس کے کوئیں میں وہ انگوٹھی گر پڑی۔ جب سے یہ انگشتری مبارک مسلمانوں کی کم قسمتی بد نصیبی سے گم ہوئی تب سے مسلمانوں میں اختلاف عظیم اور فتن اور نفاق اور پھوٹ آپس میں شروع ہوئی۔ آپسے صحیحین میں (۱) اور صرف مسلم میں (۱) آئی ہے آپکے راوی آپ کا بیٹا محمد۔ اور ابو سلمہ وغیرہ ہیں۔ آپ مجذوم ہو کر آخر خلافت عثمان میں انتقال کئے اور بعض کا بیان ہے کہ خلافت علی رضی اللہ عنہ کے اوائل میں آپکا انتقال ہوا۔ غرض آپکی وفات سنہ ہجری کو ہوئی۔

(۸۸) ابو عبد اللہ اور بعض نے کہا ابو عیسے۔ مغیرہ بن شعبہ۔ بن ابی عامر۔ ثقفی۔ کوفی۔ آپ یوم خندق کو اسلام لائے اور ما بعد کے کل مشاہد میں رہے آپ کو حضرت عمر نے بصرہ کا والی صوبہ دار بنایا پھر آپکا تبادلہ کوفہ کر دیا۔ اور حضرت عثمان کے زمانہ میں کوفہ ہی کے والی رہے۔ پھر بعد چند دن کے حضرت عثمان نے آپ کو معزول کر دیا۔ آپ فتح شام۔ اور قادسیہ۔ نہاوند میں امیر رہے۔ آذربیجان آپ ہی کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ عجیب بات یہ ہے کہ آپنے اسلام میں (۳۰۰) عورتوں کو نکاح کیا اور بعض لکھتے ہیں کہ (۱۰۰۰) ہزار عورتوں کو۔ یہہ کچھ زنانہ تھا بلکہ نکاح کرتے اور طلاق دیتے رہے۔ آپسے صحیحین میں (۹) اور بخاری میں (۱) اور مسلم میں (۲) حدیثیں آئی ہیں۔ اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکے بیٹے اور شعبی۔ زیاد بن طلاقہ ہیں آپ حضرت معاویہ کے زمانہ میں کوفہ کے عامل والی ہوئے۔ ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ سنہ ھ میں کوفہ میں طاعون آیا مغیرہ بن شعبہ وہاں سے چلے گئے جب طاعون جاتا رہا تو پھر کوفہ میں آگئے خدا کی قدرت پھر آپ سنہ ہجری کو طاعون ہی سے انتقال کئے۔

(۱۸۹) ابو عبد الرحمن معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب۔ اموی۔ آپ یوم

فتح مکہ کو اسلام لائے آپکے بھائی یزید کو حضرت عمر رضؓ نے دمشق پر عامل بنایا جب یزید کا انتقال ہوا تو آپ کو اونکی جگہ معمور کیا اور حضرت عثمان نے بھی آپ کو اوسی خدمت پر قایم رکھا۔ ابن سعد رضؓ نے کہا کہ آپ (۲۰) برس امیر رہے اور (۲۰) برس خلیفہ اس کی تفصیل یوں ہے کہ آپ دمشق پر (۴) برس عمر کے زمانہ میں اور حضرت عثمان کے زمانہ میں (۱۲) اور حضرت علی کے زمانہ میں (۴) سال اور خلافت حسن میں چھ ماہ عامل رہے۔ آپکو حضرت امام حسن نے سنہ ۴۱ھ میں کو تمام حکومت بایں خیال کہ فتنہ و فساد برپا نہو اور دو گروہ مسلمین میں قتال اور خون کی کثرت نہو۔ معاویہ کو سونپ دیا۔ آپ بڑے حلیم مانے گئے تھے آپسے صحیحین میں (۴) اور صرف بخاری میں (۴) اور مسلم میں (۵) آئی ہیں۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی۔ خالد بن معدان۔ عبداللہ بن عامر وغیرہ ہیں۔ آپ دمشق میں پنجشنبہ کے روز ماہ رجب میں سنہ ۶۰ ہجری کو بعمر (۸۰) انتقال کیے جس وقت آپکے سر موت آکھڑی ہوئی تو آپنے وصیت کیا کہ حضرت صلعم کی قمیص جو میرے پاس دھری ہے اوسکا کفن کریں۔ آپکو زمانہ خلافت میں کوئی اولاد نہوئی کیونکہ آپکو ایک ایسا مرض پیدا ہوگیا جس سے نسل موقوف ہوگئی۔ قبل خلافت کے آپکو (۳) لڑکے اور (۳) لڑکیاں تھیں۔ لڑکے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عبدالرحمٰن۔ ماں انکی ام ولد۔

(۲) یزید۔ ماں اس کی میسون کلبیہ

(۳) عبداللہ۔

لڑکیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ہندہ۔ (۲) رملہ (۳) صفیہ۔

آپ ہی کے لڑکے نے بڑی بے ادبی کی کہ حسین بن علی کو اپنی بیعت سے انکار کرنے پر شہید کروا دیا اور مدینہ منورہ پر لشکر بھیجکر اس شہر مقدس کو

ویران کرایا صحابہ کو مروایا۔ قصاص مسجد منورہ کی بے حرمتی کی اس ظلم سے لوگ مدینہ منورہ چھوڑکر دوسرے ملکوں میں جا بسے کوئی مدینہ میں نہ رہا اور بہت سے نالائق حرکتیں اس سے صادر ہوئیں خدا منصف ہو عادل ہے وہ اپنے عدل کے زمانہ میں جو چاہے کریگا۔ خاموشی و سکوت بہتر ہے۔

(۱۹۰) ابو عبداللہ معقل بن یسار۔ بن عبداللہ مزنی۔ مزنیون نسبت ہے طرف مزینہ بنت کلب بن و برۃ کے۔ آپ بیعۃ الرضوان میں رہے۔ آپ بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ آپسے صحیحین میں (۲) اور صرف بخاری میں (۱) اور مسلم میں (۱) حدیثیں آئی ہیں آپکے راوی حسن اور معاویہ بن قرۃ وغیرہما ہیں۔ آپ کی وفات آخر خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ میں ہوئی۔

(۱۹۱) ابو سعید مسیب بن حزن۔ بن ابی وہب۔ فخرومی قرشی۔ مکی۔ آپ اور آپکے والد یوم فتح مکہ کو اسلام لائے۔ آپ یرموک میں رہے آپسے صحیحین میں (۲) حدیثا اور صرف بخاری میں (۱) حدیث ابو طالب میں آئی ہے آپ خلافت عثمان رضہ میں انتقال فرمائے۔

(۱۹۲) ابو عبدالرحمن مسور بن مخرمہ۔ بن نوفل۔ قرشی زہری مکی۔ آپکی ماں کا نام عاتکہ بنت عوف تھا یہ عاتکہ بہن ہیں عبدالرحمن بن عوف کی آپ مکہ میں (۲) برس بعد ہجرت کے پیدا ہوئے آپ مدینہ ہی میں حضرت عثمان رضہ کے قتل تک رہے پھر آپ مکہ کو چلے گئے اور وہیں ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کے محاصرہ میں شہید ہوئے۔ آپ نماز میں تھے ایک پتھر منجنیق سے چھوٹا ہوا آپکو لگا آپ ۶۴ھ یا ۶۵ھ ہجری میں وفات پائے اور حجون میں دفن ہوئے آپکی نماز ابن الزبیر رضہ نے پڑھائی۔ آپکے والد مدینہ میں ۵۴ھ ہجری کو انتقال کئے آپ کے والد کی عمر انتقال کے وقت (۱۱۵) برس کی تھی آپکے والد آخر عمر میں اندھے ہو گئے

آپسے صحیحین میں (۲) اور صرف بخاری میں (۴) اور مسلم میں (۱) آئی ہے آپکے راوی عروہ بن زبیر اور ابن ابی ملیکہ ہیں۔ آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی

روایت کیا۔

(۱۹۳) و (۱۹۴) مجاشع و مجالد۔ یہہ دو اصحاب رسول اللہ صلعم کے مسعود سلمی کے بیٹے ہیں ان دونوں سے صحیحین میں (۱) حدیث آئی ہے۔ یہ دونوں جمل میں بی بی عائشہ کی طرف سے مارے گئے۔

(۱۹۵) ابو عبد الرحمن محمد بن سلمہ بن سلمہ انصاری اوسی۔ حارثی۔ مدنی۔ آپ بدر میں حاضر تھے اور مابعد کے کل مشاہد میں رہے آپنے غزوۂ خیبر میں مرحب یہودی کو مار ڈالا بعض نے صحیح طور پر حضرت علی کو اوسکا قاتل لکھا ہے واللہ اعلم۔ آپسے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی عروہ۔ اعرج وغیرہ ہیں۔ آپکی وفات مدینہ میں ۴۳ ہجری کو ہوئی۔

(۱۹۶) ابو کریمہ مقدام بن معدیکرب بن عمر بن یزید کندی۔ آپ شام میں سکونت پذیر ہوئے۔ اور شام ہی میں ۸۷ ہجری کو بعمر (۹۱) انتقال فرمائے آپسے صحیح بخاری میں (۲) حدیث آتی ہیں اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی خالد بن معدان۔ یحیی بن جابر۔ سعاق ہیں۔

(۱۹۷) ابو نعیم محمود بن الربیع بن سراقہ انصاری خزرجی۔ آپ جس وقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے صغیر تھے۔ آپسے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے۔ آپکے راوی مکحول اور زہری ہیں آپکی وفات ۹۹ ہجری کو ۹۳ برس کی عمر میں ہوئی۔

(۱۹۸) ابو زید معن بن یزید بن اخنس سلمی۔ آپ اور آپکے باپ اور آپکے دادا مسلمان تھے۔ اور یہہ کل کے کل بدر میں رہے بعض نے کہا کہ معن بدر میں نہ تھے۔ آپ کوفہ میں جا رہے پھر مصر میں آئے پھر شام میں سکونت پذیر ہوئے پھر آپ دولت مروان میں ۶۴ ہجری کو مارے گئے۔ آپسے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے۔ اور آپسے ابو داؤد نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی سہیل بن خداع رض۔ اور ابو جویریہ ہیں

(۱۹۹) مرداس بن مالک اسلمی۔ آپسے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے اور سوائے امام بخاری کے کسی نے روایت نکیا۔ بخاری میں جو حدیث آئی ہے وہ ذہاب الصالحین

کی ہے۔ آپکے راوی قیس بن ابی حازم۔ زیاد بن علاقہ وغیرہما ہیں۔ ایک اور صحابی مرواس نام کے ہیں لیکن اُنکے باپ منسوب طرف غنوی کے ہیں (یعنے مرواس بن مالک غنوی) اور یہہ مرواس بن مالک اسلمی ہیں (دوسرے مرواس غنوی سے نسائی نے روایت کیا)

(۲۰۰) معاویہ بن حکم سُلمی بضمہ سین۔ آپ مدینہ میں رہتے۔ آپسے مسلم میں (۱) حدیث آئی ہے۔ اور آپسے ابوداؤد اور نسائی نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی ابوسلمہ۔ عطاء بن یسار ہیں۔

(۲۰۱) مسعود بن شداد۔ بن عمر۔ قرشی۔ فہری۔ حجازی۔ آپ کوفہ میں جارہے تھے آپکے باپ بھی صحابی تھے آپسے مسلم میں (۲) حدیث اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کی ہے۔ آپکے راوی قیس بن ابی حازم اور ابوعبدالرحمٰن جبلی ہیں آپکی وفات سنہ ۴۵ ہجری کو ہوئی۔

(۲۰۲) معمر بن ابی معمر۔ عبداللہ بن نافع بن نفلۃ عدوی۔ آپ حبشہ کو ہجرت کر گئے۔ آپسے مسلم میں (۱) حدیث آئی ہے اور آپسے ابوداؤد اور ترمذی نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی۔ ابن المسیب اور بشیر بن سعید ہیں۔ آپکی وفات کی تاریخ صحیح طور پر نہیں معلوم ہوتی۔

(۲۰۳) مطیع بن الاسود۔ بن حارثہ عدوی۔ آپکا نام پہلے عاص تھا پھر حضرت نے آپکا نام مطیع رکھا آپ ہی نے حجۃ الوداع میں حضرت رسول پاک صلعم کے سر مبارک کو مونڈھا تھا۔ آپ مہاجرین سے ہیں۔ آپسے مسلم میں ایک حدیث آئی ہے اور سوائے مسلم کے کسی نے روایت نکیا۔ آپکے راوی آپکا بیٹا عبداللہ اور عیسیٰ بن طلحہ ہیں۔ آپکی وفات مکہ میں ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ مدینہ میں خلافت عثمان میں ہوئی۔

حرف النون

(۲۰۴) نعمان بن بشیر۔ بن سعد بن ثعلبہ۔ انصاری۔ خزرجی۔ آپکے والد بھی

صحابی تھے آپکی ماں کا نام عمرہ بنت رواحہ تھا آپ شام میں رہتے ۔ پھر زمانہ معاویہ میں کوفہ اور حمص کے صوبہ دار والی ہوئے پھر یزید نے بھی آپ کو اسی عہدہ پر قائم رکھا۔ آپ شاعر بھی تھے۔ آپسے بخاری میں (۱) حدیث اور مسلم میں (۴) آئی ہیں اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی۔ عدوہ ابو قلابہ۔ سماک ہیں آپ حمص میں آخر سنہ ۶۴ ہجری کو بعمر ۶۴ مارے گئے۔

(۲۰۵) ابو حکیم نعمان بن مقرن۔ تشدید و کسر قاف آپسے بخاری میں جہاد کے بارے میں (۱) حدیث آئی ہے اور دوسرے طریقہ سے جہاد ہی کے بارے میں (۱) حدیث مسلم میں آئی ہے۔ اور اصحاب سنن اربعہ نے بھی آپسے روایت کیا آپکے راوی آپکا بیٹا معاویہ اور جبیر بن حیہ وغیرہ ہیں۔ آپ نہاوند میں سنہ ۲۱ ھ کو شہید ہوئے۔

(۲۰۶) نوفل بن معاویہ بن عروہ۔ دیلی کنانی۔ آپ یوم فتح کو اسلام لائے اور آپسے صحیحین میں (۱) حدیث آئی ہے آپکو دارقطنی نے متفق علیہ میں گنا ہے آپکی وفات بعمر (۱۲۰) یزید بن معاویہ کے ظلم کے زمانہ میں ہوئی۔

(۲۰۷) نواس۔ تشدید واکے ساتھ، آپ شام میں رہتے۔ آپسے مسلم میں (۳) حدیث آئی ہیں اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا آپکے راوی۔ جبیر بن نفیر۔ اور ابو ادریس ہیں۔

(۲۰۸) نافع بن عتبہ بن ابی وقاص۔ زہری۔ آپ بھتیجے ہیں سعد رضی اللہ عنہ کے۔ آپ یوم فتح کو اسلام لائے آپسے مسلم نے ایک حدیث اشراط ساعۃ میں اور آپسے صرف ابن ماجہ نے روایت کیا آپکے راوی جابر بن سمرہ ہیں۔

(۲۰۹) نبیشۃ الخیر بن عبد اللہ ہذلی۔ اور آپکو نبیشہ بن عمرو بن عوف بھی کہا جاتا ہے۔ آپسے اصحاب سنن اربعہ نے روایت کیا اور نیز امام مسلم نے (۱) حدیث تحریم صوم تشریق میں روایت کیا۔ آپکے راوی۔ ابو الملیح ہذلی۔ اور ام عاصم ہیں۔ آپکی وفات حضرت رسول اللہ صلعم کے روبرو ہوئی +

حرف الواو

(۲۱۰) ابو الاسقع واثلہ بن اسقع بن کعب لیثی کنانی۔ آپ تبوک اور فتح دمشق اور حمص میں تھے۔ آپ شام میں رہتے۔ پھر بصرہ کی طرف رحلت کر گئے۔ آپ سے بخاری میں (۱) حدیث اور مسلم میں علیحدہ طور سے (۱) حدیث آئی ہے۔ آپکے راوی مکحول اور یونس بن میسرہ ہیں۔ آپکی وفات ۸۵ھ ہجری کو بعمر (۱۰۵) اور بعض نے کہا بعمر (۹۸) ہوئی۔ واللہ اعلم

(۲۱۱) ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ سُوائی بضمہ سین۔ یہ نسبت ہے طرف سوأ بن عامر بن صعصعہ بن بکر بن ہوازن کے بعض نے کہا کہ آپکے باپ کا نام بھی وہب ہے۔ آپ سے بخاری و مسلم میں (۳) حدیث اور صرف بخاری میں (۳) آئی ہیں آپ کے راوی ابن عون اور ابو اسحاق ہیں۔ آپکی وفات ۷۴ھ ہجری کو ہوئی حضرت کی وفات کے وقت آپ بلغ نہیں ہوئے تھے۔

(۲۱۲) ابو رسمہ وحشی بن حرب حبشی آپنے حمزہ رضی اللہ عنہ کو زمانہ کفر میں مار ڈالا پھر اسلام لاکر اس قتل پر نادم ہوئے خدائے عزوجل کے روبرو توبہ کی اور ارادہ کر لیا کہ جس طرح مینے حالت کفر میں ایک جلیل القدر صحابی کو مار ڈالا ویسے اب کسی منافق کبیرہ کافر عظیم کو مار ڈالونگا۔ پھر آپکا ارادہ مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کے مار ڈالنے سے پورا ہوا۔ بعد اسکے قتل کے آپ حمص میں سکونت پذیر ہوئے اور وہیں انتقال کئے۔ آپ سے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے اور وہ حدیث قتل حمزہ کی ہے۔ اور آپ سے ابو داؤد ترمذی نے بھی روایت کیا۔ آپکے راوی آپکا بیٹا حرب اور عبداللہ بن عدی ہیں۔

(۲۱۳) ابو ہنیدہ وائل بن حجر بن سعد بن مسروق حضرمی۔ آپ حضرموت سے تھے۔ حضرت صلعم نے آپکے لئے حضرت سے آنیکے بعد دعا کیا۔ اللھم بارک فی وائل بن حجر و ولدہٖ۔ اے میرے اللہ تو وائل اور اوسکی اولاد میں برکت

عطا فرما۔ سوائے امام بخاری کے آپسے ایک جماعت نے روایت کیا۔ آپسے مسلم میں (۹) حدیثیں آئی ہیں۔ آپکے راوی آپکے دو بیٹے عبد الجبار اور علقمہ اور کلیب بن شہاب ہیں۔ آپ صفین میں حضرت علی رضہ کے ساتھ کوفہ میں جارہے اور کوفہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں انتقال فرمائے۔

حرف الہاء

(۲۱۴) ہشام بن حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی قرشی اسدی۔ آپکی ماں کا نام زینب بنت عوام زبیر کی بہن تھیں۔ آپسے مسلم میں (۱) حدیث آئی ہے اور ابوداؤد اور نسائی نے بھی روایت کیا۔ آپ کے راوی جبیر بن نفیر اور عروہ ہیں۔ آپ کی وفات کی حالت ٹھیک طور پر نہیں معلوم ہوتی +۔

(۲۱۵) ہشام بن عامر بن امیہ۔ انصاری نجاری۔ انکا نام پہلے شہاب تھا حضرت صلعم نے نام بدل دیا آپکے والد احد میں شہید ہوئے۔ سوائے بخاری کے آپسے ایک جماعت نے روایت کیا اور مسلم نے آپسے (۱) حدیث روایت کی اور وہ حدیث مسلم کی یہی ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ خلق اکثر من الدجال یعنے آدم سے قیامت تک دجال کذاب بہت آئینگے۔ آپکے راوی انکا بیٹا سعد۔ اور معاذہ وغیرہما ہیں۔

حرف الیاء

(۲۱۶) ابو صفوان یعلے بن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام خشمی۔ آپکی ماں کا نام منیہ تھا اور بعض نے کہا کہ یہ دادی تھیں۔ آپ حنین۔ طائف۔ تبوک میں برابر رہے۔ آپکو حضرت عمر نے بعض مواقع یمن پر اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں آپکو صنعاء کا عامل بنایا۔ بخاری و مسلم میں آپ سے (۳) حدیث

آئی ہیں آپکے راوی عکرمہ۔ اور عطاء وغیرہما ہیں۔ آپکی وفات ۵۸ھ ہجری کو ہوئی اور امام نووی نے تہذیب میں لکھا ہے کہ آپ علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ صفین میں تھے اور اوسی صفین میں ۳۷ھ ہجری کو مارے گئے۔ انا للہ۔

فصل فی النساء

یعنے جو روایات کہ عورتوں سے آئی ہیں اُسکا بیان و ذکر

(۲۱۷) ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا۔ بنت ابی بکر صدیق۔ تیمیہ۔ حضرت رسول پاک نے آپسے قبل ہجرت کے مکہ ہی میں نکاح کیا اوس وقت بی بی عائشہ کی عمر بعض کہتے ہیں (۶) بعض کا بیان ہے کہ (۷) برس کی تھی۔ حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کیوقت آپکی عمر (۱۸) برس کی تھی۔ اور آپکی وفات مدینہ میں ۵۸ھ ہجری کو بعمر ۶۵ ہوئی اور آپ بقیع میں دفن کئے گئے۔ اور آپکے جنازہ کی نماز ابوہریرہؓ نے پڑھائی۔ سب بیبیوں میں حضرت صلعم کے پاس آپ زیادہ محبوب تہیں۔ حضرت صلعم نے آپ ہی ایک باکرہ کو نکاح کیا۔ باقی جتنی حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ازواج مطہرات (پاک بیبیاں) تھیں سب بیوہ تھیں آپسے صحیحین میں (۱۷۴) اور صرف بخاری میں (۵۴) اور مسلم میں (۶۹) آئی ہیں۔ آپسے جم غفیر نے روایت کیا اور کل کتب حدیث میں آپسے ستونکی آئی ہیں۔

(۲۱۸) ام المومنین ام سلمہ ہندہ۔ بنت ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم۔ حضرت صلعم نے آپسے بعد ابو سلمہ کے ۲ھ ہجری یا ۳ھ ہجری کو نکاح کیا۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۱۳) اور صرف بخاری میں (۳) اور صرف مسلم میں (۱۳) آئی ہیں آپکی وفات مدینہ میں ۶۲ھ ہوئی یا بعض کے قول پر ۵۹ھ ہجری کو

ہوئی۔ آپ بقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ آخر بیویوں کے ہیں جو وفات پائے آپکے
بعد کوئی حضرت رسول اللہ کی بیوی باقی نہ رہیں۔

(۲۱۹) ام المومنین حفصہ بنت عمر بن الخطاب۔ آپسے حضرت صلعم نے بعد
خنیس بن حذافہ سہمی کے سنہ۳ ہجری میں نکاح کیا۔ آپسے صحیحین میں (۴) اور صرف
مسلم میں (۶) آئی ہیں۔ آپکی وفات سنہ۴۵ھ یا سنہ۴۱ ہجری کو ہوئی۔

(۲۲۰) ام المومنین ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان بن حرب اموبیہ۔ آپکی ماں کا
نام صفیہ بنت ابی العاص تھا۔ یہہ صفیہ حضرت عثمان کی پھوپھی تہیں۔ آپ
بھی حضرت کی بیوی ہیں آپسے صحیحین میں (۲) اور صرف مسلم میں (۲) آئی ہیں۔
آپکی وفات مدینہ ہی میں سنہ۴۴ھ ہجری کو ہوئی۔

(۲۲۱) ام المومنین میمونہ۔ بنت حارث ہلالیہ۔ آپسے حضرت صلعم نے نکاح
کیا۔ آپکی وفات سنہ۵۱ ہجری کو ہوئی۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۷) اور صرف
بخاری (۱) اور مسلم میں (۵) آئی ہیں۔

(۲۲۲) ام المومنین جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار خزاعیہ مصطلقیہ آپ بھی
حضرت کی بیوی ہیں۔ آپسے صرف بخاری میں (۱) اور مسلم میں (۲) آئی ہیں۔ آپکی
وفات سنہ۵۶ ہجری کو ہوئی۔

(۲۲۳) ام المؤمنین زینب بنت جحش۔ بن رباب اسدیہ۔ انکا نکاح حضرت
صلعم سے آسمان پر سنہ۵ ہجری کو ہوا۔ آپسے بخاری و مسلم میں متفق طور پر (۲)
حدیثیں آئی ہیں۔ آپکی وفات مدینہ میں سنہ۲۰ھ کو خلافت عمر میں ہوئی۔

(۲۲۴) ام المومنین صفیہ بنت حیی بن اخطب نضریہ۔ اسرائیلیہ ہارونیہ
یہہ پہلے سلام بن مشکم شاعر کی بیوی تھیں بعد اسکے کنانہ بن ابی الحقیق کی جورو
ہوئیں۔ یہہ کنانہ یوم خیبر میں مارا گیا۔ پھر یہہ حضرت صلعم کے نکاح میں آئیں لکھتے
ہیں جب کنانہ نے آپسے نکاح کیا تو صفیہ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک چاند
گود میں آپڑا ہے اس خواب کا اظہار جب انہوں نے اپنے خاوند کنانہ کے روبرو کیا

تو کنانہ نے ایک تھپڑ مار کر کہا کہ تو محمد (صلعم) کو نکاح کرنا چاہتی ہے۔ آخر کار خواب پورا ہوا کہ آپ حضرت ؐ کی بیوی ہوئیں۔ آپسے صحیحین میں (۱) حدیث متفق طور پر آئی ہے۔ آپکی وفات ۳۶ ہجری کو ہوئی اور آپ بقیع میں دفن ہوئیں۔

(۲۲۵) ام المومنین سودہ۔ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس قرشیہ عامریہ یہہ نسب ہے حارث عامر بن لوی بن غالب کے۔ حضرت صلعم نے آپکو بعد وفات خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کیا۔ پہلے یہہ سکوان بن عامر کی بیوی تھیں۔ آپ افراد بخاری سے ہیں۔ بخاری نے (۱) حدیث دباغت میں روایت کی ہے آپکی وفات ۵۵ہ ہجری کو ہوئی۔

(۲۲۶) ام الفضل لبابہ۔ بنت الحارث بن حزن۔ ہلالیہ۔ آپ بہن ہیں ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی۔ لکھتے ہیں کہ آپکا اسلام قدیم تھا بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا کے آپ ہی نے اسلام لایا۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۱) حدیث اور صرف بخاری میں (۱) اور صرف مسلم میں ایک (۱) آئی ہے۔ آپ بعد عباس رضی اللہ عنہ کے خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں انتقال کئے۔ آپکے شوہر عباس رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۲۷) اسما بنت ابی بکر الصدیق۔ یہہ بیوی ہیں زبیر بن عوام کی۔ آپ قدیم مسلمانوں سے ہیں۔ آپ کثیر مشاہد میں رہے۔ آپ یرموک میں اپنے شوہر زبیر کے ساتھ تھے۔ آپکو زبیر نے طلاق دیدیا طلاق دیتے ہی آپ اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھ مکہ میں چلے گئے اور اپنے بیٹے کے ساتھ ہی رہے حتی کہ عبداللہ حصار حجاج میں شہید ہوئے۔ پھر آپ بعد انتقال اپنے بیٹے کے ۱۰ رات بعض نے کہا (۱۰) بعض نے کہا (۲۰) رات زندہ رہے۔ بخاری و مسلم میں (۱۳) حدیث اور صرف بخاری میں (۵) اور مسلم میں (۴) آئی ہیں۔ آپکی وفات کا ۷۳ یا ۷۴ ہجری ہے۔

(۲۲۸) زینب بنت ابی سلمہ بن عبد الاسد مخزومیہ۔ آپسے صرف بخاری میں ایک اور مسلم میں ایک آئی ہے۔ آپکی وفات ۷۳ ہجری کو ہوئی۔

(۲۲۹) فاطمہ بنت قیس - بن خالد فہریہ - آپنے اپنے نکاح میں حضرت صلعم سے مشورہ لیا - کہ ابو جہم کو کرنا چاہئے یا معاویہ کو حضرت نے اسامہ کی طرف اشارہ کیا پھر آپکا نکاح اسامہ ہی سے ہوا - آپسے صحیحین میں (۱) اور صرف مسلم میں (۱) آئی ہیں -

(۲۳۰) سبیعہ بنت الحارث - اسلمیہ - زوجہ سعید بن خولہ - آپسے سوائے ترمذی کے تینوں نے روایت کیا ہے اور آپسے بخاری و مسلم میں (۱) حدیث آئی ہے -

(۲۳۱) زینب بنت معاویہ - آپکے شوہر کا نام عبداللہ بن مسعود - آپسے بخاری و مسلم میں (۱) اور صرف مسلم میں (۲) آئی ہیں -

(۲۳۲) رُبَیِّع بنت معوذ - بن عفراء انصاریہ نجاریہ - آپسے بخاری و مسلم میں (۱) حدیث متفق طور پر آئی ہے اور وہ حدیث صیام عاشوراء میں ہے اور صرف (۲) احادیث بخاری میں آئی ہیں -

(۲۳۳) ام خالد بن سعید بن العاص - آپسے صرف بخاری میں (۲) آئی ہیں اور ابو داؤد اور نسائی نے بھی آپسے روایت کیا -

(۲۳۴) خنساء - بنت خذام - انصاریہ اوسیہ - آپکے شوہر کا نام ابی لبابہ تھا آپسے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے - اور ابو داؤد اور نسائی نے بھی آپسے روایت کیا -

(۲۳۵) خولہ بنت قیس - بن فہد بن قیس - انصاریہ - آپکے شوہر حمزہ بن عبدالمطلب تھے - بعد حمزہ کے ابن عجلان نے آپسے نکاح کیا - آپسے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے - اس میں ترمذی کو شرکت ہے - آپکو خولہ بنت تامر بھی کہا جاتا ہے -

(۲۳۶) صفیہ بنت شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ عبدریہ - آپنے صحیحین میں عائشہؓ سے چند احادیث کو نکالا ہے اور خاص آپسے (۱) حدیث ولیمہ کی بخاری میں آئی ہے

(۲۳۷) خولہ بنت حکیم بن امیہ سلمیہ - آپکے زوج کا نام عثمان بن مظعون تھا - آپکو ام شریک بھی کہتے ہیں - اور آپکو مصغر کر کے خویلہ بھی کہتے ہیں - آپسے مسلم میں (۱) حدیث آئی ہے اور وہ حدیث یہ ہے - سمعت رسول اللہ یقول من

تنزل منزلاً فقال اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق۔ اور سوائے ابن ماجہ کے تینوں نے روایت کیا۔

(۲۳۸) جدامہ۔ بنت وہب۔ آپ مکہ میں اول اول اسلام لائیں۔ آپ کے شوہر کا نام انس بن قتادہ اوسی عمری ہے۔ آپسے مسلم میں (۱) حدیث آئی ہے۔

(۲۳۹) ام ہانی۔ بنت ابی طالب قرشیہ ہاشمیہ۔ نام آپکا فاختہ اور بعض نے کہا ہند۔ آپ حضرت علی رضہ کی بہن ہیں آپسے صحیحین میں (۱) حدیث صلوۃ ضحیٰ میں آئی ہے۔ وفات آپکی خلافت معاویہ رضہ میں ہوئی۔

(۲۴۰) ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط۔ قرشیہ۔ اموبہ۔ آپ پہلے زید بن حارثہ کے نکاح میں آئیں پھر زبیر کے پھر عبدالرحمٰن بن عوف کے۔ آپسے صحیحین میں (۱) حدیث آئی ہے۔ اور سوائے ابن ماجہ کے تینوں نے روایت کیا آپکی وفات خلافت علی میں ہوئی۔

(۲۴۱) ام قیس بنت محصن۔ اسدیہ۔ آپ بہن ہیں عکاشہ بن محصن کی آپکا نام آمنہ تھا۔ آپسے بخاری و مسلم میں متفق طور پر (۲) حدیثیں آئی ہیں۔

(۲۴۲) ام سلیم بنت ملحان بن خالد۔ انصاریہ نجاریہ۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۱) اور صرف بخاری میں (۱) اور صرف مسلم میں (۲) آئی ہیں۔ آپنے بعد مالک کے ابوطلحہ کو نکاح کیا۔ آپ انس بن مالک کی ماں ہیں۔ خلافت عثمان میں آپکا انتقال ہوا

(۲۴۳) ام حرام بنت ملحان۔ یہ بہن ہیں ام سلیم کی۔ آپسے صحیحین میں (۱) حدیث آئی ہے اور سوائے ترمذی کے تینوں نے روایت کیا۔ آپ خلافت عثمان میں قبرس میں انتقال کئے آپکے انتقال کے وقت آپکے شوہر عبادہ بن صامت تھے۔

(۲۴۴) ام شریک۔ قرشیہ عامریہ۔ بعض نے دوسیہ اور بعض نے۔ انصاریہ آپکا نام غزیہ بعض نے کہا غزیلہ تھا۔ آپسے بخاری و مسلم میں ایک اور صرف مسلم میں ایک آئی ہے۔ اور سوائے ترمذی کے تینوں نے روایت کیا۔

(۲۴۵) ام عطیہ انصاریہ۔ آپکا نام نسیبہ۔ آپ کعب کی بیٹی ہیں بعض نے کہا

آپ حارث کی بیٹی تھیں۔ آپ مدینہ میں تھے پھر آپ بصرہ میں جا رہے۔ آپ حضرت رسول اللہ صلعم کے عہد مبارک میں عورتوں کا غسل و کفن کرتے۔ آپسے بخاری و مسلم میں (۶) اور صرف بخاری میں (۱) اور صرف مسلم میں (۱) آئی ہے۔

(۲۴۶) ام رومان۔ بنت عامر فراسیہ۔ آپکے شوہر ابو بکر رضہ تھے۔ آپکے نام میں اختلاف ہے بعض نے کہا زینب۔ بعض نے کہا۔ دعد۔ آپسے بخاری میں (۱) حدیث آئی ہے۔ آپکی وفات سنہ ہجری کو ہوئی۔

(۲۴۷) ام العلاء بنت الحارث۔ انصاریہ آپکے شوہر زید بن ثابت تھے۔ آپسے بخاری میں (۱) حدیث اور وہ وفات میں عثمان بن مظعون کے آئی ہے نسائی کو اس حدیث میں شرکت ہے۔

(۲۴۸) ام مبشر۔ انصاریہ۔ آپ کے شوہر زید بن حارثہ ہیں۔ آپکا نام حبیبہ بنت مبشر بن صخر تھا۔ آپسے مسلم میں (۲) حدیث آئی ہیں۔ اسی میں ابن ماجہ اور نسائی کو شرکت ہے۔

(۲۴۹) ام الحصین بنت اسحاق احمسیہ۔ آپسے مسلم میں (۲) حدیث آئی ہیں اور آپسے اصحاب سنن اربعہ نے بھی روایت کیا۔

(۲۵۰) ام ہاشم بنت حارثہ بن نعمان۔ انصاریہ۔ آپسے مسلم میں (۱) حدیث آئی ہے اور سوائے ترمذی کے تینوں نے بھی روایت کیا۔

(۲۵۱) ام الحسن فاطمۃ الزہراء البتول۔ بنت رسول اللہ صلعم۔ آپ کی شان میں ہے۔ سیدۃ نساء العالمین آپ نبوت کے قبل پانچ برس پیدا ہوئے آپسے حضرت علی نے سنہ ہجری کو نکاح کیا اس وقت آپکی عمر ۱۹ برس کی تھی۔ آپکی والدہ کا نام خدیجہ ہے حضرت علی نے سوائے آپکے اوس وقت تک دوسرے کو نکاح نکیا جب تک کہ آپ انتقال نکیں۔ حضرت علی کے نکاح کے قبل بہت سارے پیام آئے لیکن وحی کے ذریعہ سے حضرت علی کے ساتھ نکاح کیا گیا۔ آپ حضرت صلعم کے بعد چھ مہینے زندہ رہے جسوقت حضرت صلعم کا انتقال ہوا ہے

اوس وقت آپکی عمر ۱ ٹھائیس یا انتیس سال کی تھی آپکو حسن حسین محسن ام کلثوم۔ زینب۔ پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں آپ وہی حدیث صلعم کے وفات کے قریب کی آئی ہے ۔

خدا کا شکر

کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب اوترا اور اس مفید کتاب کو ۱۹ شوال ۱۳۲۶ھ سے شروع کر کے ۲۲ ذیقعدہ کو ختم کیا اب خدائے وحدہ لاشریک لہ کی جانب میں دست بدعا ہوں کہ خداوندا اس کتاب کو میں پہلے پہل تیری درگاہ میں رکھکر امید کرتا ہوں کہ یہہ کتاب قدر و مرتبت کے ساتھ فائدہ اور نفع پہونچاتے ہوئے عوام میں پھر جائیگی اور تیرے محبوب رسول کریم فداہ ابی و امی کے اصحاب کے احوال سے ہر خاص و عام واقف ہو نگے۔ اے باری تعالی امید ہے کہ میں اپنے بضاعۃ اہل کو تیری درگاہ سے پوری پوری طرح حاصل کرونگا۔

اب حضرات علماء کی خدمت میں

بکمال ادب ملتمس ہوں کہ براہ کرم اس ناچیز حقیر فقیر کی لکھی ہوئی کتاب کو بغور ملاحظہ فرماکر تقریظیں عنایت فرمائیں اور اس کتاب کو اپنے معزز ناموں کے ساتھ زینت دیں۔ اور آپ حضرات کے اخلاق فاضلہ سے قوی امید ہے کہ یہہ میری التجا ضرور مقبول ہوگی۔ فقط

ملتمس خادم العلماء ابو النعیم محمد عبد العظیم عفی عنہ الرحیم

تقریظات

صورۃ ما قرظہ الفاضل الاکمل العارف الواصل المحقق المدقق قدوۃ العلماء المتبحرین اسوۃ الفضلاء والمحدثین مولانا المولوی محمد عبدالحی الجیل آبادی ادام اللہ فیوضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔

اس ناظورۂ بدیعہ کو مقامات شتی سے ہمنے دیکھا اول اولیائے امت یعنے صحابائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ذکر جمیل دیکھنے سے آنکھونکو نور دل کو سرور حاصل ہوا۔ یہہ ترجمہ کیا ہے! میرے عالم باعمل محدث بے بدل۔ مفسر۔ فقیہ۔ مناظر۔ واعظ۔ جناب مولانا مولوی ابو النعیم محمد عبدالعظیم سلمہ الکریم کے اخلاص کا نمونہ ہی بلکہ اُن کی لیاقت علمی کی صداقت کا دیباچہ ہے۔ خداوند عالم اس نونہال چمنستان علم کو بارور کرے اور آفات دہر سے بچاوے۔ آمین۔

میرے لائق نوجوان مترجم نے اپنی فطرتی قوت مضرہ سے منجر او کار سلف صالحین۔ صحابائے کرام کے مقدس حالات کی اشاعت کا انتخاب بسلسلۂ ترجمہ ہذا اسلئے فرمایا کہ جس طرح ان ذوات بابرکات کیجانب قومی اشخاص اپنا انتساب باعث نجات جانتے ہیں اسیطرح نسبت صادق حاصل کریں چونکہ صحابائے کرام کی تعریف توصیف سی ترجمہ ہذا مملو ہے۔ لہذا مختصر الفاظ میں کچھ فضائل درج ذیل ہیں :-

صحابی اُس کو کہتے ہیں جو بحالت ایمان اپنی آنکھوں سے حضرت خاتم انبیاء صلی اللہ

علیہ وسلم کو دیکھا ہوا اور آپکی صحبت بابرکت میں اپنی عمر کا کچھ حصہ بسر کیا ہو۔ اسیواسطے خدا راضی اور وہ خدا سے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ بس یہی پاک ہمراہی رسالت پناہی دنیا بھر کے مناقب سے برتر ہے جس کی شہادت قرآن عظیم الشان سے ہورہی ہے وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ مَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ۔

مشکوۃ میں ہے۔ من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا یومن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا افضل ھذہ الامۃ ابرھا قلوبا واعمقھا علما واقلھا تکلفا اختارھم اللہ لصحبۃ نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لھم فضلھم واتبعوھم علی اثرھم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقھم وسیرھم فانھم کانوا علی الھدی المستقیم خلاصہ ترجمہ۔ اگر پیروی کرنا ہو تو صحابۂ کرام کی پیروی کرنا چاہیے یہ لوگ ساری امت سے افضل ہیں دلوں کے ستھرے۔ علم میں خوب گہرے۔ تکلف سے بری۔ خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کے ہمراہی اور دین کے قائم کرنے کے واسطے ان کو چن لیا ان کی بزرگی مانو ان کے قدم بقدم چلو جہانتک ہوسکے ان کے اخلاق وعادات سیکھو کیونکہ وہ راہ مستقیم پر تھے۔

ائمہ جرح وتعدیل نے مناقب ومثالب رواۃ احادیث کے متعلق پر زور قواعد تدوین کئے۔

تنقید رجال کے باب میں بال کی کھال نکال ڈالی۔ لیکن جہاں نام صحابی آیا بس وہیں اپنی گردنوں کو ادب سے خم کردیا۔ اور اپنی زبان پر سکوت کی مہر جمادی۔

سبحان اللہ جس سے خداوند عالم راضی ہو اور جس سے خدا والے بھی راضی۔ صحابۂ کرام سے ناراض ہونا گویا خداوند عالم کی تکذیب کرنا ہے اور صحابۂ کرام کی مذمت

کرنا گویا خدائے پاک کی تعریف کو جھٹلانا ہے اللھم احفظنا من ھذا ووفقنا لما تحب وترضی۔ (عبدالحی غفر اللہ لہٗ ۔ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ)

صورۃ ما قرظہ المناظر المباحث العالم الجلیل الفاضل النبیل الکامل اللوذعی المولوی ثناء اللہ الامرتسری ادام اللہ فیوضہ

کتاب عزیز الخطابہ مصنفہ مولوی ابو نعیم عبد العظیم صاحب حیدرآبادی میں نے دیکھی۔ اردو دان پبلک کی آگاہی کیلئے اچھی ہے جزی اللہ مصنفہ ومن سعی فیہ ومن انفق علیہ ۔

صورۃ ما کتبہ الفاضل العادل سعد الاتقیاء ماحی الشرک والبدعۃ المولوی محمد خداداد خان صاحب ادام اللہ فیوضہ

یہ کتاب ملخص ہے اسد الغابہ اور کتاب الاستیعاب سے لیکن خاتمکیہ تلخیص اور ترجمہ کتاب ریاض المستطابہ فی جملۃ من روی فی الصحیحین من الصحابہ نام ہی سے خوبی کتاب ظاہر ہے جسکے ترجمہ کا خیال بعض اہل علم کو بھی تھا اور طالبان علم حدیث نبوی کو از حد شوق مترجمہ دستیاب ہونیکا تھا اس لئے کہ اس میں اسمائے گرامی ونامہائے نامی ان بزرگان دین وپیشوایان شرع متین وجان نثاران حضرت خاتم النبیین وسید المرسلین کے ہیں جو بخاری مسلم میں وارد ہیں جن کے اوصاف حمیدہ واخلاق ستودہ کا آوازہ آویزۂ زمزمہ توریت وانجیل ہو رہا تھا اور حضرت احدیت سے فرقان مجید میں القاب اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ۔ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ وغیرہ کا امتیاز دیا گیا۔ اور دربار نبوت سے خلعت فاخرہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم اسکا ترجمہ عربی سے ملکی زبان میں راغب لیسا

فاضل ادیب حامی دین قویم ابو النعیم مولوی محمد عبد العظیم ابن مولوی محمد ابراہیم صاحب محاسب دار الضرب ثبتنا اللہ وایاھما علی الصراط المستقیم نے کمال عرق ریزی اور دلچسپی سے انجام دیا چنانچہ اس حقیر نے اس کے اکثر مقامات پر نظر غور ڈالی بہت درست و خوش اسلوب پایا اردو میں اسکا مترجم ہو کر چھپ جانا مسلمانان ہند کے لئے غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ ہے اللہ پاک مؤلف و مترجم اور چھاپنے والوں کو جزاء خیر دے اور عامہ مسلمانان ہند کو خریدنے اور پڑھنے کی توفیق عطا فرماوے آمین۔ فقط خداداد خان۔

صورۃ ما قرظ العلامۃ المدقق الفہامۃ المحقق المولوی محمد عبد الرحمن السہارنفوری ثم الحیدرآبادی

رسالہ تاریخ الصحابہ جسکو ابو النعیم مولوی عبد العظیم صاحب نے مستند کتابوں سے اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے میری نظر سے گذرا اور میں نے مختلف مقام سے اسکو دیکھا اہل ہند کے لئے خاصکر ایسے زمانہ میں کہ کتب عربیہ کی درس تدریس بہت کم ہو گئی ہے اور روز بروز کم ہوتی جاتی ہے ایسے ترجمہ کا ہونا بہت غنیمت ہے اور یہ کتاب جو کہ جان نثاران اسلام کے اسماء گرامی و نامہائے نامی سے مزین ہے کہ جنکے واسطے سے دولت اسلام کی ہم تک پہونچی ہے اور جنکی اقتدا کرنا فریضہ اسلام ہے اس کتاب کی جس قدر عظمت اور قدر کی جائے کم ہے۔ خیر ناظرین کو اس ترجمہ کے ملاحظہ سے یہ بھی معلوم ہو گا کہ جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین خصوصاً خلفائے راشدین نے باوجود شب و روز کی حضوری کے کس قدر کم روایتیں ثابت ہوئی ہیں اس کی وجہ سوا اسکے نہیں ہو کہ فرمان نبوی صلعم من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار ہر وقت پیش نظر رہتا تھا احادیث کی روایت کرنے میں اس اندیشہ سے بہت کچھ تامل ہوتا تھا برخلاف اون کے یہ زمانہ ہے کہ کسی سنائی قصص اور حکایات کے نقل کرنے میں کچھ دریغ نہیں۔ باوجودیکہ شارع

علیہ السلام نے خود محض سماعت کے بھروسہ پر جبتک ذاتی تحقیق نہو کسی چیز کے بیان کرنے کو منع فرمایا ہے چنانچہ یہ ارشاد ہوا ہے کہ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع اوکما قال یعنے جھوٹ بولنے کے لئے یہی کافی ہے کہ جو سنے بیان کرے غرض ایسے بہت امور ہیں کہ اگر ناظرین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت کو نظر غور سے ملاحظ فرمائینگے تو بہت کچھ فائدہ اوٹھائینگے خداوند کریم سے یہ دعا ہے کہ مترجم کو ثواب اور ناظرین کو کامیاب فرماوے بحرمۃ النبی والہ والاصحاب۔ فقط حکیم عبدالرحمن سہارنپوری عفی عنہ ۱۳ المحرم ۱۳۲۷ھ

صورۃ ماکتبہ الفاضل الادیب الراغب اللبیب المولوی محمد اسمٰعیل لویلوری ثم الحیدرآبادی

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ بندہ کی دانست میں برادرم مولوی صاحب ملخص نے بہت اچھی تلخیص کی ہے قابل تحسین ہے فقط کتبہ العبد الذلیل ابوالخلیل محمد اسمٰعیل عفا عنہ الجلیل۔

تقریظ از جناب مسٹر ظفر علی خان صاحب بی اے سابق منتظم دفتر ہوم سکرٹری سرکار عالی

فن رجال ایک ایسا فن ہے جسپر مسلمانوں کو جس قدر فخر ہو کم ہے اس لئے کہ اس فن کے وہ خود موجد ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس فن کی ایجاد کی محرک جو حضرت ہیں وہ ایسی مقدس و متبرک تھیں کہ ناممکن تھا کہ مسلمان اس میں اوس تحقیق و تدقیق اور کرید و کاوش سے کام نہ لیتے جس کے عظیم الشان نتائج صدہا ضخیم کتابوں کی

شکل میں اُن کے قومی کتبخانوں کے لیئے مایہ آرائیش ہیں۔ مولوی ابو النعیم عبد العظیم صاحب اردو خوان پبلک کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ اونہوں نے ریاض المستطابہ اسد الغابہ اور کتاب الاستیعاب کے مضامین کو نہایت موزونیت کے ساتھ تلخیص کے کوزہ میں بند کرکے اردو لباس پہنایا اور اُن صاحبوں کو جو زبان عربی سے نا بلد ہیں یہ موقع دیا کہ اُن بزرگان کرام کے حالات و سوانح سے مستفید ہوں جن کی جانکاہیوں نے اسلامی روایات کی تدوین و ترتیب میں ایک بہت بڑا حصہ لیا ہے مجھے امید ہے کہ مولوی ابو النعیم صاحب اپنی کتاب کو جو ہنوز مسودہ کی شکل میں ہے جلد شائع کریں گے اور پبلک اونکی محنت کی قدر کریگی۔ فقط

ظفر علی خان

تقریظ از جناب مسٹر محمد عبد الحق صاحب بی۔ اے مترجم دفتر ہوم سکرٹری سرکار عالی

مینے مولوی ابو النعیم محمد عبد العظیم صاحب کی کتاب عزیز الخطابہ بتاریخ الصحابہ" فن رجال میں دیکھی۔ اردو میں رجال کی کتابوں کی مسلمانوں کو آجکل بہت ضرورت ہے۔ اور خصوصًا اُن بزرگوں کے حالات جنہوں نے کمال بی نفسی اور ایثار کے ساتھ دین اسلام اور اخلاق محمدی کے پھیلانے میں کوشش کی ہمارے لیئے بیش بہا نمونہ ہیں۔ مولف نے اِن حالات کو بہت تحقیق [illegible] امید ہے کہ اس کی پوری پوری قدر کیجائے گی۔

عبد الحق۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۰ء۔